یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

# انبیاء و اولیاء اللہ کی بعد وصال زندگی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تصور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احیاء موتیٰ، صلوٰۃ وسلام و اعمال کا بارگاہ رسالت میں پیش ہونا، فلسفہ کلمہ طیبہ، واقعہ معراج کی روشنی میں حیات مطہرہ کا بیان اور دیگر ضروری مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

بتحقیق قرآن و حدیث، محدثین، وہابی نجدی علماء

از قلم
چوہدری محمد عاشق باٹھ
ایم اے۔ جمالی مبلغ گوجرانوالہ

بفیضان نظر: (حضرت کیلانوالہ شریف)
مظہر جمال خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی

ناشر: چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ آف بھوماں باٹھ ضلع گوجرانوالہ

# تعظیم کعبۃ اللہ

۱۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر ایک بات سکھائی۔ یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی انہوں نے کہا ہاں "ہم کو آپ نے منع کیا قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پیشاب اور پاخانہ کیلئے"۔ (مسلم کتاب الطہارت باب استنجاء کا بیان)

۲۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ کرو تم اس طرف پاخانہ یا پیشاب میں البتہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو"۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا "پھر ہم شام کے ملک آئے دیکھا تو کھڈیاں قبلہ کی طرف بنی ہوئی ہیں ہم ان پر سے منہ پھیر لیتے تھے اور خدا سے استغفار کرتے تھے"۔ (مسلم جلد ۳، ص ۳۹۳)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی حاجت کیلئے بیٹھے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ"۔ (مسلم کتاب الطہارت، جلد ۳، ص ۳۹۳)

۴۔ ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اور جب نماز ختم ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور فرمایا: قد اذیت اللہ ورسولہٗ۔

(ابوداؤد جلد ۱، ص ۱۴۱، مشکوٰۃ شریف)

# انتساب

## نبی اکرم، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صدقے بندہ اپنی اس کاوش کو

اپنے محسنِ خاص ومربی، پیرومرشد، مظہرِ جمال

## خواجہ محمد طفیل چشتی نظامیؒ

کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے کہ آپ کی نگاہِ کرم اور خاکِ پا

کا صدقہ اس ناچیز کو توفیق ہوئی کہ یہ کتاب تحریر کرسکا

اس کتاب کے عنوانات درج ذیل ہیں

(۱) حیات انبیاء واولیاء اللہ (۲) تصورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۳) رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴) احیائے موتیٰ (۵) درود وسلام واعمال کا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہونا (۶) فلسفہ کلمہ

طیبہ میں اللہ ورسول کو ملانا (۷) واقعہ معراج کی روشنی میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت

چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ

آف بھوماں باٹھ گوجرانوالہ

# پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْد

اکثر نجدی وہابی علماء حضور نبی اکرم ﷺ کے "حیات النبی"، نبی ﷺ ہونے کے منکر ہیں اور ان علماء نے اپنی کتابوں میں اس کا اظہار گستاخانہ انداز میں کیا ہے۔ مثلاً:

○ نجدی وہابی عقیدہ: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے علماء اہل سنت والجماعت تمام اس بات پر متفق ہیں کہ مردوں مثلاً انبیاء علیہم السلام ......... جو شخص مردوں مثلاً انبیاء وغیرہ یا بتوں یا درختوں یا پتھروں ......... "نبی ﷺ اور آپ کے علاوہ دیگر مردے۔" (توحید کا قلعہ۔ ص ۷۹، ۲۴) (عبدالرحمن السعدی نجدی علماء)

ف: کتنی بڑی علمی خیانت ہے کہ علمائے اہلِ سنت والجماعت کا اجماع حضور نبی اکرم ﷺ کی "بعد وصال" حیات پر ہے لیکن وہابی نجدی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو "اہلِ سنت والجماعت" لکھتے ہیں۔ (جمالی مبلغ)

○ پس حضور اکرم ﷺ کی قبر ہر لحاظ سے بت ہے کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔ (شرح الصدور۔ ص ۲۵۔ قاضی شوکانی)

○ صحابہ کرامؓ، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں، آپ ﷺ کی خدمت میں آتے اور دعا کی درخواست کیا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد قبر مکرم کے پاس جا کر آپ سے کسی صحابی نے دعا کی درخواست نہیں کی۔

(الجامع الفرید۔ ص ۴۳۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی)

○ رسول اللہ ﷺ قیامت سے قبل اپنی قبر مبارک سے نہ تو نکل سکتے ہیں اور نہ لوگوں میں سے کسی سے ملاقات کر سکتے ہے۔ اور نہ مجلسوں میں حاضر ہو سکتے ہیں بلکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں قیامت تک رہیں گے۔" (ص ۱۸۱۔ توحید کا قلعہ)

○ اگر زندہ ہوتے تو سوال کا جواب دیتے۔ نیز اگر حرکت کرنے سے عاجز ہیں تو پھر زندگی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ نے صراحت سے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر موت وارد ہو چکی۔

○ حقیقت یہ ہے کہ جسم اور روح کا دنیوی پیوند ٹوٹ چکا ہے یہی موت ہے جو برزخی احوال اور "قبر کی زندگی" کے منافی نہیں۔

○ آنحضرت ﷺ نے دجال کو بحالت احرام حج کے لیے جاتے دیکھا۔ اگر اسے دنیوی حیات سے تعبیر کیا جائے تو دجال ایسے خبیث لوگوں کو بھی حاصل ہوئی تو انبیاء کی فضیلت کیا باقی رہی۔" (مسئلہ حیات النبی۔ ص ۳۵۔ اسماعیل سلفی)

○ واقعہ حرہ میں سعید بن مسیبؒ کا مسجد نبوی میں اذان سننا، سعید بن مسیبؒ آنحضرت ﷺ کی آواز نہیں پہچانتے تھے ممکن ہے یہ آواز کسی پاک باز جن یا فرشتہ کی ہو۔"

○ عام اہل سنت کی راہ "حیات برزخی" ہے اور یہ دنیوی موت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ ان دونوں میں تضاد نہیں۔ اہل تحقیق "ہمارے اکابر کی بھی یہی راہ ہے۔" (مسئلہ حیات النبی۔ ص ۲۲۔ ۴۸) ملخصاً

○ ”جولوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ قبر نبوی ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں البتہ مسجد نبوی کے لیے سفر کر کے آ سکتے ہیں۔“ اگر رسول اللہ ﷺ یا کسی اور کی قبر کے لیے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ امت کو ضرور بتاتے۔“ (حج وعمرہ کے مسائل کی تحقیق۔ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ ص ۱۶۹۔۱۶۸)

ف: کتنی بڑی گستاخی ہے شان مصطفیٰ ﷺ میں کہ ”آپ ﷺ دیگر قبور مثلاً بقیع اور شہداء کی قبروں اور حمزہؓ کی قبر کی زیارت کو مسنون قرار دیں“ اور حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت مسنون نہ ہو۔

○ جو شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ میں میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔ (الحدیث) اس سے معلوم ہوا کہ آپ مردہ ہیں اور آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہو چکی ہے۔ پس صرف اسلام کے وقت آپ ﷺ پر لوٹائی جاتی ہے اور آپ ﷺ کی موت کے دلائل قرآن وسنت سے بہت معروف ہیں۔

ف: مولوی خود ہی زندگی بھی تسلیم کر رہا ہے۔ ”اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں ”برزخی زندگی“ کے ساتھ زندہ ہیں جو شہداء کی زندگی سے زیادہ کامل ہے۔“ (حج وعمرہ اور زیارت کے مسائل کی تحقیق)

○ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد قبر مکرم ﷺ کے پاس جا کر کسی صحابی نے دعا کی درخواست نہیں کی بلکہ سلف صالحین نے قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے سے بھی منع فرمایا چہ جائیکہ بذاتِ خود رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کی جائے۔“ (الجامع الفرید۔ ص ۴۳۔ عبدالوہاب نجدی)

○ ”وہابیوں کے بڑوں کا مقولہ ہے (معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد) ”ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔“ شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحب الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ (الشہاب ثاقب۔ ص ۴۷۔ حسین احمد مدنی۔ (دیوبندی)

○ الدرر السنیہ (ص ۳۹): ”ابن عبدالوہاب مسجد درعیہ میں خطبہ پڑھا کرتا تھا اور کہتا کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ سے توسل کرے وہ کافر ہے۔“

○ کشف الشبہات (ص ۶۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی): بے شک محمد ﷺ اپنی ذات کے نفع ونقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبدالقادر!

○ تقویۃ الایمان (ص ۳۶): ”انبیاء اکرام ﷺ اور اولیاء اللہ اور شہداء کے علم تصرف جملہ صفات کو باذن اللہ اور بعطاء الٰہی ماننا شریک ہے۔“

○ تقویۃ الایمان (ص ۱۱۲): ”یعنی“ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی ذات پاک کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔“ (نبی اکرم ﷺ نے پر بہتان باندھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔)

○ تقویۃ الایمان (ص ۱۰۷): ”یوں نے بولے“ کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا کہ سارا

کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

○ تقویۃ الایمان (ص ۱۱۵): یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں میں "ہر پیغمبر" اپنی امت کا سردار ہے۔

○ فتاویٰ برکاتیہ (ص ۱۲۳۔ ابوالبرکات احمد): "اذان میں آپ کا نام سن کر درود پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

○ الدرر سنیہ (ص ۵): محمد بن عبدالوہاب نجدی "درود شریف سے منع کرتا تھا اور سننے سے ناراض ہوتا تھا۔ جو ایسے کرتا تھا اس کو سخت سزا دیتا تھا۔"

ف: "اہل سنت والجماعت" کی علامت اور نشانی یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھتے ہیں۔ (قول البدیع۔ ص ۵۲) ثابت ہوا کہ وہابی، نجدی اہل سنت والجماعت نہیں بلکہ وہابی گستاخِ رسول ﷺ ہیں۔

○ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بعض متبعین یہ کہتے تھے کہ ہمارا اعصاء محمد ﷺ سے بہتر ہے، اس واسطے کہ اس سے سانپ وغیرہ مارنے سے نفع ملتا ہے اور محمد ﷺ تو مر چکے ہیں ان سے تو کچھ نفع نہیں۔ (الدرر سنیہ۔ ص ۴۲)

○ لوگوں کو کافر بنانے میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان آیات سے دلیل پکڑی ہے جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ ان آیات کو موحد مسلمانوں پر اس نے چسپاں کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا خوارج کا طریق کار تھا۔" (الدرر سنیہ۔ ص ۴۷)

○ "قبر والوں سے دعا مدد طلب کرنا اس لیے بھی درست نہیں ہے کہ لوگ جن مردہ ہستیوں کی برکت سے اللہ سے مانگتے اور مدد طلب کرتے ہیں مرنے کے بعد تو وہ اپنی جان کے بھی بھلے اور برے کا اختیار نہیں رکھتے تو پھر وہ دوسروں کو نفع کیسے پہنچا سکتے ہیں۔" (توحید کا قلعہ۔ ص ۳۸۔ نجدی علماء)

تبصرہ جمالی مبلغ: اوپر بیان کردہ گستاخانہ عبارات کا تحقیقی جواب آئندہ صفحات میں قرآن واحادیث اور محدثین واولیاء اللہ کی تحقیق کے مطابق دیا گیا ہے اور سرورِ انبیاء احمد مجتبیٰ ﷺ و دیگر انبیاء واولیاء اللہ کی بعد وصال زندگی یعنی حیات انبیاء واولیاء اللہ قرآن واحادیث کی روشنی میں باحسن ثابت کی گئی ہے۔ عقلمند مومن کے لیے قرآن وحدیث کے یہ دلائل کافی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مومن مسلمان کو حق بات کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خادم اولیاء اللہ وعلمائے حق

چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ

آف بھوماں باٹھ ضلع گوجرانوالہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم.

## ''حیات الانبیاء'' تحقیق مفسر قرآن علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری

''امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اپنی اپنی قبروں میں اپنے اجسامِ مبارکہ کے ساتھ بحیاتِ حقیقی زندہ تشریف فرما ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں رزق ملتا ہے۔ کھاتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ غلاموں کے سلام وکلام کو سنتے، انہیں پہچانتے، اور جواب سے نوازتے ہیں۔ اپنی اُمتوں کے اعمال دیکھتے ہیں۔ فریاد خواہوں کی فریاد رسی فرماتے، عاشقوں اور محبوں کو شربتِ دیدار عطا فرماتے اور فیوض وبرکات سے سرفراز فرماتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ایسی حیات مضبوط دلائل سے ثابت ہے اور بالخصوص محبوبِ خدا ﷺ کی مذکورہ حیات طیبہ پر قرآن وحدیث سے ایسے صریح دلائل موجود ہیں جن کا انکار نہیں کرے گا مگر وہی شخص جس کے رگ وریشہ میں آپ سے عداوت رس بس چکی ہو اور شقاوتِ ازلی اس کا ہمیشہ کے لیے مقدر بن چکی ہو۔ پیارے مصطفےٰ ﷺ کی مذکورہ حیات مبارکہ پر اگرچہ کئی آیات کریمہ دلالت کرتی ہیں مگر یہاں صرف دو آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔ ارشادِ خداوندی جل وعلا ہے۔

آیت نمبر 1: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لیے۔'' (الانبیاء 107)۔ علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ اللہ کی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

وَکَوْنُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃً لِّلْجَمِیْعِ بِاِعْتِبَارِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاسِطَۃُ فَیْضِ الْاِلٰھِیْ عَلَی الْمُمْکِنَاتِ عَلٰی حَسَبِ الْقَابِلِ. (روح المعانی پ ۱۷ ص ۹۶)

یعنی رسول کریم ﷺ کی وساطت سے تمام کائنات کو رحمت خداوندی پہنچ رہی ہے۔ اس کا سلسلہ معطل نہیں ہوا اور اس فیضِ الٰہی کا مسلسل مخلوق تک پہنچنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ رحمتِ الٰہی کے پہنچنے کا ذریعہ یعنی پیارے مصطفےٰ ﷺ بحیاتِ حقیقی تشریف فرما ہیں۔

آیت نمبر 2: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا الرَّحِیْمًا. (النسآء ۶۴)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔''

اس آیت مبارکہ میں بارگاہِ رسالت پناہ ﷺ کی حاضری کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے ساتھ مقید نہیں فرمایا بلکہ اسے مطلق رکھا۔ یعنی ایسا شخص جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ رسولِ کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں ہو یا بعد میں۔ بہر حال وہ دُرِ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر اللہ کریم سے استغفار کرے تو آپ بھی اس کے لیے استغفار فرمائیں گے۔ چنانچہ اہلِ اسلام کا یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ وہ درِ رسالت پر ہمیشہ سے حاضر ہو کر شفاعت مانگتے رہے ہیں اور آپ ﷺ اُن کی سفارش فرماتے اور اپنے فیوض و برکات سے نوازتے رہے ہیں اور یہ کام وہی کر سکتا ہے جو زندہ ہو۔ لہٰذا پتہ چلا کہ آپ اپنی قبرِ انور میں زندہ تشریف فرما ہیں۔ (چنانچہ اوس بن اوس الثقفیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔)

○ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے بعد اعرابی آیا اور روتے ہوئے قبر شریف پر گرا دیا اور کہا السلام علیک یارسول اللہ! میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔ قبر مبارک سے آواز آئی تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔" اس آیت میں کسی کی تخصیص نہیں۔ آپ کے ہم عصر یا بعد کے امتی ہوں۔ تخصیص ہو تو کیوں ہو آپ کا وجود "تربیت تمام امت کے لیے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا جب ہی مقصود ہے کہ آپ قبر میں زندہ ہیں۔" (آب حیات۔ ص ۴۰۔ محمد قاسم نانوتوی)

○ ابن ابی فدیک سے روایت ہے کہ جو شخص مزارِ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر یہ آیت ان اللہ ملئکۃ یصلون علی النبی۔ تلاوت کرے اور بعد ازاں ستر مرتبہ "صل اللہ علیک یا محمد ﷺ" کہے تو اس کو فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اے فلاں اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔ تیری تمام حاجتیں پوری ہو گئیں ہیں۔ (الوفاء۔ ص ۸۲۹۔ اردو۔ علامہ ابن جوزیؒ)

حدیث نمبر 1: اِنَّ مِنۡ اَفۡضَلِ اَیَّامِکُمۡ یَوۡمُ الۡجُمُعَۃِ فِیۡہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیۡہِ قُبِضَ وَ فِیۡہِ النَّفۡخَۃُ وَ فِیۡہِ الصَّعۡقَۃُ فَاَکۡثِرُوۡا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیۡہِ فَاِنَّ صَلٰوتُکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَ کَیۡفَ تُعۡرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیۡکَ وَ قَدۡ اَرِمۡتَ قَالَ یَقُوۡلُوۡنَ بَلِیۡتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الۡاَرۡضِ اَجۡسَادَ الۡاَنۡبِیَاءِ۔

"بے شک تمہارے دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اس میں ہی ان کا وصال ہوا اور اس میں ہی نفخہ اولیٰ (صور پھونکا جائے گا) اور اس میں ہی نفخہ ثانیہ ہوگا۔ لہٰذا اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا جبکہ آپ تو بوسیدہ ہو جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔''

(ابوداؤد ج ۱ص ۱۰۵، ابن ماجہ ص ۱۱۹، نسائی ج ۱ص ۱۵۴، متدرک ج ۱ص ۲۷۸، ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۵۱۶، سنن الکبری ج ۳ص ۲۴۹، دارمی ص ۳۰۷، بیہقی کتاب الدعوات الکبیر، حیاۃ الانبیاء للبیہقی ص ۱۰، ابن خزیمہ وابن جسان فی صحیحہ، والطبرانی فی الکبیر ج ۱ص ۲۱۷، سعید بن منصور فی سننہ، کتاب الروح ابن قیم، جلاء الافہام ص ۴۔۷۳، (بمضمونِ واحد)

○ ابن ماجہ شریف میں روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ پس انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔''

اس حدیث سے صاف طور پر واضح ہوا کہ امام الانبیا ﷺ اور باقی تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا رزق کھاتے ہیں۔ اس میں کوئی ابہام وخفاء والی بات نہیں۔ حتیٰ کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ ''تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' پر صحابۂ کرام نے جب پیش آمدہ اپنا اشکال کہ ''ہمارا درود آپ ﷺ پر کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔'' عرض کیا تو آپ نے صریح الفاظ میں اُن کے اشکال کو دور فرما دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے اجساد قبروں میں بوسیدہ اور ضائع نہیں ہوتے بلکہ سلامت اور زندہ ہوتے ہیں۔ مولوی اسماعیل کا اپنی کتاب نام نہاد ''تقویۃ الایمان'' میں رسولِ کریم ﷺ کے حوالے سے یہ لکھنا کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں'' مذکور صریح حدیث کے خلاف اور رسول اللہ ﷺ پر کھلا افترا ہے اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔

وَمَنْ کَذَّبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ. (مشکوٰۃ ص ۳۲۔ب)

''اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے گا۔''

حدیث نمبر 2: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا انبیائے کرام ﷺ اپنی قبرون میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔'' (حیات الانبیاء۔ للبیہقی۔ ص ۳)

حدیث نمبر 3: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ. (م۔ ۲/۲۶۸)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں (معراج کی رات) موسیٰ پر سے گذرا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔"

حدیث نمبر 4: اِنَّ اللّٰہِ مَلٰئِکَتُہٗ سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامِ اَعْرِفُھُمْ۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ کے فرشتے زمین پر گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔" (نسائی) حدیث نمبر 5: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اہلِ محبت کا درود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔" (مطالعۃ المسرات۔ص۔۵۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درود پیش کرنے والا کسی زمانہ میں کہیں پر بیٹھ کر درود پڑھے۔ آپ ﷺ اُس کا درود سنتے اور پہچانتے ہیں۔ اس لیے کہ آپ اپنے روضہ مقدسہ میں بحیاتِ حقیقی جلوہ افروز ہیں اور جب ایک اُمتی شہید ہو کر ہمیشہ کے لیے زندہ ہو سکتا ہے اور اُس کی زندگی میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا تو اس کے نبی بلکہ نبی الانبیاء علیہم السلام کی حیاتِ طیبہ میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کا مسئلہ امت کا اجماعی واتفاقی مسئلہ ہے جس پر اکابرین واساطین نے بڑی بڑی مبسوط کتابیں لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ بھلا کرے جماعتی مبلغ محترم چوہدری محمد عاشق باٹھ صاحب (ایم۔اے) کا جو کہ عقائد و نظریاتِ اہلسنت والجماعت کی ترویج واشاعت کے جنون کی حد تک جذبہ سے سرشار ہیں اور اپنی جملہ مساعی جمیلہ کو اس امرِ خیر پر مرکوز رکھنا وہ عظیم سعادت سمجھتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے مسئلہ مذکور پر ایسا شافی مواد جمع فرمایا ہے۔ جسے پڑھنے کے بعد شکوک وشبہات کے بادل چھٹ جاتے اور قلوب واذہان نورِ ایمان سے منور ہو جاتے ہیں۔

ان الفاظ کے بعد دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل وعلا اپنے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ وجلیلہ سے محترم چوہدری صاحب کی ان خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

**دعاگو**

علامہ مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری مفسرِ قرآن

خلیفہ مجاز شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

مرکزی امیر ادارہ تعلیمات اسلامیہ (گوجرانوالہ پاکستان)

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

## حیاتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بتحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

وصل: ''واضح رہنا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات علماء ملت کے درمیان متفق علیہ ہے۔ اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام کی حیات کا وجود شہداء مقاتلین فی سبیل اللہ کی حیات سے کامل تر ہے۔ اس لیے کہ شہداء کی حیات کا وجود، عند اللہ معنوی واخروی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی حیات طیبہ، حیاتِ حسی دنیاوی ہے۔ اس میں بکثرت احادیث وآثار واقع ہوئے ہیں۔ جیسا کہ بیان ہو رہا ہے۔

حیاتِ انبیاء کا ثبوت از احادیث وآثار: ''ابو یعلی ثقہ روایوں کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمُ الْحَدِیْثُ. تمام نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔'' دوسری حدیث ہے۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَادَ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ. جو مسلمان بھی مجھ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو واپس فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے سلام کا جواب عنایت فرماتا ہوں۔

علماء اختلاف کرتے ہیں کہ یہ فضیلت ہر اس شخص کے لیے عام ہے جو سید کائنات علیہ افضل التسلیمات پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے شرف سے مشرف ہے۔ خواہ روضۂ انور پر حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہو یا اس بارگاہِ کبریٰ سے غائب جہاں کہیں بھی ہو اور ظاہر حدیث عموم پر مستدلل ہے۔ ہر ہر تقدیر مفید مدعا ہے کہ حیات ہے۔

نسائی نے باسناد صحیح حضرتِ ابنِ مسعودؓ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ایسے فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے جو زمین میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمت کا جو بھی مجھ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے وہ میرے حضور لا کر پیش کرتے ہیں۔'' یہ غائبوں کے حق میں ہے لیکن جو روضہ اقدس میں موجود حاضر ہوں ان کے بارے میں ''ایک حدیث تو اس پر دلالت کرتی ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے اور زائر کو سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ یہ نہیں بلکہ اکثر اوقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود، بندے کے عرضِ سلام پر سبقت فرماتے ہیں'' جس طرح کہ آپ کی ظاہری حیات شریفہ میں عادت کریمہ تھی کہ سلام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت فرمایا کرتے تھے اور دوسری حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس وقت اور اس صورت میں بھی ایک فرشتہ مقرر ہے جو

بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرتا ہے جس طرح کہ ملوک وسلاطین کے دربار میں حجاب وگماشتے ہوتے ہیں۔ امام عبدالحق جو کہ اکابر آئمہ حدیث سے ہیں کتاب ''احکامِ صغریٰ'' میں ''باسناد صحیح حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جوکوئی بھی اپنے کسی ایسے مسلمان بھائی کی قبر پر سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا ہے اور وہ اسے سلام کرتا ہے۔ تو وہ صاحبِ قبر مسلمان بھائی اسے پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔ اس باب میں بے شمار حدیثیں مروی ہیں۔ اب جبکہ یہ بات ہر ایک مسلمان اور عام مومنین کے بارے میں ثابت ہے تو سید المرسلین، صفوۃ المتقین ﷺ کے کیفیت کا اندازہ!''۔ سلام کے پہچانے پر ہی کیا موقوف ہے۔ امت کے تمام اعمال بارگاہِ رسالت میں پہنچتے ہیں۔'' بزاز نے باسناد صحیح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا خدا کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے رہتے ہیں جو تمہارے اعمال مجھے لاکر پیش کرتے ہیں ان اعمال میں جو اچھے ہیں ان پر میں خدا کا شکر بجا لاتا ہوں اور جو برے ہیں ان پر میں خدا کے حضور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں''۔

بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کر کے اسے صحیح کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام چالیس روز کے بعد قبروں میں اپنے حال میں نہیں رہتے بلکہ خدا کے حضور میں نماز پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسی حال میں نفخۂ صور واقع ہوگا۔'' نیز امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ طیبہ پر بکثرت احادیث صحیحہ سے دلائل وشواہد موجود ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کا ذکر کیا جس میں حضور اکرم ﷺ کا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر انور پر ہوا تو ملاحظہ فرمایا کہ وہ اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں اور دوسری وہ حدیثیں بیان کیں جن میں حضور اکرم ﷺ کی ملاقات کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا آنا واقع ہوا ہے۔

نیز امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کا مبنی اس پر ہے کہ ''حق سبحانہٗ وتعالیٰ، انبیاء علیہم السلام پر ان کی وفات کے بعد ان کی ارواح مقدسہ کو ان پر لوٹا دیتا ہے اور بعد ازاں بحکم نص فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے وہ بیہوش ہو جائے۔'' یہ صعق انہیں بھی لاحق ہوتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صعق بہمہ وجوہ اور موت کے معانی میں ہو۔ بلکہ اس حالت میں زیادہ سے زیادہ ذہاب شعور کے حق میں ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ کے اس قول کے ماتحت ہو کہ اس نے فرمایا: ۔اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ مگر وہ جسے اللہ چاہے تو انبیاء کرام

علیہم السلام اس حکم صعق سے مستثنیٰ ہوں۔"

نیز حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے حضور زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو۔ اس لیے کہ تمہارا صلوٰۃ وسلام میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ آپ کے حضور ہمارا صلوٰۃ وسلام کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ ہماری آنکھوں سے روپوش ہوں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "حق تبارک وتعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد مقدسہ کو کھائے۔ اس فرمان سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ مقدسہ حسی اور دنیاوی ہے۔" محض بقاء ارواح کے ساتھ نہیں ہے۔ جس طرح کے شہداء کی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب میں رکھا جاتا ہے۔

صاحب تلخیص شافعی نے فرمایا کہ جو مال حضور اکرم ﷺ کی مِلک میں رہا ہے آج بھی حضور ﷺ ہی کی مِلک میں باقی ہے۔ جس طرح کہ ظاہری حیات میں تھا اور وہ وارثوں کی ملکیت میں منتقل نہیں ہوتا۔ جس طرح دیگر اموات میں ہوتا ہے۔ امام الحرمین نے اس قول کی تصحیح کر کے فرمایا یہ قول حضرت صدیق اکبرؓ کی سیرت مقدسہ کے موافق ہے جس پر انہوں نے حضورِ اکرم ﷺ کی املاک کے بارے میں عمل کیا۔ (انتہی)

صاحبِ تلخیص نے فرمایا کہ "امام الحرمین سے تعجب ہے کہ خود تو یہ تحریر فرماتے ہیں کہ مَاتَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ کَذَا نِسْوَۃٍ وَمَاتَ وَھُوَا رَاضٍ عَنِ الْعَشِیْرَۃِ. گویا وہ خود رسول اللہ ﷺ کی طرف موت کی نسبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد حیات النبی کا بھی اثبات کرتے ہیں۔ ایک شخص سے دو باتیں کیسی ہیں؟ جواب میں فرماتے ہیں کہ کوئی تعجب کا مقام نہیں ہے۔ وفات پائی پھر حق تعالیٰ نے آپ کو حیات دے دی۔"

علامہ سبکی رحمۃ اللہ "شفاء الاسقام" میں فرماتے ہیں کہ جسم کی طرف روح کا لوٹنا تو تمام اموات کے لیے ثابت ہے۔ مثلاً قبر میں لیکن گفتگو تو بدن انسانی میں روح کے دائمی مستقر رہنے میں اس حیثیت کے ساتھ ہے کہ روح بدن کے ساتھ زندہ ہو جائے جس طرح دنیا میں تھی۔ (انتہی)

اور وہ دلائل جو حیات انبیاء علیہم السلام پر دلالت کرتے ہیں ان کا اقتضاء حیاتِ بدنی ہے جس طرح کہ دنیا میں تھے۔ اس کے باوجود غذا سے بے نیاز اور عالم کے ان اسباب مادی سے مستغنی ہیں جن پر دنیاوی حیات کا دارومدار ہے۔ بایں ہمہ حق تبارک وتعالیٰ قادر ہے کہ بغیر اسباب مادی کے بھی زندہ

رکھے اور بدن میں بعض احوال و اعراض کا احداث و ایجاد فرما دے کہ بعد امر، ان کی طرف احتیاج و التفاقت باقی نہ رہے جس طرح بعض اوقات عنایت فرح وسرور یا انتہائی رنج وغم کی حالت میں عرصہ تک کھانے پینے کی احتیاج نہیں پڑتی بلکہ یاد تک نہیں آتا۔

شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ صوم وصال کے سلسلہ میں حدیث مبارک:۔ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ میں اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں وہی مجھے کھلاتا اور وہی مجھے پلاتا ہے۔ حیات النبی ﷺ کے اثبات میں کافی ہے۔ خواہ اس اشارے سے مراد، حقیقتاً کھلانا اور پلانا ہو کہ جنت سے اس عالم میں حضور ﷺ کو پہنچتا ہو، یا وہ ذوق وحضور مراد ہو جو اس حالت میں حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہوتا ہو۔

واضح رہنا چاہیے کہ حیاتِ انبیاء علیہم السلام اور ان کے لیے اس صفت کے ثبوت اور اس پر مرتب ہونے والے احکام وآثار میں علماء میں سے کسی ایک کا اختلاف نہیں ہے۔ بجز اس بات کے کہ انبیاء کرام کا وجود گرامی قبروں میں ہو اور مخصوص اس بقعۂ طاہرہ ان کا تمکن واستقرار ہو۔ اس بات میں بعض علماء کلام کرتے ہیں۔ چنانچہ شیخ علاؤ الدین قونوی جو کہ شافعی علماء اور ارباب تصوف میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ''ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حضور میں حیات ہیں اور یہ حیات ایسی ہے جو اس ظاہری معروف حیات سے اشرف واکمل ہے۔'' اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رفیق اعلیٰ کے ساتھ سمٰوٰتِ علیٰ ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جنۃ الماویٰ کے قریب موجود ہیں اور یہ حالت اس سے افضل واکمل ہے کہ آپ قبر انور میں مقیم ہوں۔ اگرچہ حدیث نبوی کے مقتضائے بموجب عام مومن کی قبر میں وسعت وکشادگی منتہائے نظر تک ہوتی ہے تو سرورِ انبیاء سیدِ اہلِ صفا ﷺ کی قبر انور شریف کی جگہ کا کیا اندازہ لیکن حضور اکرم ﷺ کا اس جنت اعلیٰ میں ہونا جس کا عرض آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اکمل واعلیٰ ہے۔ اور یہ جو حدیث مبارک میں آیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو چالیس دن کے بعد قبرِ انور میں نہیں رکھتے اور یہ جو ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک اس سے بزرگتر ہوں کہ تین دن کے بعد مجھے قبر انور میں رکھے، تو اس سے ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبر انور میں اس حیات کے ساتھ مذکورہ مدت کے بعد قطعی طور پر اقامت گزیں نہ ہوسکیں گے۔'' یہ قونوی کا کلام ہے اور ان کے کلام سے واضح طور پر ظاہر ہوا کہ ان کا تردد، استمرار حیات اور قبروں میں ان کا

استقرار ہے۔لیکن اصل مدعا جو ثبوتِ حیاتِ حقیقی ہے وہ ان کے نزدیک مسلم و مقرر ہے اور یہی قونوی اس تردد کے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میرے اس کلام سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبروں سے التفات منقطع اور اُن کا اس سے تعلق مرتفع ہو گیا ہے۔ بلکہ ان کے اور ان کی قبروں کے درمیان خاص علاقہ جو مستمر و غیر منقطع ہے ثابت و برقرار ہے کہ وہ اس جگہ کے ساتھ منسوب ہوتے ہیں اور دوسری نئی جگہ کا ثبوت نہیں رکھتے۔

اور یہی حالت تمام مسلمانوں کی قبروں اور ان کی روحوں کے درمیان ہے کہ ایک خاص نسبت موجود رہتی ہے جس سے وہ زائروں کو پہچانتے ہیں۔اس کی دلیل وہ حکم ہے جس میں تمام اوقات میں زیارت کا استحباب بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد امام بیہقی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ''یہ تمام حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ قبور کے لیے اوراک سماع حاصل ہے اور شک نہیں ہے کہ صفتِ سمع عرض ہے جو حیات کے ساتھ مشروط ہے۔لہٰذا تمام مسلمان زندہ ہیں لیکن عام مسلمانوں کی حیات مرتبہ میں شہداء کی حیات سے کم تر ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی حیاتِ مقدسہ شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔ (انتہٰی)

''مخفی نہ رہنا چاہیے کہ بعد از اثبات حیاتِ حقیقی دنیاوی، اس کے بعد اگر کوئی کہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے جسد اقدس کو ایسی حالت اور ایسی قدرت بخشی ہے کہ جس جگہ چاہیں بذاتِ خود تشریف لے جائیں یا مثالی صورت میں آسکتے ہیں۔خواہ آسمان پر یا زمین میں۔خواہ قبر شریف میں یا کسی اور جگہ تو ایک صورت ہوتی مگر اس کے باوجود ہر حال میں خاص قبر انور کے ساتھ نسبت مروی ہے۔جیسے کہ حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے گھیرے میں لے لیا۔تو بعض اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے کہا کہ مصلحت اور مناسب یہی ہے کہ اہلِ شام کے ساتھ مل جائیے تاکہ اس بلاو محنت سے آپ نجات پائیں۔آپ نے فرمایا میں جائز نہیں رکھتا کہ اپنے دارِ ہجرت (مدینہ طیبہ) سے مفارقت کروں اور رسول خدا ﷺ کی مجاورت و ہمسائیگی کو چھوڑوں، یا جیسے حضرت سعید بن المسیب کا واقعہ حرہ کے زمانہ میں جبکہ تمام لوگ مسجد نبوی کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔تین دن تک حجرۂ مقدسہ کے اندر سے اذان کے سننے کا مشہور واقعہ ہے اور اسی ثبوت میں کہ سید عالم ﷺ کا وجود گرامی قبر انور میں ہونے پر دلالت کرتا ہے۔سلطان سعید نور الدین شہید کا واقعہ ہے جو ۵۵۷ھ میں

پیش آیا۔ حضور اکرم ﷺ کا خواب میں رات میں تین مرتبہ دیکھنا سلاطن کو خبردار فرمانا ہے کہ یہ دونوں نصرانی شر کا ارادہ رکھتے ہیں جسے قبر انور کے ساتھ نسبت ہے اور اُن خبیثوں کی صورت خواب میں سلطان کو دکھائی گئی پھر سلطان ہزار آدمیوں کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچا اور دونوں ملعونوں کو پایا اور ان کو آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ اس کے بعد سلطان نے حجرۂ شریفہ کے چاروں طرف خندق کھدوا کر اسے سیسہ سے بھر دیا۔ اس قصہ کو مدینہ منورہ کے تمام مورخوں نے مثلاً حجال الدین مطری، مجد الدین فیروز آبادی اور ان کے سوا بکثرت علماء نے بیان کر کے تصریح فرمائی ہے۔ اب رہی ''قونوی'' کی وہ تفصیل وترجیح جو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے لیے قبر شریف میں اقامت گزیں ہونے پر بہشت اعلیٰ میں استمرار پر دی ہے۔ تو ان سب کے جواب میں علماء فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کی قبر جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے اور حضور اکرم ﷺ کی قبر شریف افضل ریاض جنت ہے اور ممکن ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اپنی قبر شریف میں سے ہی ایسے تصرف ونفوذ کی حالت ہوتی ہو کہ آسمان وزمین اور جنت ہر جگہ سے حجاب مرتفع ہو گئے ہوں اور بغیر تجاوز وانتقال کے تصرف ونفوذ فرماتے ہوں۔ اس لیے کہ امورِ آخرت اور احوالِ برزخ کو دنیا کے احوال پر جو کہ حدود وجہات سے مقید وتنگ ہے قیاس نہیں کر سکتے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال علی وجہ الکمال)

''امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جنت کا کون سا حصہ ایسا ہے جسے حضور اکرم ﷺ کے قبر شریف پر افضل قرار دیں۔ قبر شریف ہی تمام مقامِ مقدسہ اور مقاماتِ رفیعہ سے افضل ہے خواہ جنت ہو یا کوئی اور جگہ۔ اس کے بعد فرمایا اگر حضور اکرم ﷺ نے قبر انور کو عرشِ عظیم پر فضیلت دی تو ہم نہیں جانتے کہ کسی مومن صادق کو اس میں توقف ہوگا کیونکہ وہ سب حضور اکرم ﷺ ہی کا طفیل شریف ہے۔ (واللہ اعلم) (مدارج النبوت۔ج۔۲۔ص۔۷۶۳۔۷۶۲)

لفظ میت کا اطلاق واسناد حضور اکرم ﷺ سے کرتے ہیں گراں ہے۔ اگر اس کے سوا کسی اور طرح پر تعبیر وبیان کریں تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ امام مالکؒ پر رحمت فرمائے جو درگاہِ محمدی ﷺ کے خاص ہمسایوں میں سے ہیں وہ مکروہ جانتے ہیں کہ ''کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی ہو بلکہ وہ اس طرح کہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے۔'' (مدارج النبوت۔۲۔ص۷۶۲)

1- انہیں خصائص میں سے یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے جسد شریف کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی طرح تمام انبیاء علیہم کے اجساد کو زمین نہیں کھاتی۔ علماء نے اسے بھی حضور ﷺ کے خصائص میں ہی شمار

کیا ہے۔ جانا لکہ بعض اولیاء اُمت کے بارے میں بھی یہی نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ علی متقی کی قبر کو ایک خاص تقریب کے موقع پر کھولا گیا تو وہ اسی طرح درست، کفن کے ساتھ باقی تھے۔ وہ تقریب یہ تھی کہ ان کے بھتیجے جو کہ جوان اور صالح تھے خواہش ظاہر کی کہ انہیں اس میں دفن کریں کیونکہ مکہ معظمہ میں دستور ورواج ہے کہ اموات کو بزرگوں کی قبر میں تبرکاً دفن کرتے ہیں۔

2- حضور انور ﷺ کے جسدِ اطہر کو زمین کے نہ کھانے سے ظاہر مطلب یہ ہے کہ یہ حیاتِ طیبہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ حیات حضورِ انور ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

انہیں خصائص میں سے یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی وراثت، حیات وبقا کی وجہ سے پائی نہیں گئی۔ آپ کا ترکہ آپ کی ملکیت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صدقہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ ہم جو ترکہ چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور اس ترکہ کو انہیں مصارف پر خرچ کیا جائے گا۔ جس پر حضور ﷺ خرچ فرماتے تھے۔ یعنی اہلِ عیال، اولاد احفاد، فقراء ووصایا اور مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا۔ جیسا کہ حضور انور ﷺ اپنی اس دنیاوی حیات میں خرچ فرمایا کرتے تھے اور یہ کہ حضور انور ﷺ کو مباح ہے کہ اپنے تمام مال کے لیے وصیت فرمائیں اور آپ کے سوا دوسروں کے لیے تہائی مال کے سوا پر وصیت جائز نہیں ہے۔ یہی حکم تمام انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ ان کی میراث نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ کے ان ارشادات کا مطلب کہ وَوَرِثَ سُلَیْمَانَ دَائوٗدُ (حضرت سلیمان، حضرت داؤد علیہم السلام کے وارث ہوئے) اور ارشاد باری کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ. (اے میرے رب اپنی طرف سے میرا وارث بنا جو میری میراث لے) تو اس وراثت سے ارثِ نبوت وعلم مراد ہے۔

3- انہیں خصائل میں سے یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام بھی۔ حضور انور ﷺ اذان واقامت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

ابن زبالہ اور ابن نجار بیان کرتے ہیں کہ ایام حرہ (یہ وہ زمانہ ہے کہ یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ پر حملہ کر کے صدہا صحابہ کو شہید کر دیا۔ عورتوں کی عصمت دریاں کیں اور مسجد نبوی ﷺ میں گدھے گھوڑے باندھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) حرہ کے موقع پر مسجد نبوی ﷺ شریف میں تین دن تک اذان نہ ہوئی اور لوگ مدینہ چھوڑ کر باہر نکل گئے تھے۔ اس وقت حضرت سعید بن مسیب مسجد نبوی ﷺ میں رہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "جب ظہر کا وقت آیا تو میں متوحش وپریشان ہو گیا اور قبر انور کے پاس چلا گیا

اور اذان کی آواز میں نے سنی اور نماز ظہر ادا کی۔ اس کے بعد ہر نماز کے وقت قبر شریف میں سے اذان واقامت کی آواز سنتا رہا۔ یہاں تک کہ تین راتیں گزر گئیں۔ پھر جب لوگ واپس آئے تو انہوں نے بھی قبر شریف سے ویسی ہی آواز سنی جیسی کہ میں سنتا رہا۔"

حضور اکرم ﷺ کے زندہ وحیات پر اتفاق کرنے کے بعد علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آپ قبر انور میں زندہ ہیں یا کسی خاص مقام میں۔ یا ہر وہ جگہ جہاں خدا چاہے۔ خواہ جنت میں یا آسمان میں یا کسی اور جگہ جیسا کہ مقید بجائے معین نہ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے جسد شریف کو قبر میں رکھا ہے۔ ہم وہاں سے نکلنے پر کوئی دلیل نہیں رکھتے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ آپ اسی بقعۂ انور میں جلوہ افروز ہیں اور اگر کوئی کہے کہ وہ بقعۂ انور تنگ ہے اس میں جسد شریف کا محبوس ہونا مناسب نہیں ہے تو اس کے جواب میں وہ حدیث پیش کریں گے جس میں ہے کہ مومن کی قبر کو ہر جانب ستر گنا کشادہ کر دیا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی قبر انور کی کشادگی کا کیا اندازہ! اس کی وسعت تو دائرہ قیاس اور وہم وگمان سے بھی باہر ہے۔

اور اگر کوئی یہ کہے کہ حضور انور ﷺ کے تمکن واستقرار کے لیے آپ کے بقعۂ قبر سے فردوس اعلیٰ انسب واولیٰ ہے تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ قبر شریف سے کون سی جنت بہتر وشریف تر ہوگی (کیونکہ جنت تو حضور ﷺ کے غلاموں کے رہنے کی جگہ ہے) اگر حضور ﷺ انور اسی جگہ رونق افروز ہیں تو امام تقی الدین سبکیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس بقعۂ کو جو حضور ﷺ کے اعضائے شریف سے متصل ہے تمام مقامات اور ہر جگہ سے اسے ترجیح وفضیلت دیں حتیٰ کہ کعبہ معظمہ اور عرشِ عظیم سے بھی فوقیت دیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس میں کوئی مومن ومسلمان توقف کرے گا۔"

ظاہر طور پر حضرت سعید بن میتبؓ کی یہ حدیث کہ قبر انور سے اذان کی آواز سنی اور شبِ معراج کی وہ حدیث کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر شریف میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس قول کی تائید کرتی ہیں اور انبیاء علیہم السلام کو شبِ معراج میں آسمان پر دیکھنے والی حدیث اور دوسری وہ حدیث کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ستر بنی اسرائیل کے ساتھ حج کرتے اور تلبیہ کرتے دیکھا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ناظر در اطلاقِ امکان ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ قرآنِ کریم حضور ﷺ کی موت پر ناطق ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُم مَّیِّتُوْنَ (بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے) اور حضور سید عالم ﷺ نے

فرمایا اِنِّیْ رَجُلٌ مَّقْبُوْضٌ (میں ایک انتقال فرما جانے والا شخص ہوں) اور صدیق اکبرؓ نے فرمایا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ (بلاشبہ محمد مصطفےٰ ﷺ انتقال فرما چکے ہیں) اور اس رحلت وموت پر امت کا اجماع ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔

حضور انور سید عالم ﷺ نے یقیناً موت کا درد والم اور اسکا ذائقہ چکھا اور رحلت فرما گئے لیکن بعد ازاں حق تعالیٰ نے زندہ فرما دیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں خدا کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہوں کہ وہ مجھے قبر میں چالیس دن سے زیادہ رکھے۔ نیز حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ حیات جسمانی، دنیاوی اور اس بدنی حیات کے ساتھ زندہ ہیں جو آپ رکھتے ہیں۔ یہ حیات شہداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے کیونکہ شہداء کی حیات روحانی اور اخروی ہے۔'' اور یہ روح کے لیے ثابت ہے اور حق تعالیٰ قادر ہے کہ ان کی روحوں کے لیے اجسام مثالیہ اُس عالم میں پیدا فرمائے یا انہیں اجساد میں رکھے جو ان کے لیے ظروف کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مسلمانوں کی روحیں سبز پرندوں کے جوف میں ہیں جو عرش کی قندیلوں کے نیچے آسائش پاتے ہیں یا جنت میں لیکن انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ ان کے انہیں ابدان طیبہ میں لوٹا دی جاتی ہیں جو وہ دنیا میں رکھتے تھے۔ ان کے اجسام وابدان نہ مردہ ہوتے ہیں اور نہ خاک بنتے ہیں اور حق تعالیٰ قادر ہے کہ ارواح کو بغیر بدنوں کے محفوظ رکھے لیکن ان کے لیے بدنوں میں وجود رکھنے پر نقل وارد ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا کیونکہ نماز ادا کرنا جیتے بدن کا تقاضا کرتا ہے اور وہ صفات جو شبِ معراج انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مذکور ہیں وہ صفات اجسام کی ہیں ان سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حیات حقیقی ہو موجودہ دنیاوی رکھتے تھے اور کھانے پینے اور جسمانی دیگر ضروریات کی احتیاج جیسا کہ ہم دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ رکھتے ہوں بلکہ برزخ میں ان کے احکام اور ہوں۔ کھانے، پینے اور دیگر جسمانی ضرورتوں کی احتیاج امر عادی ہے اور وہاں کا حال بخلاف عادت ہے اور ممکن ہے کہ وہاں روائح ونساء اور ارزاق وغیرہ روحانی ہوں جیسا کہ شہداء کی شان میں واقع ہوا ہے کہ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ (رزق دیئے جاتے ہیں خوش ہیں) اور اگر جنتی کھانے دیئے جاتے ہیں تو عجب نہیں جیسا کہ حدیث میں کہ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ (مجھے وہ کھلاتا ہے اور مجھے وہ پلاتا ہے)

''اب رہا علم وسماع یعنی جاننا اور سننا'' تو ان حضراتِ اقدس کے لیے اس کے ثبوت میں

کوئی شک وشبہ نہیں ہے بلکہ بتصریح علماء کرام یہ بات تو تمام مردوں کو حاصل ہے۔حدیثوں میں آتا ہے کہ نماز پڑھتے تلبیہ کہتے اور ذکر و تسبیح کرتے ہیں۔"

اگر کوئی کہے کہ برزخ نہ تو دار العمل ہے اور نہ وہاں احکامِ شرعیہ پر مکلف ہے تو یہ اعمال کس لیے کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عالمِ برزخ میں اجر و ثواب کا اجراء ہے اور اس پر دنیاوی احکام مثلاً کثرت عمل میں زیادتی اجر و ثواب کا حکم جاری ہے اور بسا اوقات بغیر تکلیف یعنی مکلّف ہوئے بغیر بلحاظ تلذذ و ذوق اعمال رونما ہوتے ہیں جیسا کہ نوافل و حسنات کا حال ہے۔ وہاں بھی یہی ہے۔ لہٰذا جنت میں تسبیح کریں گے اور قرآن پڑھیں گے۔ چنانچہ قاری قرآن کی شان میں واقع ہے۔ رتل وارتق یعنی تلاوت قرآن کرتے ہوئے بڑھتے چلے جاؤ اور اسی قبیل سے حضور ﷺ کا باب شفاعت کھولنے کے وقت سجدہ فرمانا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا مال آپ کی ملک پر قائم ہے اور آپ کے نفقہ پر وعدہ کیا گیا ہے اور امام الحرمین نے اسے خصائص میں نقل کیا ہے کہ جو کچھ حضور ﷺ نے چھوڑا ہے وہ آپ کی ملک پر باقی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے آپ کی نیابت و خلافت کے طریقہ پر حضور ﷺ کے اہل و عیال و خدام اور آپ کے تمام مصارف پر خرچ کئے جانے پر اتفاق کیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ جانتے تھے کہ آپ کا مال آپ کی ملک پر باقی ہے۔ یہ قول تقاضا کرتا ہے کہ دنیاوی احکام میں آپ کی حیات ثابت ہے۔ نیز حیات شہداء سے آپ کی حیات بہت زائد وارفع ہے۔ (ﷺ) اور بعض زوال ملک کے قائل ہیں۔ غرض کہ دونوں قسم کے اقوال پر بفحوائے ارشاد نبوی ﷺ "ما ترکناہ صدقہ" ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ حق و صادق ہے۔ (واللہ اعلم)

انہیں خصائص میں سے یہ ہے کہ سید عالم ﷺ کی قبر انور پر فرشتے مقرر کئے گئے ہیں۔ جو زائر کے صلوٰۃ و سلام کو پیش حضور کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد و نسائی اور حاکم نے بیان کیا ہے اور حاکم نے اس حدیث کو ان لفظوں کے ساتھ صحیح بتایا ہے کہ

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ.

"بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو زمین میں پھیلا دیا ہے۔ جو میری امت کا سلام میرے حضور لا کر پیش کرتے ہیں۔ صحابہ کے نزدیک بروایت عمارؓ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ایک

فرشتہ ہے اسے سماعت کی ایسی قوت عطا فرمائی گئی ہے جو کسی بندے میں نہیں ہے۔ میری امت میں سے جو بھی جہاں بھی مجھ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ اس صلوٰۃ وسلام کو میرے حضور پیش کرتا ہے۔ (ﷺ)

انہیں خصائص میں سے یہ ہے کہ ''سید عالم ﷺ کے حضور امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور حضور ﷺ ان کے لیے استغفار یعنی طلب آمرزش کرتے ہیں۔ ابن مبارک نے سعید بن مسیبؒ سے روایت کیا ہے کہ کوئی دن نہیں ہے مگر یہ کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں صبح وشام امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو حضور ﷺ انہیں ان کی پیشانیوں اور ان کے اعمال سے پہچانتے ہیں اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ''فرمایا کہ مجھ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے جو بد ہیں انہیں چھپاتا ہوں اور جو نیک ہیں انہیں بارگاہِ الٰہی میں پیش کرتا ہوں۔'' چھپانے سے پیش کرنا مراد ہوگا۔ گویا اس پر سنتِ الٰہی جاری ہے کہ پیش کرنے کے بعد اعمال ثبت ہو جاتے ہیں اور وہ جو پیش نہیں کئے جاتے وہ درجۂ اعتبار سے محو وساقط کر دیئے جاتے ہیں۔

''کعب الاحبار کی حدیث میں ہے کہ ہر صبح وشام حضور ﷺ کی قبر شریف پر ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور مزار پر انور کا طواف کرتے ہیں۔ اور اپنے بازوؤں کو ہلاتے ہیں اور جب حضور ﷺ اپنی قبر شریف سے (روزِ قیامت) مبعوث ہوں گے تو ان فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے اور ان سے زفاف کریں گے۔'' زفاف کے اصلی معنی ''دلہن کو شوہر کے گھر لیجانا ہے'' مگر اس جگہ لازم معنی مراد ہیں کہ محبوب کو محبّ کے حضور لے جایا جائے گا۔ مطلب یہ کہ فرشتے اپنے جھرمٹ میں حضور ﷺ کو درگاہِ عزت میں لے جائیں گے۔ (ﷺ) (مدارج النبوت۔ حصہ اول۔ ص ۲۶۰۔۲۵۶۔ ملخصاً)

# زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب

(۱) رسول اللہ ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے رہتے اور فرماتے ''اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلِ الْقُبُوْر.

(۳) ''میت جب قبر میں رکھی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے:

بسم اللہ وباللہ و علی ملۃ رسول اللہ. (ابوداؤد)

ف: اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ من ودون اللہ یا غیر اللہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (جمالی مبلغ)

# کیا مردے زیارت کرنیوالوں کو پہچانتے اور اُن کا سلام سنتے ہیں؟

کتاب الروح الا ابن قیم پہلا باب:

(۱) ''ابن عبدالبر'' رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی ایسے شخص کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جسے وہ زندگی میں جانتا تھا اور اس پر سلام کرتا ہے تو اللہ اس کی روح لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مردہ زیارت کرنیوالے کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔''

(۲) مختلف سندوں سے بخاری مسلم میں ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ کے حکم سے بدر کے مقتول ایک گڑھے میں ڈال دیئے گئے تھے۔ پھر آپ اس گڑھے کے قریب آ کھڑے ہوئے اور ان کے نام لے لے کر فرمایا۔ کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پا لیا؟ میں نے تو سچا پا لیا۔ عمرؓ بولے یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ان سے خطاب فرمارہے ہیں جن کی لاشیں بھی سڑ چکیں؟ فرمایا، اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میری بات تم بھی ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر یہ جواب نہیں دے سکتے۔''

آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب دفن کرنے کے بعد لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔'' علاوہ ازیں آپ نے اپنی امت کو یہ بھی تعلیم دی ہے کہ جب وہ مردوں کو سلام کریں تو خطاب کے ساتھ سلام کریں۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَارَقَوْمٍ مُؤْمِنِیْن. اے مومنو! تم پر سلامتی ہو۔'' اس قسم کا خطاب اسی سے کیا جاتا ہے جو سنتا اور سمجھتا ہو ورنہ یہ خطاب ایسا ہوگا جیسا معدوم و جمادات سے ہوتا ہے۔ (جو صحیح نہیں ہے) اسلاف کا اس پر اتفاق ہے کہ مردے زیارت کرنیوالوں کو پہچانتے اور ان سے خوش ہوتے ہیں۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی قبر پر جاتا اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو صاحبِ قبر اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچان جاتا ہے اور اگر کسی اجنبی کی قبر سے گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے تو وہ بھی اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہے۔'' (کتاب الروح، ص ۲۵)

# مسئلہ حیات النبی ﷺ واقعہ معراج النبی ﷺ کی روشنی میں

مشکوٰۃ (۵۵۸۶): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے اپنے آپ کو (شب معراج میں) انبیاء کی جماعت کے اندر پایا۔ میں نے ناگہاں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر نماز کا وقت آ گیا اور میں ان سب کا امام بنا۔" پھر ناگہانی میری نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑی جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر اچانک میں نے ابراہیم علیہ السلام کو نماز پڑھتے دیکھا پھر نماز کا وقت آ گیا اور میں ان سب کا امام بنا۔" (مسلم)

شرح الصدور (ص ۱۸۷): موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا اس پر دلیل ہے کہ "جسم کو دنیاوی زندگی جیسی زندگی مل جاتی ہے" کیونکہ نماز پڑھنا ایک زندہ جسم ہی کی صفت ہے۔ پھر اسی طرح انبیاء کے بارے میں شب معراج جن صفات کا تذکرہ ہے ان کا تقاضا بھی یہی ہے۔

مشکوٰۃ (۵۵۸۳): رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا "کہ میں اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اسی طرح آتا جاتا رہا اور تخفیف (نماز) کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ خداوند نے فرمایا: یا محمد ﷺ! یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس کے برابر ہیں۔ (مسلم)

ابن ماجہ (ج ۱۔ ۱۴۵۸): نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ نے میری امت کو پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اللہ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا ہے؟" میں نے انہیں بتایا تو وہ کہنے لگے اپنے خدا کے پاس لوٹ کر جائیں۔ میں لوٹ کر خدا کے پاس گیا ان سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا۔ خدا نے فرمایا "اچھا پانچ ہیں اور پچاس کے قائم مقام ہیں۔" (الشفاء۔ ص ۲۷۱)

○ رحمت عالم ﷺ نے جو یہ خبر دی کہ آپ نے شبِ معراج انبیاء دیکھے اس کے بارے میں بعض اہل حدیث کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے اجسام مع ارواح دیکھے کیونکہ انبیاء اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے خلیل اللہ کو بیت معمور سے ٹیک لگائے دیکھا۔ کلیم اللہ کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور نہیں چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا۔" (کتاب الروح۔ ص ۶۹۔ ۶۸۔ ابن قیم)

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور انہیں چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی جا دیکھا۔ اس صورت میں یا تو روح انتہائی سریع الحرکت ہے کہ پلک جھپکنے میں ہزاروں سال کی مسافت

طے کرلیتی ہے یا اس کا قبر سے اوراس کے ماحول سے تعلق قائم رہتا ہے۔ (کتاب الروح۔ص۔۱۲۴)

شرح الصدور (ص۔۱۷۳): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں ایک رات سیر کرایا گیا تو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک سرخ ٹیلے کے قریب اس حال میں کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہیں۔''

الشفاء (اردو۔ج۔۱۔ص ۲۶۹): نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' پہلے آسمان پر آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام ملے۔''

نشر الطیب (ص۔۶۸۔اشرف علی تھانوی): حضرت آدم علیہ السلام اور جمیع انبیاء کو اس سے قبل بیت المقدس میں بھی مل چکے ہیں اوراسی طرح وہ اپنی قبر میں بھی موجود ہیں اوراسی طرح بقیہ سمٰوٰت میں جو انبیاء کو دیکھا سب جگہ یہی سوال ہے: اس کی حقیقت یہ ہے کہ قبر میں تو اصل جسد سے تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ان کی روح کا تمثل ہوا ہے یعنی ''غیر عنصری جسد سے'' جس کو صوفیہ جسم مثالی کہتے ہیں۔''

شرح الصدور (اردو۔ص۔۲۲۱۔علامہ جلال الدین سیوطیؒ): نبی اکرم ﷺ نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور پھر چھٹے آسمان پر بھی دیکھا۔

مکتوبات شریف (مکتوبات نمبر۔۱۴۔مجدد الف ثانیؒ): ''ہمارے پیغمبر معراج کی رات جب موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گذرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں جب اسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم الٰہل کو وہاں پایا۔''

## انسان مرنے کے بعد کن چیزوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے!

(۱) صحیح حدیث: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جب انسان مرگیا تو اس کا عمل ختم ہوگیا۔ سوائے تین طریقہ کے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع اُٹھایا جائے یا صالح اولاد اس کے لیے دعا کرے۔

(۲) نیز میت کو نفع اس حدیث کے مطابق بھی پہنچتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''مومن کے عمل اوراس کی نیکیوں میں سے اس کی موت کے بعد جو اس کو پہنچتا ہے وہ علم ہے جو وہ کسی کو سکھائے اور پھیلائے اور نیک اولاد چھوڑ دے اور قرآن کا وارث بنائے (جو اس کے لیے قرآنی خوانی کرے) یا مسجد تعمیر کرائے۔ مسافر خانہ بنوائے یا ایسا صدقہ جو وہ اپنے مال میں سے نکالے، اپنی صحت مند زندگی میں تو وہ اس کو اس کی موت کے بعد پہنچے گا۔'' (ابنِ ماجہ)

(۳) صحیح حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اسلام میں کوئی سنت حسنہ جاری کرے تو اس شخص کو اس سنت حسنہ (طریقہ) کے اجراء کا ثواب ملے گا اور لوگوں کا بھی جو اس سنت پر اس کی وفات کے بعد تک عمل کرتے رہیں گے۔ لوگوں کے اجراء میں سے کچھ کم کئے بغیر۔''

(۴) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اس کا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں بے شک۔'' (بخاری)

## آپ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں

۱۔ ابو ہریرہؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا میں اس کو خود سنوں گا اور جو مجھ سے دور ہو گا وہ میرے پاس پہنچا دیا جائے گا۔''

۲۔ حضرت عمارؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے تمام مخلوق کی سماعتیں حاصل ہیں۔ وہ میری قبر پر قائم رہے گا اور جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ اُسے مجھ تک پہنچائے گا۔''

۳۔ حضرت علیؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود وسلام بھیجتے رہو۔ تمہارا درود و سلام مجھے پہنچتا رہے گا۔''

۴۔ قاضی اسمٰعیلؒ...... کہ ''مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے ایک فرشتہ وہ درود آپ ﷺ کے پاس پہنچا دیتا ہے۔''

۵۔ حضرت انسؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک فرشتہ اللہ نے مقرر کیا ہے کہ اس درود کو میرے پاس پہنچائے۔ میرا علم میری وفات کے بعد بھی ایسا ہے جیسا تمہارا زندگی میں ہے۔''

۶۔ حضرت ابنِ عباسؓ...... رسول اللہ ﷺ کی امت سے جو شخص آپ کو درود وسلام بھیجتا ہے تو آپ کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے۔

۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ اللہ میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

۸۔ حضرت سعید بن مسیبؒ...... کہ میں واقعہ حرہ کے دنوں میں مسجد رسول اللہ ﷺ میں آتا تو قبر مبارک سے اذان کی آواز آتی کہ قبر مبارک سے اذان واقامت کی آواز سنتا تھا۔

۹۔ حضرت انسؓ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہیں نماز پڑھتے ہیں۔ ○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر کھڑے ہو کر یا محمد ﷺ کہیں

گے تو میں جواب دوں گا۔ قسم ہے خدا کی۔"

۱۰۔ حضرت حسنؓ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص سے روح القدس نے کلام کیا ہو زمین اسکا جسم کھانے کی مجاز نہیں ہے۔"

۱۱۔ ابوامامہؓ (ص ۴۸۸)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر جمعہ کو تم مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ اس لیے کہ ہر ایک جمعہ کے دن میری اُمت کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" (خصائص الکبریٰ۔ ج ۲۔ ص ۴۸۸، اردو خصائص کبریٰ (ج ۲۔ ۵۲۳) (باب نمبر ۶۱ ۴ ص ۵۲۳۔ ۵۲۴)

## "مسئلہ حیات انبیاء واولیاء اللہ" دیوبندی وہابی علماء کی کتب کی روشنی میں

○ عمر بن خطابؓ نے عبداللہ بن عمر کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ کہنا عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے کہ اس کو اس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے یہ جگہ اپنے لیے رکھی تھی لیکن آج میں انکو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ عمر فاروقؓ نے کہا "جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اُٹھا کر لے جانا۔ السلام علیکم کے بعد کہنا عمرؓ اجازت مانگتا ہے۔ اگر اجازت دے دیں تو مجھے اندر لے جانا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔" (ملخصا) (مختصر سیرۃ الرسول۔ ص ۲۷۷)

○ رحمت عالم ﷺ نے جو یہ خبر دی کہ آپ نے شب معراج انبیاء دیکھے۔ اس کے بارے میں بعض اہل حدیث کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے اجسام وارواح دیکھے کیونکہ انبیاء اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ آپ نے خلیل اللہ کو بیت المعمور سے ٹیک لگائے دیکھا۔ کلیم اللہ کو قبر میں نماز پڑھتے ہوا دیکھا اور ان کے حلیے بیان فرمائے۔ حضرت موسیٰ کے بارے میں فرمایا کہ آپ ﷺ گندم گوں اور طویل قسم کے آدمی ہیں۔ جیسے قبیلہ الشنوہ کے آدمی ہوتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے جیسے ابھی نہا کر غسل خانے سے نکلے ہوں اور فرمایا جس نے خلیل اللہ کو نہ دیکھا ہو وہ مجھے دیکھ لے۔ بلاشبہ آپ ﷺ کا جسم مبارک قبر میں تروتازہ اور نرم ہے۔ (کتاب الروح ص ۶۸۔ ۶۹)

**طلوعِ آفتابِ نبوت:** جس کی ضیا پاشی ساری دنیا کو منور کر گئی۔ آقائے دو جہاں سرورِ کائنات ﷺ ساری دنیا بلکہ جن وانس کی مکمل مخلوقات کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔ "اور اے پیغمبر ہم نے تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے کہ خوشخبری سنادو اور ڈراؤ مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"

(پ۲۲۔۹) قرآن پاک میں ایسی آیات اور بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ساری دنیا اور قیامت تک ہونے والی مخلوقات کے لیے نبی بنا کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ گویا یہ خصوصیت آپ ہی کے لیے تھی۔ فرمایا: اے نبی! کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف رسول اللہ ہوں۔ پھر فرمایا: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ. اے نبی! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔" (القرآن)

آپ ﷺ کی شریعت اور قانون کو بخلاف دیگر انبیائے کرام "ابدی" حیثیت حاصل ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: افلت شموس الاولین وشمسنا . ابداً اف ق.......... دنیا پر طلوع ہونے والے تمام سورج ڈوب گئے مگر ہمارا سورج رہتی دنیا تک غروب نہیں ہوگا۔ (خدا کا اسلامی تصور۔ ص۔۱۵۲۔۱۵۱)

ف: قرآن پاک سے وہابی مولوی نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ آپ قیامت اور قیامت کے بعد کے لیے بھی نبی ہیں لیکن "حیات النبی" ہیں۔

☆ بے ادبی کی انتہا: "آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں قیامت تک کے لیے آرام فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔" (ندائے یا محمد ﷺ۔ ص ۱۲۹۔ عبدالغفور اثری)

تبصرہ...... جمالی مبلغ: کتنی بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے نبی کریم ﷺ کی شان ہیں۔ قرآن وحدیث شاہد ہے کہ آپ "حیات النبی" ہیں۔ کائنات میں باذن اللہ جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں قبر میں مومن کی، جنت میں، برزخ میں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ گستاخوں کی زبانی بھی شان مصطفیٰ ﷺ کا اظہار کرا دیتا ہے جیسا کہ مولوی عبدالغفور اثری وہابی خود ہی رقمطراز ہے:

۱۔ امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن بشیر فرماتے ہیں "میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا۔ تہتر گروہوں میں سے نجات پانے والا کون سا گروہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی تو "یا اَصْحَابَ الْحَدِیْث۔

۲۔ حضرت امام ابوسہل محمد بن ابوزید فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزید مروزیؒ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ "میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا۔ پس میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوزید تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ اور میری کتاب نہ پڑھاؤ گے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کی کتاب کونسی ہے۔ فرمایا محمد بن اسماعیل کی جامع یعنی صحیح بخاری میری کتاب ہے۔"

۳۔ حضرت امام عبدالواحد بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک جماعت ہے۔ آپ ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ یہاں کیسے قیام فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاری کی وفات کی خبر سن لی۔ آپؒ نے ٹھیک اُسی وقت وفات پائی جس وقت میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔"

۴۔ امام ابوبکر بن ابوداوٗد فرماتے ہیں: "میں سجتان یں ابوہریرہؓ کی روایات تصنیف کررہا تھا کہ مین نے خواب میں حضرت ابوہریرہؓ کو دیکھا کہ انکا رنگ گندمی، داڑھی گھنی اور کپڑے موٹے پہنے ہوئے ہیں۔"

(ہم اہل حدیث کیوں ہیں۔ ص ۱۴۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۴۰۔ عبدالغفور اثری)

۵۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے تھے۔ ایک مجذوبہ نے روضہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا شف ہذا۔ رسول اللہ ﷺ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ (زیارت نبی ص ۸۸)

۶۔ قطب ربانی امام شعرانی (میزان) میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین ایک مداح حضرت رسول اللہ ﷺ تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ کی زیارت کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لیے حاکم کی سفارش کرائی اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اسی دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ پھر ایک مرتبہ خاص شعر پڑھا تب مختصر زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو سوال دیدار کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر۔" (براہین قاطع ص ۲۲۲ رشید احمد گنگوہی) (زیارت نبی۔ ص ۹۴)

۷۔ شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے خود سلوک کا راستہ طے کرایا اور اپنے دست مبارک سے میری تربیت فرمائی۔ اس لیے میں آپ کا اویسی ہوں۔ (زیارت نبی۔ ص ۱۰۶)

۸۔ "زادالسعید" میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گی۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے؟ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ دُرود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کردیا۔ (فضائل درود شریف۔ ص ۲۹۔ زکریا سہارنپوری)

۹۔ ابوالفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ

سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! یہ کیا بات؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ دُرُود شریف پڑھتا ہے۔ (فضائل درود شریف۔ص۔۴۷)

۱۰۔ حضرت شاہ عبدالعزیز کو حضور سرورِ کائنات ﷺ کی حضوری کا مرتبہ حاصل تھا۔ ایک دفعہ آپ کے ہاں کوئی مہمان آیا اور وہ حقہ پیتا تھا۔ خادم اس کے لیے کہیں سے حقہ لے آئے۔ کئی روز کے بعد حضرت شاہ صاحب سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مکان میں ''حقہ'' ہے۔ اس لیئے ہم اس جگہ تشریف فرما نہیں ہو سکتے۔'' (سراج المنیر۔ا۔ص ۲۳۴۔ ابراہیم میر سیالکوٹی وہابی)

۱۱۔ حضرت گنگوہی فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ شاہ ولی اللہ جب مرض میں مبتلا ہوئے تو تبقھائے بشریت بچوں کی صغرسنی کا تردد تھا۔ اسی وقت جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور فرماتے ہیں کہ (تو کاہے کا فکر کرتا ہے جیسی تیری اولاد ویسی ہی میری اولاد)۔

۱۲۔ مفتی صدرالدین خاں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ جامع مسجد کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور مولوی محمد عمر بن اسمٰعیل شہید صاحب آپ کو مورچھل جھل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ صدرالدین آؤ۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلو۔'' (ص ۲۲۔۱۷۴۔ ارواح ثلاثہ)

۱۳۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ اتنے سال حضرت نبی کریم ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔ (بحوالہ ارواح ثلاثہ۔۱۱۔۱۲۔۱۳) (۱۴) اب سے تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنی کسی تحریر میں ازراہ کشف ارشاد فرمایا تھا کہ آج کل رسول مقبول ﷺ کی خصوصی توجہ یا نظر التفات شہر لاہور پر مرتکز ہے۔ (خطباتِ عثمانی۔ص ۶۔ شبیر احمد عثمانی)

۱۵۔ نجم الدین کبریٰ فرماتے ہیں کہ بے شمار مجاہدہ کرنے سے بعض انوار مشاہدہ میں آنے لگتے ہیں۔ لطیفہ خفی میں انبیاء علیہم السلام کو اور لطیفہ حقیقت میں فخر رسل ﷺ کو مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کے بعد نورالانوار تجلی فرماتا ہے۔ (امداد السلوک۔ص ۳۴۔ رشید احمد گنگوہی)

۱۶۔ یہ نتیجہ نکلے گا۔ محمد ﷺ اولی بالمومنین من انفسھم اور یہ بات اس بات کو مستلزم ہے کہ وصف ایمانی آپ میں بالذات ہو اور مومنین میں بالعرض۔ (تحذیر الناس۔ص ۲۱۔ قاسم نانوتوی)

۱۷۔ (سید احمد) آپ نے جناب رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ نے تین

عدد چھوہارے اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو کھلائے۔ اس طرح سے کہ ایک ایک چھوہارا اپنے ہاتھ مبارک میں لے کر سید صاحب کے منہ میں رکھتے تھے اور بعد ازاں کہ آپ بیدار ہوئے۔ آپ کے رویائے حقہ کا اثر ظاہر باہر اپنے نفس میں پاتے تھے اور اسی خواب کی بدولت ابتدائے سلوک نبوت حاصل ہو گیا۔ (صراط مستقیم۔ص ۲۱۵)

۱۸۔ شیخ موصوف (محمد بن عبدالوہاب نجدی) نے کلمہ شہادت کے دوسرے حصے یعنی اشھد ان محمدًا رسول اللہ میں ان تمام چیزوں کو لازم قرار دیا جن کو یہ شہادت مستلزم ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جب کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ پر سلام کہے تو آپ اس کا سلام سنتے ہیں۔" (ص ۶۵۔ تحفہ وہابیہ)

۱۹۔ کرامات اہلحدیث ص ۲۳ (ابراہیم میر سیالکوٹی): جب قاضی سلیمان منصور پوری مدینہ منورہ پہنچے تو مسجد نبوی کے امام آپ کی جوتیاں سیدھی کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا؟ تو امام صاحب نے کہا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "محمد سلیمان ہمارا مہمان ہے۔ اس کی مدارت میں فرق نہ کرنا۔" برما بنگال، بہاولپور وغیرہ رہنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھ سے محبت چاہتے ہو تو "رحمۃ اللعالمین" جو قاضی محمد سلیمان نے لکھی ہے پڑھا کرو۔

۲۰۔ اَلدَّاءُ وَالدَّوَاء ص ۱۶۳ (نواب صدیق الحسن بھوپالوی): جو شخص سورۃ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھ کر حضرت پر درود بھیجے گا۔ وہ حضرت ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔ صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت ﷺ کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے۔

۲۱۔ الشمامۃ العنبریہ ص ۵۰ (نواب صدیق الحسن بھوپالوی): آپ پس پشت سے ویسے ہی دیکھتے تھے جیسے سامنے سے اور رات و تاریکی میں مثل دن کے دیکھتے۔ (ص ۔۵۲)۔ آپ زندہ ہیں، اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔ اندر اس کے اذان و اقامت کے ساتھ آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو صلوٰۃ مسلمین آپکو پہنچاتا ہے۔ اعمال امت کے آپ پر عرض کئے جاتے ہیں۔ آپ امت کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا اور جس کو آپ خواب میں حکم کریں اس پر امتثال امر واجب ہے۔

۲۲۔ کتاب التوحید ص ۲۰۲ (محمد بن عبدالوہاب نجدی): اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ عالم برزخ میں ہیں اور امت کے اعمال میں سے صرف درود و سلام ہی آنحضرت

ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ ارواح ثلاثہ ص۲۷۲ (اشرف علی تھانوی): مولانا محمد قاسم نانوتوی نے فرمایا کہ بھائی عبداللہ شاہ! میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہاں کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۴۔ صدیق الحسن بھوپالوی:۔

ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت میں
چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان وایماں ہے
رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پر قربان ہوں
کہ صبح فیض اسی شامل ہدایت سے نمایاں ہے

۲۵۔ صراطِ مستقیم ص۲۶۹ (اسماعیل دہلوی): اس کے سالک کو چاہیے کہ انبیاء اور اولیاء بلکہ تمام مومنین کے حقوق اور تعظیم کے ادا کرنے میں نہایت کوشش کرے کہ وہ اس کے واسطے سفارش اور کوشش کریں اور انبیاء اوز اولیاء کی سعی اور سفارش تو نہایت ظاہر ہے لیکن ہر مومن کی سعی ''دعا خیر'' ہے۔

۲۶۔ جیسے منقول ہے حضرت یوسف علی نبینا علیہ السلام جب زلیخا کے ساتھ خلوت میں تنہا ہوئے اور اس عاشقہ تباہ حال نے حصول وصال میں طمع کیا تو اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی ''صورت'' دانتوں میں انگلی لئے ہوئے یوسف علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوئی اور اس معاملہ کے درہم برہم ہو جانے کا سبب بن گئی۔ (صراط مستقیم۔اردو۔ص۲۸۶)

۲۷۔ ہدیۃ المہدی ص۴۶ (اردو) نواب وحید الزماں وہابی: ''میں نے اپنے امام حسین بن علی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور میں ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے (حضرت علیؓ نے) حضور کی حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رَاَیْتُ مُوْسٰی یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ. یعنی ''میں نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔''

۲۸۔ نشر الطیب ص۱۹۲: صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت تب آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔ پس رسالت آپ کی باعث بقاء دامن سب عالموں کا ہے اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپ کی رسالت سے نفع یاب ہیں۔ پس آپ کی شان کیسی عظیم ہے کہ

جس طرح توحید پر تمام عالم گواہ ہے اسی طرح آپ کی رسالت پر تمام عالم گواہ ہے۔

۲۹۔ بہشتی زیور حصہ دوم ص ۷۵: دونوں وقت یعنی صبح وشام ہمارے نامہ اعمال حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جو شخص نیکی کرتا ہے اور آپ کی رغبت دلائی ہوئی عبادت بجالاتا ہے۔ اس سے آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ کی خوشنودی اور رضا مندی سے دونوں جہاں میں رحمت اور چین میسر ہوتا ہے۔ فان من جودک الدنیا و ضرتها. ومن علومک علم اللوح و القلم

یعنی آپ کی سخاوت اور بخشش میں تو دنیا اور اس کی مقابل یعنی آخرت موجود ہے اور آپ کے علوم میں لوح محفوظ یعنی جس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، وہ لکھا ہے اس کا علم موجود ہے۔

۳۰۔ جمال الاولیاء ص ۱۹ (اشرف علی تھانوی): (اولیاء اللہ کی) انہی کرامتوں کی وجہ سے یہ کیفیت ہے کہ ''گویا حضور ﷺ اپنی امت کے درمیان تشریف فرما ہیں اور لوگ وصال کے بعد حضور ﷺ کے معجزات کا ایسا مشاہدہ کررہے ہیں جیسا کہ حیات شریفہ میں کرتے تھے۔ تاکہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان کے ایمان میں ترقی وقوت ہو اور جو لوگ ایمان سے مشرف نہیں ہوئے ان میں سے جسے چاہیں اللہ تعالیٰ ہدایت بخش دیں۔''

۳۱۔ مسئلہ حیات، حیات انبیاء علیہ السلام میں حضرت مولانا حسین احمدؒ، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور بعض دوسرے اکابر دیوبند کی بھی تقریباً وہی رائے تھی جو مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کی تھی۔ (یعنی حیات النبی ﷺ) (مسئلہ حیات النبی۔ ص۔ ۵۰۔ مولوی اسماعیل دہلوی)

# صلوٰۃ وسلام بارگاہِ نبوی ﷺ میں پہنچنا

وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ. ''اور برابر نہیں زندے اور مردے۔'' (فاطر۔۲۲)

تو نصِ قرآن کے مطابق امر سماعت میں مردہ زندہ سے زیادہ کمزور ہے۔ ہاں نبی اکرم ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں جبکہ انہیں ''صلوٰۃ وسلام'' کی نیت (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ) سے پکارا جائے تو یہ امر جائز ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے موکل فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے جو مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتا ہے۔'' (ہدیۃ المہدی ص ۵۲)

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن دُرود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں جو بندہ دُرود پڑھتا ہے خواہ وہ کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ عرض کیا گیا ، کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ. ص ۷۱، جلاء الافہام مترجم قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

۲۔ ابو ہریرہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص میری قبر کے پاس دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو مجھے پہنچا دیتا ہے اور (دُرود کا پڑھنا) اس شخص کے دنیا و آخرت کے کام کو کفایت دیتا ہے اور قیامت کے دن میں اس کا شہید (گواہ) و شفیع ہوں گا۔ (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ. ص ۲۷)

۳۔ عبد اللہ بن مسعود کی ایک حدیث نسائی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' کچھ فرشتے ایسے ہیں جو پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچا دیتے ہیں۔ (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ. ص ۳۹)

۴۔ ابو ہریرہ: نبی ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (یعنی ان میں نوافل وغیرہ پڑھا کرو) اور میری قبر کو عید نہ بناؤ (یعنی میلہ و عرس اس پر نہ کرو) اور مجھ پر دُرود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھے پہنچتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو۔'' (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ. ص ۳۳، عبد الغفور اثری)

۵۔ ابو دردا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے روز درور بکثرت پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے (حاضری کا دن) فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اس کا دُرود میرے سامنے کر دیا جاتا ہے۔'' (ص ۵۴)

۶۔ ابو امامہ: نبی ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ ہر جمعہ امت کا

درود میرے سامنے کیا جاتا ہے۔ (ص ۵۴، ۲۹۱)

۷۔ حضرت انس: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' (ص۔۵۵)

۸۔ حسن بن علی کی حدیث: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''نوافل گھروں میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بنا رکھو۔ میرے گھر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے رہا کرو۔ تم جہاں کہیں ہو گے تمہارا سلام وصلوٰۃ میرے پاس پہنچتا رہے گا۔ حضرت حسن سے یہ الفاظ بھی روایت کئے ہیں۔ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو اس لیے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ ص ۵۶، ص ۱۴۵، فردوس شاہ)

○ صحابہؓ کی عادت یہی تھی کہ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر بکثرت درود پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ''اے زید بن وہب تو ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. پڑھ لیا کرو کوئی جمعہ نہ خالی جانے دو۔ (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ ص ۵۵)

۹۔ جب کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے تو اسے ایک فرشتہ لے کر اوپر چڑھتا ہے اور اسے رحمٰن کے حضور لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے میرے بندہ مقبول (محمد ﷺ) کی قبر پر لے جاؤ تاکہ آپ ﷺ درود خواں کے لیے بخشش کریں اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ (الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ ص ۶۸)

۱۰۔ عبداللہ بن مسعود: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم مجھ پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جو جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے مگر یہ کہ اس کا درود میرے سامنے کیا جاتا ہے۔ (ص ۲۹۱)

۱۱۔ ابوقرصافہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بستر پر لیٹ کر سورۃ ملک پڑھے اور تحیت وسلام بھیجے۔ تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو محمد ﷺ کی خدمت میں آتے ہیں اور کہتے ہیں یا محمد ﷺ فلاں بن فلاں آپ ﷺ کو (السلام ورحمۃ اللہ) عرض کرتا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

وَعَلٰی فُلَانٍ مِنِّی السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. (ص ۳۰۹)

○ درود شریف گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

○ درود شریف بندہ کے رنج وغم میں اللہ تعالیٰ کے کفایت کرنے کا سبب ہے۔

○ درود شریف قضائے حاجات کا وسیلہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو جواب دیتے ہیں۔'' (جلاء الافہام ص ۳۱۳) مترجم قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

○ درود خوانی ذریعہ ہے اس امر کا کہ درود خواں کا نام وذکر نبی ﷺ کے حضور میں کیا جائے اور

اہل ایمان کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ اس دربارِ عالی میں اس کا نام لیا جائے۔

(الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ: ص ۳۲۲، قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

○ آپ ﷺ نے فرمایا "تم جہاں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہاری صلوٰۃ مجھے پہنچتی ہے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ حسن المسلم۔ ص۔۲۰۰۔ مترجم وہابی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جمعہ کے روز جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (زاد السعید ص۔۵۔۳۔ اشرف علی تھانوی) (۱۳) ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے بہت سے فرشتے اسی کام کے ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری امت میں سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں۔" (زاد السعید۔ ص۵)

۱۳۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ کے۔

(زاد السعید ص ۱۹/۷، الصلوٰۃ والسلام ص ۱۹)

○ شفاء میں ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتہ اس درود کو لے کر مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلانا ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے۔

(زاد السعید ص۔۷، الصلوٰۃ والسلام۔ ص۔۱۹، فردوس شاہ)

○ آپ ﷺ کے نام مبارک سے پہلے "سیدنا" بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ (زاد السعید ص ۲۰)

○ مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی لکھتے ہیں۔ صلوٰۃ وسلام کے ساتھ۔ "یارسول ویا حبیب" نداء کے الفاظ سے پکارنا اس خیال سے کہ صلوٰۃ وسلام آنحضرت ﷺ کو فرشتوں کے ذریعے پہنچا دیا جاتا ہے اور آپ تک ہماری نداء اور خطاب پہنچ جاتا ہے۔ جائز اور درست ہے۔ فرشتہ تمام مخلوق کے صلوٰۃ وسلام سن کر حضرت نبوی ﷺ میں عرض کر دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ جواب دیتے ہیں۔

(یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے۔ ص ۵۸، مفتی شبیر احمد دیوبندی)

○ سونے کے وقت کچھ درود شریف پڑھنا چاہیے۔ درود اور سلام کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو پہنچتا ہے تو آپ خود جواب "وعلیک السلام" فرماتے ہیں۔ اس ذریعہ سے آپ ﷺ کا سلام ہم گنہگاروں کو نصیب ہو جاتا ہے۔ گویا کہ بڑی بھاری برکت بھی حاصل ہوئی اور ہمکلامی کا شرف بھی نصیب ہوا۔ (الصلوٰۃ والسلام۔ ص۔۱۴۰، فردوس شاہ)

○ آنحضرت ﷺ کو خصوصیت سے یہ شرف اور بزرگی حاصل ہے کہ جو شخص آپ پر دُرود اور سلام پڑھتا ہے آپ ﷺ کو اس کی خبر پہنچ جاتی ہے۔ قبر شریف پر دُرود اور سلام آپ خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھنے والوں کا دُرود اور سلام آپ کو فرشتے پہنچاتے ہیں اور جو شخص جہاں بھی دُرود و سلام پڑھتا ہے آپ اس کو خود سنتے ہیں۔ (الصلوٰۃ والسلام۔ص ۱۴۲، فردوس شاہ)

○ ابوہریرہ: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان مجھ پر سلام پڑھتا ہے میرا اللہ میری روح مجھے واپس دیتا ہے تو میں اسے وعلیک السلام کہتا ہوں۔ اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔ سنت الٰہی یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روح موت چکھنے کے بعد واپس کردی جاتی ہے اور وہ زندہ ہوتے ہیں۔ (الصلوٰۃ والسلام۔ص۔۱۴۳، فردوس شاہ)

○ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھے گا میں اُسے سن لوں گا اور جو شخص دور سے پڑھے گا وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔ (الصلوٰۃ والسلام۔ص۔۱۴۴، فردوس شاہ)

○ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ساری زمین پر سیر کرتے رہتے ہیں جو مجھ کو میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (یہ حدیث صحیح ہے علی شرط البخاری) (الصلوٰۃ والسلام۔ص ۱۴۴، فضائل دُرود شریف ص۔۱۸، زکریا صاحب)

○ صحیح حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''قبر شریف پر حاضر ہونے والے کا دُرود اور سلام میں خود سن لوں گا اور دور سے پڑھنے والے کا دُرود و سلام مجھ کو فرشتے پہنچانے والے مقرر ہیں۔''
(فضائل درود۔ص ۱۸) (الصلوٰۃ والسلام۔ص ۱۴۷، فردوس شاہ)

○ حضور ﷺ کا ارشاد: اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرما رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ پس جو شخص مجھ پر قیامت تک دُرود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے ماں باپ کا نام لے کر دُرود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر دُرود بھیجا ہے۔ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ کی امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں دُرود ملتا ہے اس کو حضور ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ (فضائل دُرود شریف۔ص۔۲۰)

○ ''صاحب مظاہر حق'' اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا دُرود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا دُرود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ (فضائل دُرود شریف۔ص ۲۱)

○ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی ﷺ کا ذکر ''خوبیوں'' کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل اور

زبان سے حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر۔ اس لیے کہ تیرا درود حضور اقدس ﷺ کے پاس حضور ﷺ کی قبر اطہر پر پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

○ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مٹی پر انبیاء کے جسم حرام فرما دیئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کی قبر پر فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں جو آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہیں چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا۔ معلوم ہوا کہ کلیم اللہ کا جسم قبر میں تھا اور روح آسمان پر تھی اور روح کا جسم یعنی بدن سے ایک قسم کا تعلق و اتصال تھا کہ آپ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے دیتے تھے۔ (کتاب الروح ص ٦٩)

○ (غسل کے وقت) حضرت علیؓ آپ ﷺ کے بدن کو دھوتے تھے اور آپ ﷺ کے ننگے بدن پر ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ غسل دیتے وقت حضرت علیؓ کہتے تھے ''میرا ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، آپ زندگی اور وفات کے بعد کتنے صاف ستھرے اور پاکیزہ ہیں؟'' چنانچہ آپ ﷺ کے جسم پر کسی طرح کی آلائش کا نام و نشان نہیں تھا۔'' ایک جماعت کی صورت میں کسی نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ (مختصر سیرۃ الرسول۔ص ٤٧٧)

○ (وصال مبارک پر) سیدنا صدیق اکبرؓ نے جھک کر آپ ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ''میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ اپنی مبارک زندگی میں بھی صاف ستھرے تھے اور وفات کے بعد بھی صاف ستھرے ہیں۔ جس خدا کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دو دفعہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔'' (مختصر سیرۃ الرسول۔ص ٤٧٧۔شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی)

☆ کلمہ طیبہ میں ''ہیں'' کے لفظ سے ''حیاۃ پیغمبر'' پر استدلال درست نہیں ہے۔''

(حقائق محمدی۔ص۔٦۔عبدالغفور اثری)

تبصرہ جمالی مبلغ: عبدالغفور اثری صاحب نے کلمہ طیبہ کے ترجمہ پر اعتراض کیا ہے کہ کلمہ طیبہ میں ''ہیں'' کے لفظ پر حیات پیغمبر پر استدلال درست نہیں ہے لیکن اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے کلمہ طیبہ کے بارے میں جو فرامین ہیں وہ اس بات پر شاہد ہیں کہ سرورِ انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ حیات النبی ہیں اور فلسفہ کلمہ طیبہ بھی یہی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کو ملایا جائے نہ کہ اُن میں فرق ڈالا جائے۔

## فلسفہ کلمہ طیبہ یعنی اللہ، رسول ﷺ کو ملانا

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّھَا۝

ترجمہ: ''کلمہ طیبہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی ذات کا درخت ہو جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوئی ہوں اور جس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہوں اور جو ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پھل پر پھل لائے چلا جاتا ہے۔'' کلمہ طیبہ کا نام ہے ''کلمہ توحید'' اس کے دو جز ہیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ۔

''لا الہ الا اللہ'' میں توحید کا اور ''محمد رسول اللہ'' میں رسالت کا بیان ہے۔ توحید و رسالت وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر اسلام کی ساری عمارت قائم ہے۔ کلمہ طیبہ کے چند الفاظ ہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ان الفاظ کو زبان سے ادا کرتے ہی ''انسان'' کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔ پہلے کافر تھا تو اب مسلمان ہو گیا، پہلے ناپاک تھا تو اب پاک ہو گیا ہے، پہلے خدا کا مغضوب و محتوب تھا تو اب مقبول و محبوب ہو گیا، پہلے دوزخی تھا اب جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے گئے۔ کلمہ طیبہ کا جز اول جو توحید اور اللہ کی الوہیت اور معبودیت کے مضمون پر مشتمل ہے۔ بمنزلہ ''دعویٰ'' کے ہے جسے تسلیم کرنے کے لیے ہر انسان دلیل کا محتاج تھا۔ وہی دلیل کلمہ طیبہ کا جزو ثانی ''محمد الرسول اللہ'' ہے جتنا بڑا دعویٰ ہو گا۔ دلیل بھی اتنی ہی باعظمت ہو گی کیونکہ خدا کی ذات ہر نقص سے پاک ہے۔ لہٰذا اس کی دلیل محمد رسول اللہ ﷺ بھی ہر عیب سے پاک ہے۔''

''بلاشبہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کے منتخب نبی اور پسندیدہ رسول

ہیں۔ آپ خاتم الانبیاء، امام الاتقیاء، سید المرسلین اور پروردگارِ عالم کے محبوب ہیں۔ آپ جن وانس اور پوری کائنات کی طرف حق وصداقت، رشد وہدیت اور نور وضیا کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے۔
(الجامع الفرید۔ص ۱۰۹) (محمد بن عبدالوہاب نجدی)

○ جو لوگ وسیلہ نبوت کا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر نعمت رب سے بلاواسطہ لو وہ درحقیقت حضور ﷺ کی رسالت کے منکر ہیں اور کلمہ طیبہ کی دوسری جز محمد رسول اللہ ﷺ کے منکر ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:۔

اِنَّ الَّذِینَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ نَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۙ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ (النساء۔۱۵۱۔۱۵۰)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور کفر وایمان کے درمیان ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب پکے کافر ہیں۔ اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

"جو لوگ خدا سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور خدا اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔ اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں۔ وہ بلاشبہ کافر ہیں۔" (کشف الشبہات، ص ۳۴) (محمد بن عبدالوہاب نجدی)

النساء۔۱۵۰: اس آیت نے بتایا کہ اللہ ورسول کو ملانا ایمان بلکہ جان ایمان ہے اور اللہ سے رسول کو الگ سمجھنا کفر بلکہ کفر کی جان ہے۔ نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے۔ رب نے کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام ملایا ہے۔ (نور العرفان)

علماء کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک حکم کی تکذیب کرتے ہیں اور دوسرے حکم کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے اور وہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔" (کشف الشبہات۔ص ۳۴)

کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء نے (یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ) نے ہمیں خدا اور رسول کو ملانے کا درس دیا ہے کیونکہ توحید ورسالت یعنی خدا ومصطفےٰ ﷺ اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ دونوں میں سے کسی کو بھی کسی بھی وقت اگر جدا کیا جائے تو ایمان جاتا رہے گا۔

خدا نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے ساتھ ملایا ہے اور حضور ﷺ کو خدا سے ملانا عین ایمان ہے اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ میں تفریق کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ اللہ نے سورۃ النساء (آیت ۔۱۵۰۔۱۵۱) میں وضاحت فرمائی ہوئی ہے۔

○ خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہوا ہے:۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ. "بے شک اللہ قوی و عزیز ہے۔" اور اپنے محبوب کے بارے میں فرمایا "البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہارے نفسوں سے ایک شاندار رسول آیا جو عزیز ہے۔" (القرآن)

خدا نے اپنے متعلق فرمایا: یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ. "اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے "رب کریم" سے دھوکے میں ڈال دیا۔"

اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں فرمایا: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ. "بے شک یہ رسول کریم ﷺ کی بات ہے۔"

○ خدا نے اپنے متعلق فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ رؤف الرحیم ہے۔"

اپنے محبوب کے متعلق فرمایا: حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ. "وہ رسول اللہ ﷺ تم پر حریص اور مومنوں کے ساتھ رؤف رحیم ہے۔"

نوٹ: تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے ہماری کتاب "عظمت حبیب اللہ ﷺ، خلیل اللہ علیہ السلام"

○ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ ............ الخ

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "آدم علیہ السلام نے کہا بحق محمد ان تغفر لی" اے اللہ مجھے حضرت محمد ﷺ کے طفیل بخش دے۔ اللہ فرماتا ہے "اے آدم! تو نے حضرت محمد ﷺ کو کیسے پہچانا۔ آدم علیہ السلام نے کہا "اے اللہ جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر روح پھونکی تو میں نے آنکھ کھول کر عرش پر لکھا دیکھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ. اس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ تیرے ہاں تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں کہ ان کے اسم گرامی کے ساتھ تیرا نام لکھا ہوا ہے۔ اللہ نے فرمایا "ہاں ایسے ہی ہے۔" (تفسیر روح البیان)

○ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج

"تم (یا رسول اللہ ﷺ) فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔" (الانفال۔۱)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔" (ب۔م)

○ النساء (۶۴): وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

"اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔"

○ آل عمران (۱۳۲): وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

"اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

○ النساء (۵۹): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکام ہیں اُن کی بھی پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اس معاملے کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔"

○ محمد (۳۳): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔"

○ التوبہ (۷۴): وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

"انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔"

○ الانفال (۴۶): وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ۚ

"اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑا کرو۔ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

○ احزاب (۲۱): لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

"بیشک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ اس کے لیے جو اللہ اور قیامت

کے ہونے کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔"

○ النساء (۸۰): مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔

"جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

○ الانفال (۲۰): یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۔

"اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نہ روگردانی کرو اس سے حالانکہ تم سن رہے ہو۔"

○ الفتح (۱۷): وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ج

"اور جو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ اُس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔"

## "اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی"

○ الاحزاب (۳۶): وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ○

"اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ بے شک وہ کھلی گمراہی میں پڑا۔"

○ المجادلہ (۲۰): اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ○

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جھگڑا کرتے ہیں وہی ذلیلوں میں ہیں۔"

○ الانفال (۱۳): وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

"جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

○ التوبہ (۶۲): وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○

"اور اللہ اور رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔"

○ التوبہ (۸۰): ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط

"یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے منکر ہوئے۔"

○ جن (۲۳): وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ○

"اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا بیشک اسی کے لیے دوزخ کی آگ

ہیں۔آپ خاتم الانبیاء، امام الاتقیاء، سید المرسلین اور پروردگارِ عالم کے محبوب ہیں۔آپ جن وانس اور پوری کائنات کی طرف حق وصداقت، رشد وہدیت اور نور وضیا کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے۔

(الجامع الفرید۔ص ۱۰۹) (محمد بن عبدالوہاب نجدی)

○ جو لوگ وسیلہ نبوت کا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر نعمت رب سے بلاواسطہ لو وہ درحقیقت حضور ﷺ کی رسالت کے منکر ہیں اور کلمہ طیبہ کی دوسری جز محمد رسول اللہ ﷺ کے منکر ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِا اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ○ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○ (النساء۔۱۵۱۔۱۵۰)

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور کفر وایمان کے درمیان ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب پکے کافر ہیں۔اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

”جو لوگ خدا سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور خدا اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں۔وہ بلاشبہ کافر ہیں۔“ (کشف الشبہات، ص ۳۴) (محمد بن عبدالوہاب نجدی)

**النساء۔۱۵۰**: اس آیت نے بتایا کہ اللہ و رسول کو ملانا ایمان بلکہ جان ایمان ہے اور اللہ سے رسول کو الگ سمجھنا کفر بلکہ کفر کی جان ہے۔نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے۔رب نے کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام ملایا ہے۔ (نور العرفان)

علماء کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک حکم کی تکذیب کرتے ہیں اور دوسرے حکم کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے اور وہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔“ (کشف الشبہات۔ص ۳۴)

کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء نے (یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ) نے ہمیں خدا اور رسول کو ملانے کا درس دیا ہے کیونکہ توحید و رسالت یعنی خدا و مصطفےٰ ﷺ اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ دونوں میں سے کسی کو بھی کسی بھی وقت اگر جدا کیا جائے تو ایمان جاتا رہے گا۔

خدا نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے ساتھ ملایا ہے اور حضور ﷺ کو خدا سے ملانا عین ایمان ہے اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ میں تفریق کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ اللہ نے سورۃ النساء (آیت۔۱۵۰۔۱۵۱) میں وضاحت فرمائی ہوئی ہے۔

○ خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہوا ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ "بے شک اللہ قوی وعزیز ہے۔" اور اپنے محبوب کے بارے میں فرمایا "البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہارے نفسوں سے ایک شاندار رسول آیا جو عزیز ہے۔" (القرآن)

خدا نے اپنے متعلق فرمایا: یٰۤاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ۔ "اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے "رب کریم" سے دھوکے میں ڈال دیا۔"

اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں فرمایا: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ۔ "بے شک یہ رسول کریم ﷺ کی بات ہے۔"

○ خدا نے اپنے متعلق فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ رؤف الرحیم ہے۔"

اپنے محبوب کے متعلق فرمایا: حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ۔ "وہ رسول اللہ ﷺ تم پر حریص اور مومنوں کے ساتھ رؤف رحیم ہے۔"

نوٹ: تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے ہماری کتاب "عظمت حبیب اللہ ﷺ، خلیل اللہ علیہ السلام"

○ فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ۔ ..........الخ○

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "آدم علیہ السلام نے کہا بحق محمد ان تغفرلی" اے اللہ مجھے حضرت محمد ﷺ کے طفیل بخش دے۔ اللہ فرماتا ہے "اے آدم! تو نے حضرت محمد ﷺ کو کیسے پہچانا۔ آدم علیہ السلام نے کہا "اے اللہ جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر روح پھونکی تو میں نے آنکھ کھول کر عرش پر لکھا دیکھا: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہ۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ تیرے ہاں تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں کہ ان کے اسم گرامی کے ساتھ تیرا نام لکھا ہوا ہے۔ اللہ نے فرمایا "ہاں ایسے ہی ہے۔" (تفسیر روح البیان)

○ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ج۔

"تم (یارسول اللہ ﷺ) فرماؤ غنیموں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔" (الانفال۔۱)

**اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔'' (ب۔م)

○ النساء (۶۴): وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط

''اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔''

○ آل عمران (۱۳۲): وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

''اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

○ النساء (۵۹): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکام ہیں اُن کی بھی پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اس معاملے کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔''

○ محمد (۳۳): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔''

○ التوبہ (۷۴): وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج

''انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔''

○ الانفال (۴۶): وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ ج

''اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑا کرو۔ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

○ احزاب (۲۱): لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا.

''بیشک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ اس کے لیے جو اللہ اور قیامت

کے ہونے کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔"

○ النساء (۸۰): مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہِ.

"جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

○ الانفال (۲۰): یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ.

"اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نہ روگردانی کرو اس سے حالانکہ تم سن رہے ہو۔"

○ الفتح (۱۷): وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ج.

"اور جو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ اُس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔"

## "اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی"

○ الاحزاب (۳۶): وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیْنًا○

"اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ بے شک وہ کھلی گمراہی میں پڑا۔"

○ المجادلہ (۲۰): اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِیْ الاَذَلِّیْنَ○

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جھگڑا کرتے ہیں وہی ذلیلوں میں ہیں۔"

○ الانفال (۱۳): وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہِ شَدِیْدُ الْعِقَاب○

"جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

○ التوبہ (۶۲): وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْن○

"اور اللہ اور رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔"

○ التوبہ (۸۰): ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط.

"یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے منکر ہوئے۔"

○ جن (۲۳): وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا○

"اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا بیشک اسی کے لیے دوزخ کی آگ

ہے۔ایسے لوگ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔“

○ الاحزاب (۷۱): وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا○

”اور جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا بیشک اسی نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

○ آل عمران (۳۲): قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ ج فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ○

”تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔“

○ الاعراف (۱۵۸): فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ○

”پس ایمان لاؤ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ پر اسی کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔“

○ وَمَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَعِیۡرًا○ (الفتح ۱۳)

”اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اُس کے رسول پر بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔“ (کنز الایمان)

## محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

○ مسلم (اردو): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہؓ کی لونڈی سے پوچھا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، میں کون ہوں؟ اس نے کہا ”آپ اللہ کے رسول ہیں“۔ آپ نے فرمایا ”اس کو آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔“

○ مسلم (ج۔۳۔۷۷۳): عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ (آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس انگوٹھی کا نقش ”محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ تھا۔

فائدہ: بخاری میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سطر میں ”رسول“ دوسری سطر میں اور ”اللہ“ تیسری سطر میں۔ (مسلم۔ج۔۳۔۲۶۸) (عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی)

مسلم (ج۔۳۔۷۷۴): عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ”محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)“ نقش کھدوایا اور فرمایا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے۔

○ مسلم (ج۔۳۔۷۷۵): حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد الرسول اللہ (ﷺ)'' کے لفظ نقش کروائے اور لوگوں سے ارشاد فرمایا'' کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ''محمد الرسول اللہ (ﷺ)'' نقش کر دیا ہے۔ لٰہذا کوئی شخص اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کو کندہ نہ کرے۔''

○ مسلم (ج۔۱۔ص ۱۲۵): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' ایمان کا مزا چکھا اس نے جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر۔''

صحیح مسلم: ''تم میں سے جو شخص کامل مکمل، بہت اچھی طرح وضو کرے پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس سے چاہے چلا جائے۔'' (تفسیر ابن کثیر زیر آیت ۷۴ سورۃ زمر)

○ بخاری (ج۔۱۔۸۴): سیدہ عائشہؓ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' میت سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے۔ مومن کہے گا'' یہ محمد ﷺ ہیں جو اللہ کے رسول ہیں۔'' جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ اس کو ہم نے قبول کیا اور آپ کی تابعداری کی۔ یہ ''محمد'' ﷺ ہیں۔ تین بار ایسا کہے گا۔ پھر اُسے کہا جائے گا آرام سے سو جا ہم پہلے ہی جانتے تھے تو ان پر یقین رکھتا ہے۔''

بخاری (۔ج۔۱۔۶): عبداللہ بن عباسؓ: (رسول اللہ ﷺ) نے جو خط ہرقل کو لکھا تھا اس میں یہ عبارت تھی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ. اللہ کے عبد اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے۔''

○ بخاری (ج۔۱۔۱۲۹): حضرت انسؓ نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو جو آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں سوار تھے۔ فرمایا'' اے معاذ بن جبل! انہوں نے کہا لبیک یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور ''محمد رسول اللہ'' کی رسالت کی صدقِ قلب سے گواہی دے مگر اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔'' (یعنی جو کہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلَ اللّٰہِ اصل الفاظ حدیث۔)

○ بخاری (ج۔۱۔۵۱۷): حضرت عمر فاروقؓ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوئے۔''

○ براء بن عازبؓ: فَقَالَ اَنَا وَاللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُاللّٰہِ وَ اَنَا وَاللّٰہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ.

آپ ﷺ نے فرمایا "بخدا میں محمد بن عبداللہ ہوں اور بخدا میں اللہ کا رسول ہوں۔" (بخاری ج۔۱۔۴۔۲۹۷)

○ جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ط

۳۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو طاقت پر قوت اور برکت پر معرفت دے گا۔"

(الداء والداء۔ ص ۱۷۱) (نواب سید صدیق الحسن خان بھوپالوی)

○ اعلیٰ حضرت ؒ فرماتے ہیں: اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دوسرے پر لکھا ہوگا مُحَمَّدُ رَّسُوْلَ اللّٰہَ ۔ اور بحمہ تعالیٰ ہر مذہب پر ہمیشہ فتح و نصرت وظفر حاصل ہوئی۔ رب تعالیٰ نے روح اقدس ﷺ سے تائید فرمائی۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج۔۱۔ ص ا۔ ظفر الدین بہاری)

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلَ اللّٰہِ اَیَدْتُّہٗ بِعَلِیِّ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جن کی علی علیہ السلام کے ذریعے مدد فرمائی ہے میں نے۔" (الشفاء۔ اردو۔ ص ۲۶۴)

○ عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے۔ "کہ بتاؤ میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا: کہ آپ "اللہ کے رسول" ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر الانعام۔ ۱۲۴)

○ بخاری (ج۔۲۔۱۱۷۲): عائشہ صدیقہ زوجہ نبی اکرم ﷺ نے کہا "ابو بکرؓ اپنے گھوڑے پر سوار اپنے گھر سے جو سخ میں تھا، تشریف لائے اور سواری سے اُتر کر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں سے کوئی بات نہ کی۔ حتیٰ کہ ام المومنین عائشہؓ کے پاس گئے اور نبی کریم ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو یمنی لکیر دار چادر سے ڈھانپا گیا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے کپڑا اُٹھایا۔ پھر آپ پر جھکے اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو بوسہ دیا۔ پھر رو پڑے اور کہا "یا نبی اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک دفعہ موت جو آپ کے مقدر تھی وہ ہو چکی......ابو بکرؓ نے کہا:

اَمَّا بَعْدُ تم میں سے جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو جناب محمد ﷺ وصال فرما گئے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اس کو موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ۔ "محمد ﷺ نہیں مگر اللہ کا رسول ہے"۔.........

اللہ کی قسم! گویا کہ لوگ پہلے جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے حتیٰ کہ ابو بکرؓ نے اس کو پڑھا۔ ان سے لوگوں نے یہ آیت سیکھی اور کسی شخص کو نہ سنا گیا مگر وہ یہ آیت پڑھتا تھا۔

بخاری (ج۔۳۔۲۲۵۱): مسلمان (سیدنا ابو بکرؓ) نے کہا "قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو ساری دنیا پر فضیلت دی۔"

(۱) الوفاء باحوال المصطفیٰ (ابن جوزی) باب اول (مترجم): رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ایجاد فرمایا تو عرش کے پائے پر "محمد رسول اللہ خاتم الانبیا" لکھا اور جنت کو پیدا فرمایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں پر اور اہل جنت کے خیموں اور قبروں پر لکھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام کے روح و جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا۔ پس جب اُن کے روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تب انہوں نے عرش معظم کی طرف نگاہ اُٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا انہوں نے بارگاہ الٰہی میں میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی اور وسیلہ بنایا۔"

(۲) عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے سر آسمان کی طرف اُٹھا کر عرض کیا۔ اے پروردگار! "محمد ﷺ کے حق کا صدقہ مجھے بخش دے" تو اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ محمد ﷺ کیا ہیں اور کون ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی۔ اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل کیا۔ میں نے تیرے عرش کی طرف سر اُٹھایا اور اس پر یہ لکھا ہوا پایا۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ". تو میں نے جان لیا کہ وہ تیرے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ عزت و کرامت والے ہیں کیونکہ تو نے ان کے نام نامی کو اپنے اسم گرامی کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ نے فرمایا "ہاں میں نے تمہیں بخش دیا۔" (الوفاء) (مدارج النبوت ج۔۲۔ص۳۔مترجم)

(۳) سعید بن جبیر نے فرمایا کے آدم علیہ السلام نے فرمایا "جب رب کریم نے میرے اندر روح پھونکی اور وہ ابھی میرے قدموں تک نہیں پہنچی تھی کہ میں اُٹھ بیٹھا۔ عرش الٰہی مجھ پر منکشف ہوا۔ میں نے اس میں "محمد رسول اللہ" دیکھا۔ اللہ کے ہاں سب سے مکرم و محترم وہی ذاتِ اقدس ہیں۔

(۴) حضرت عبداللہ عباس سے مروی ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔ کہ اگر محمد ﷺ موجود نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا۔ تحقیق میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ میری ہبت و جلالت سے لرزنے لگا۔ میں نے اس پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا تو اس کو سکون و قرار آ گیا۔ (الوفاء)

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہ. (ابوداود۔ج۔۳۔۱۳۲۳)

۶۔ فرشتوں کے اس قول پر کہ تو اس شخص کے بارے میں جو تم میں بھیجا گیا تھا کیا کہتا ہے؟ مومن

جواب دیتا ہے'' کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اُسی کے رسول ہیں۔'' (کتاب الروح ص ۱۱۲۔ اردو)

آل عمران (۸۱): وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ......

اور یاد کرو جب اللہ نے انبیاء سے ان کا عہد لیا۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی اطاعت کرنا۔'' حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ''اللہ نے آدم علیہ السلام اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید الانبیاء کی نسبت عہد لیا۔ ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ آپ پر ایمان لائیں گے اور وہ ان کی مدد کریں گے۔'' (آل عمران۔ ۸۱۔ تفسیر مظہری)

○ مدارج النبوت (ج۔۲۔ص ۳۔اردو): حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام فکر تو بہ میں حیران تھے۔ اس پریشانی کے علم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ.

○ مدارج النبوت (ج۔۲۔ص ۳۔اردو): جب حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ میثاقِ عرش، ابواب جنت، اس کے پتوں، اس کے قبوں اور اس کے محلوں پر لکھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ. ایک روایت میں ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآء.

○ نزہۃ المجالس بحوالہ تفسیر امام راوی: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید صدیق اکبرؓ کو انگوٹھی دے کر فرمایا۔ اس پر نقاش سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھوالاؤ۔ صدیق اکبرؓ نقاش کو جا کر فرمایا کہ انگوٹھی پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ لکھ دو۔ جب آپ نے انگوٹھی لا کر دربارِ رسالت میں پیش کی تو اس پر لکھا ہوا تھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ ابوبکر صدیق. حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' یہ زیادتی کیسی ہے؟'' صدیق اکبرؓ نے عرض کی ''میری محبت نے پسند نہ کیا کہ رب کے اور آپ کے نام میں جدائی ہو اور اپنا نام تو میں نے نہیں لکھوایا۔'' ادھر جبرائیل امین حاضر ہو کر عرض کرنے لگے ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے کیونکہ صدیق اکبر اس پر راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام خدا کے نام سے جدا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے راضی نہ ہوا کہ صدیق کا نام آپ کے نام سے جدا ہو۔'' (رضائے مصطفےٰ ص ۱۰، جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ)

○ الشفاء (۔ج۔۲۔باب اول): عبد اللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل فرمایا ہے کہ ”حکم ربی یہ ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے جہاد کروں جب تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تصدیق نہ کریں اور اسی کی گواہی نہ دیں۔“

○ الشفاء (۔ج۔۲۔ص ۴۶): اللہ نے فرمایا کہ ”جب میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔ جیسا کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا جاتا ہے۔

○ مجالسۃ النبی (ص ۲۱۔سلطان باہوؒ): ”اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے اور تو نہیں جانتا کہ نفس کیا چیز ہے؟ اور نفس کہاں سے پیدا ہوا؟ جب حضرت آدم علیہ السلام پر علم۔ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ ظاہر ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام کی نظر عرش پر پڑی وہاں کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا دیکھا۔ کلمہ طیبہ کو پڑھا جس سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں آئے اور کہا، اللہ کے نام کے برابر محمد ﷺ کیسا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اے آدم علیہ السلام محمد رسول اللہ ﷺ تمہاری اولاد میں سے خاتم النبیین اور بروز قیامت تمہارے شفیع ہوں گے۔“

## انبیاء اللہ و اولیاء اللہ اور من دون اللہ میں فرق

النساء (۱۱۷): اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝

”یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔“ (کنز الایمان)

یعنی مونث بتوں کو لات عزیٰ منات وغیرہ سب مونث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا ایک بت تھا۔ (مراد آبادی)

اعراف (۲۷): اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

”بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست (ولی) کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔“ (کنز الایمان)

○ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر جاتا ہے۔ (مراد آبادی)

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا ابن الخطاب! چھوڑو اس طرف آؤ۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ کسی راہ میں چلنے والا شیطان تم سے نہیں ملتا مگر وہ راستہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کر لیتا ہے۔ (ب۔ج۔۵۔اردو)

○ ہم شیطان کو ان لوگوں پر مسلط کرتے ہیں اور ان کا ولی و معین مددگار بناتے ہیں جو رسول

اللہ ﷺ اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔" (تفسیر ابن عباس)

○ معلوم ہوا کہ شیطان اولیاء من دون اللہ ہے۔ جہاں ولی من دون اللہ کی برائی ہے وہاں شیطان مراد ہے نہ کہ "اولیاء اللہ"۔ یہ آیت من دون اللہ والی تمام آیات کی تفسیر ہے۔ (نور العرفان)

اعراف (۳۰): اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

"انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔" (کنز الایمان)

○ یعنی ان کی (شیطانوں کی) اطاعت کی ان کے کہنے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا۔ (مراد آبادی)

○ انہوں نے (گمراہوں نے) سوائے خدا تعالیٰ شیطانوں کو بھی معبود بنایا اور اس پر یہ سمجھے اور خیال کیا کہ ہم خاص دین الٰہی پر ہیں۔ (ابن عباس)

○ یہ آیت اولیاء من دون اللہ کی تقسیم ہے۔ اکثر جگہ "ولی من دو اللہ" میں یہی مراد ہے۔ اولیاء اللہ اور اولیاء من دون اللہ میں بڑا فرق ہے۔ اولیاء اللہ برحق اور اولیاء من دون اللہ باطل۔ (نور الفرقان)

ف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہیے کہ اس کو محب سے بیان کیا جائے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْیَا. (یوسف۔ف۸)

الانبیاء (۹۸): اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝

"بے شک تم (اے مشرکو) اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو (تمہارے بت) سب جہنم کے ایندھن ہو۔ تمہیں اس میں جانا ہے۔" (کنز الایمان)

"بلاشبہ تم (اے مشرکین) اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوج رہے ہو سب جہنم میں جھونکے جاؤ گے اور تم سب اسی میں داخل ہو گے۔" "پس اس حکم میں اصنام اور شیاطین ہی داخل رہ گئے۔" (بیان القرآن ص ۶۵۰۔ اشرف علی تھانوی)

○ رسولِ کریم ﷺ ایک روز مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ نضر بن حارث سید عالم ﷺ کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا۔ حضور ﷺ نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

''کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ ابن زبعری نے کہا کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کہنے لگا یہود تو حضرت عزیز کو پوجتے ہیں اور انصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰٓی لا اُوْلٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ. (الانبیاء۔۱۰۱)

''بے شک وہ جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔'' (کنزالایمان)

○ اور بیان فرما دیا کہ حضرت عزیرؑ اور مسیح علیہما السلام وہ ہیں جن کے لیے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ (مراد آبادی) (الانبیاء۔۱۰۱)

جب یہ آیت (۹۸) اُتری تھی تو عبداللہ بن زبعری شاعر نے اعتراض کیا کہ عیسیٰ علیہما السلام اور عزیز علیہ السلام کی بھی لوگ عبادت کرتے تھے۔ ان کو بھی دوزخ میں جانا چاہیے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰٓی لا اُوْلٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ. (الانبیاء۔۱۰۱)

''بے شک وہ جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔'' (کنزالایمان)

''جہنم میں بت اور بت پرست جائیں گے۔'' (تفسیر ابن عباس)

## حیات انبیاء اولیاء اللہ پر اعتراضات کا جواب

☆ مردے کا سننا محال عقلی ہے: رہا نقلی۔ تو ایک مسلمان کے لیے فرمانِ الٰہی سب سے مقدم اور درحقیقت پر مبنی ہے اور قرآن حکیم پر ایمان رکھنے والا اس سے انحراف نہیں کر سکتا۔ قرآن حکیم میں مندرجہ ذیل آیت دو مقاموں پر آئی ہیں۔ (نمل۔۸۰، روم۔۵۲) ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں۔'' اور سورۃ فاطر میں فرمایا:۔ ''اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور (اے نبی ﷺ) آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں۔'' وہ نبی کریم ﷺ تو انہی کو سنا سکتے ہیں جو معقول بات پر کان دھرنے کے لیے تیار ہوں۔

ان تینوں آیات میں ''کافروں اور منکروں'' کو ''بہروں اور مردوں'' کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ تشبیہ اسی چیز کے ساتھ دی جاتی ہے جس میں یہ مشابہت کماحقہٗ موجود ہو۔ پس قرآن حکیم سے

ثابت ہوا کہ مردے مطلق نہیں سنتے۔" (ملخصاً ۱۵۲)(الوضاحت بالقرآن عقیدہ توحید والرسالت ۱۵۱۔۱۵۲، مولوی محمد یوسف)

تبصرہ جمالی مبلغ...... اس سے ثابت ہوا کہ کافر بہرے اور مردے نہیں سنتے۔ اہل سنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ کافر، مردے اور بہرے نہیں سن سکتے بلکہ مومنین زندہ بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ (اپنا ایمان وعقیدہ درست کرنے کے لیے تفصیل علامہ ابن قیم کی کتاب "کتاب الروح" اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "شرح الصدور" میں دیکھیں۔ مولوی نے خود لکھا ہے کہ وہ (نبی ﷺ) تو انہی کو سنا سکتے ہیں جو معقول بات پر کان دھرنے کے لیے تیار ہوں۔" (ص ۱۵۲، الوضاحت)

(۱) وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ (آپ قبر والوں کو سنانے والے نہیں) سے بھی استدلال غلط ہے۔ کیونکہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حق تعالیٰ کی یہ مراد نہیں ہے کہ قبر والے کسی وقت سن ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا" کہ مردہ جنازے میں شریک ہونے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور یہ بھی بتایا کہ بدر کے مقتول آپ کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ نے خطاب کے صیغے کے ساتھ مردوں پر سلام مسنون فرمایا اور بتایا کہ جو مومن ان پر سلام کرتا ہے، وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔" (کتاب الروح)

۲۔ من فی القبور سے مراد کافر ہیں انکے بدن مثل قبر ہیں بطور تشبیع ان کی روحیں مردہ ہیں۔ (تفسیر ابن عباس)

۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ "اب رہا علم وسماع یعنی جاننا اور سننا تو ان حضراتِ اقدس (انبیاء واولیاء) کے لیے اس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ بتصریح علماء کرام یہ بات تمام مردوں کو حاصل ہے، حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز پڑھتے، تلبیہ کہتے، ذکر وتسبیح کرتے ہیں۔" (مدارج النبوت۔ ج ۱۔

○ سماع موتی کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (وہابیوں کے مصدقہ محدث) فرماتے ہیں۔ "امام بیہقیؒ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ تمام حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ قبور کے لیے ادراک وسماع حاصل ہے اور شک نہیں ہے کہ صفتِ سمع عرضی ہے جو حیات کے ساتھ مشروط ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان زندہ ہیں۔ لیکن عام مسلمانوں کی حیات، مرتبہ میں شہداء کی حیات سے کمتر ہے اور انبیاء کرام کی حیاتِ مقدسہ، شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔" (مدارج النبوت۔ ج ۲۔ اردو) ص ۶۸ ۷

○ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ نے وصال مبارک کے بعد فرمایا:

یَا اَبَتَاہُ وَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ ۝ (ماثبت من السنۃ۔ ص۔ ۲۷۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

○ ایک دفعہ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی۔ قاضی عیاض نے فرمایا ''(اے میرے بھتیجے) میری کتاب الشفاء کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ۔''

(الشفاء۔ ج۔۱۔ص ۱۶۔اردو، قاضی عیاض مالکیؒ)

ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا: قاضی عیاضؒ نے اپنی بے نظیر کتاب الشفاء میں صحیح بخاری، صحیح مسلم موطاء، امام مالک جامع ترمذی وغیرہ کتب احادیث سے روایات ذکر کی ہیں۔(سراج المنیر۔ص ۵۴۔ابراہیم میر)

○ مومنین کی حیات مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی بیان فرمایا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ج وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَo (النحل۔۹۷)

جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا نیگ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوئی۔'' (کنزالایمان)

○ یہ ضرور شرط ہے(مومن ہونا) کیونکہ کفار کے اعمال بے کار ہیں۔ عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے۔(مراد آبادیؒ)۔ ''یہ دعویٰ بھی درست اور یقینی ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ اس کی صداقت میں دلائل وشواہد ایک مسلمان کے لیے تو قرآن کریم پر ایمان لانا ہی کافی ہے۔'' (خدا کا اسلامی تصور۔ص۔۲۹۱۔عبدالقادر وارثی)

○ جس کسی نے دنیا میں نیک اعمال کیے اور صرف اللہ کی رضامندی کے لیے نیکیاں کیں اور حق کا اقرار کیا بشرطیکہ وہ مومن ہو، خواہ مرد ہو یا عورت تو ہم اس کی دنیاوی زندگی بھی اچھی طرح گزاریں گے اور عاقبت میں بھی اسی کو بہشت میں ''حیوۃ طیبہ'' پاکیزہ زندگی دیں گے اور برزخ میں بھی جیسا کہ قبر کی زندگی۔'' (ابن عباسؓ)

○ جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہے یا عورت بشرطیکہ مومن ہو تو ہم اس کو پاک بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین، اردو، ص ۴۰۹)

○ اب جبکہ یہ بات ہر ایک مسلمان اور عام مومنین کے بارے میں ثابت ہے تو سید المرسلین صفوۃ المتقین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیفیت کا اندازہ اسلام کے پہنچانے پر ہی کیا موقوف ہے۔ امت کے تمام اعمال بارگاہِ رسالت میں پہنچتے ہیں۔'' (مدارج النبوت۔ج ۲۔ص ۷۶۴)۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں۔ (جمالی مبلغ)

○ وہابیوں کا محدث نواب صدیق بھوپالوی لکھتا ہے شمامۃ العنبر یہ ص ۵۲ پر کہ:۔

''آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اُس کے اذان واقامت کے ساتھ۔''

''پہلی تین آیات کا جواب علامہ ابن قیم نے اس آیت مبارکہ سے دیا ہے:۔

1- حق تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا ......الخ: ''تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ انہیں رب کے پاس روزیاں دی جاتی ہیں اور اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے خوش ہیں اور اپنے پسماندگان سے جو ان سے نہیں ملے ہیں خوش ہیں۔ حالانکہ ان کی روحیں جسموں سے جدا ہو چکی ہیں اور وہ موت کا ذائقہ چکھ چکے۔''

(کتاب الروح۔ ص۔ ۵۔ علامہ ابن قیم)

2- حق تعالیٰ نے فرمایا: وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ......الخ: ''اور صور پھونکا جائے گا پھر تمام آسمان زمین والے مر جائیں گے مگر جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔'' (کتاب الروح۔ ص ۵۸۔ علامہ ابن قیم) کہ جنتی جنت میں موت نہیں چکھیں گے پس انہیں دنیا میں موت آ چکی۔

3- رہا جہنمیوں کا یہ قول کہ اے رب تو نے ہمیں دوبارہ موت دی اور دوبارہ زندگی بخشی۔ اس کی تفسیر ''بقرہ'' والی آیت كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ. میں ہے یعنی تم اللہ کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے پھر اللہ نے تمہیں زندگی دی پھر وہ تمہیں مارے گا اور پھر زندگی دے گا۔'' (کتاب الروح۔ ص۔ ۵۸۔ علامہ ابن قیم)

4- شیخ احمد بن عمرو کا بیان ہے کہ موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقالِ مکانی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ شہید قتل و موت کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور دنیا کے احباب و اقارب سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ پھر جب شہیدوں کی برزخی زندگی ہے تو انبیاء بدرجہ اولیٰ اس کے حق دار ہیں۔ مزید برآں رحمتِ عالم ﷺ سے ثابت ہے کہ زمین انبیاء کے جسم نہیں کھاتی اور یہ بھی کہ شب اسراء میں آپ بیت المقدس میں نبیوں کے اجتماع میں شریک ہوئے اور آسمان میں بھی نبیوں سے ملے۔ خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام سے......ان تمام باتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ ''انبیاء'' برزخی زندگی سے زندہ ہیں۔''

آیاتِ قرآنیہ: اللہ رب العزت فرماتے ہیں:۔

ا۔ ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ادراک نہیں کر سکتے۔'' (البقرہ۔ ۱۵۴)

○ عزیز البیان: یہ حیات شہیدوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ انبیاء و اولیاء بھی زندہ ہیں۔

○ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔''

○ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میرا علم بعد وفات کے مثل اس علم کے ہے جو میری حیات میں تھا۔"
(راحت القلوب، ص ۲۱۱، ترجمہ ضیاء القلوب) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ۲۲۱)

○ مرضِ وفات میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں نے خیبر کے دن جس بکری کا گوشت کھایا تھا اس کا اثر ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں۔ حتیٰ کہ اس وقت وہ مجھ سے منقطع ہو رہی ہے۔" گویا نبی اقدس ﷺ نے شہادت کی وفات پائی۔" (زاد المعاد۔ ص ۶ ۲۷، حصہ سوم ابن قیم)

○ شہداء فی الحقیقت زندگی کے دور میں ہیں جیسا کہ قرآن میں " بَلْ اَحْیَاءٌ " آیا ہے۔"
(محدث۔ ص ۱۱۹۔ جنوری ۱۹۸۵ء)

۲۔ "جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہے یا عورت بشرطیکہ مومن ہو۔ تو ہم اس کو پاک بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔" (النحل۔ ۱۶۔ ۹۷) (ممنیۃ الطالبین۔ ص ۴۰۹)

○ باسنادِ صحیح حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو کوئی بھی اپنے کسی ایسے مسلمان بھائی کی قبر پر سے گزرتا ہے۔ جسے وہ دنیا میں جانتا ہے اور وہ سلام کرتا ہے تو وہ صاحبِ قبر مسلمان بھائی اسے پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔" اس باب میں بے شمار حدیثیں مروی ہیں۔ اب جبکہ یہ بات ہر ایک مسلمان اور عام مومنین کے بارے میں ثابت ہے تو سید المرسلین ﷺ صفوۃ المتقین کی کیفیت کا اندازہ، اسلام کے پہنچانے پر ہی کیا موقوف ہے، امت کے تمام اعمال بارگاہِ رسالت میں پہنچتے ہیں۔"
(مدارج النبوت، جلد ۲، ص ۷۶۴)

○ ان سب کی (تمام مومنین کی) حیات شہداء کی حیات سے کم درجہ رکھتی ہے اور انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔ (راحت القلوب۔ ص ۲۲۰۔ ترجمہ ضیاء القلوب)

۳۔ ترجمہ: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے، کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کی پوجا ہو۔" (الزخرف۔ ۴۳/۴۵)

○ یعنی اے محبوب! ان انبیاء کرام سے بلاواسطہ دریافت کیجئے، حضور ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ اپنے سے پہلے انبیاء سے پوچھیں اور پوچھا اس سے جاتا ہے جو سنے اور جواب دے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء بعد وصال ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور عالم کی سیر کرتے ہیں۔ (نور العرفان)

○ شب معراج جبرائیل نے عرض کی اے سرورِ اکرم ﷺ انبیاء کرام سے دریافت فرمالیجئے۔ (خزائن العرفان)

۴۔ ترجمہ: "اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔" (النساء۔ ۶۴)

ثابت ہوا کہ مردے مطلق نہیں سنتے۔" (ملخصاً ۱۵۲)(الوضاحت بالقرآن عقیدہ توحید والرسالت ۱۵۱۔۱۵۲، مولوی محمد یوسف)

تبصرہ جمالی مبلغ......اس سے ثابت ہوا کہ کافر بہرے اور مردے نہیں سنتے۔ اہل سنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ کافر، مردے اور بہرے نہیں سن سکتے بلکہ مومنین زندہ بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ (اپنا ایمان و عقیدہ درست کرنے کے لیے تفصیل علامہ ابن قیم کی کتاب "کتاب الروح" اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "شرح الصدور" میں دیکھیں۔ مولوی نے خود لکھا ہے کہ وہ (نبی ﷺ) تو انہی کو سنا سکتے ہیں جو معقول بات پر کان دھرنے کے لیے تیار ہوں۔" (ص ۱۵۲، الوضاحت)

(۱) وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ (آپ قبر والوں کو سنانے والے نہیں) سے بھی استدلال غلط ہے۔ کیونکہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حق تعالیٰ کی یہ مراد نہیں ہے کہ قبر والے کسی وقت سن ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا "کہ مردہ جنازے میں شریک ہونے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور یہ بھی بتایا کہ بدر کے مقتول آپ کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ نے خطاب کے صیغے کے ساتھ مردوں پر سلام مسنون فرمایا اور بتایا کہ جو مومن ان پر سلام کرتا ہے، وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔" (کتاب الروح)

۲۔ من فی القبور سے مراد کافر ہیں انکے بدن مثل قبر ہیں بطور تشبیع ان کی روحیں مردہ ہیں۔ (تفسیر ابن عباس)

۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ "اب رہا علم و سماع یعنی جاننا اور سننا تو ان حضراتِ اقدس (انبیاء و اولیاء) کے لیے اس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ بتصریح علماء کرام یہ بات تمام مردوں کو حاصل ہے، حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز پڑھتے، تلبیہ کہتے، ذکر و تسبیح کرتے ہیں۔" (مدارج النبوت۔ ج ۱)

○ سماع موتی کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (وہابیوں کے مصدقہ محدث) فرماتے ہیں۔ "امام بیہقیؒ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ تمام حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ قبور کے لیے ادراک و سماع حاصل ہے اور شک نہیں ہے کہ صفتِ سمع عرضی ہے جو حیات کے ساتھ مشروط ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان زندہ ہیں۔ لیکن عام مسلمانوں کی حیات، مرتبہ میں شہداء کی حیات سے کمتر ہے اور انبیاء کرام کی حیاتِ مقدسہ، شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔" (مدارج النبوت۔ ج ۲۔ اردو) ص ۷۶۸)

○ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ نے وصال مبارک کے بعد فرمایا:

یَا اَبَتَاہُ وَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ ○ (ماثبت من السنۃ۔ ص۔ ۲۷۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

○ ایک دفعہ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی۔ قاضی عیاض نے فرمایا ''(اے میرے بھتیجے) میری کتاب الشفاء کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ۔''
(الشفاء۔ ج۔۱۔ص۱۶۔اردو، قاضی عیاض مالکیؒ)

ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا: قاضی عیاضؒ نے اپنی بے نظیر کتاب الشفاء میں صحیح بخاری، صحیح مسلم موطاء، امام مالک جامع ترمذی وغیرہ کتب احادیث سے روایات ذکر کی ہیں۔(سراج المنیر۔ص۵۴۔ابراہیم میر)

○ مومنین کی حیات مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی بیان فرمایا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل۔۹۷)

جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا نیگ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوئی۔'' (کنزالایمان)

○ یہ ضرور شرط ہے (مومن ہونا) کیونکہ کفار کے اعمال بے کار ہیں۔ عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے۔(مرادآبادیؒ)۔ ''یہ دعویٰ بھی درست اور یقینی ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ اس کی صداقت میں دلائل وشواہد ایک مسلمان کے لیے تو قرآن کریم پر ایمان لانا ہی کافی ہے۔'' (خدا کا اسلامی تصور۔ص۔۲۹۱۔عبدالقادر وارثی)

○ جس کسی نے دنیا میں نیک اعمال کیے اور صرف اللہ کی رضامندی کے لیے نیکیاں کیں اور حق کا اقرار کیا بشرطیکہ وہ مومن ہو، خواہ مرد ہو یا عورت تو ہم اس کی دنیاوی زندگی بھی اچھی طرح گزاریں گے اور عاقبت میں بھی اسی کو بہشت میں ''حیوۃ طیبہ'' پاکیزہ زندگی دیں گے اور برزخ میں بھی جیسا کہ قبر کی زندگی۔'' (ابن عباسؓ)

○ جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہے یا عورت بشرطیکہ مومن ہو تو ہم اس کو پاک بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین، اردو، ص۴۰۹)

○ اب جبکہ یہ بات ہر ایک مسلمان اور عام مومنین کے بارے میں ثابت ہے تو سید المرسلین صفوۃ المتقین ﷺ کی کیفیت کا اندازہ اسلام کے پہنچانے پر ہی کیا موقوف ہے۔ امت کے تمام اعمال بارگاہِ رسالت میں پہنچتے ہیں۔'' (مدارج النبوت۔ج۲۔ص۷۶۴)۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ زندہ ہیں۔ (جمالی مبلغ)

○ وہابیوں کا محدث نواب صدیق بھوپالوی لکھتا ہے شمامۃ العنبر یہ ص۵۲ پر کہ۔

''آپ ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اُس کے اذان واقامت کے ساتھ۔''

"پہلی تین آیات کا جواب علامہ ابن قیم نے اس آیت مبارکہ سے دیا ہے:۔

1- حق تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا ...... الخ: "تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ انہیں رب کے پاس روزیاں دی جاتی ہیں اور اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے خوش ہیں اور اپنے پسماندگان سے جو ان سے نہیں ملے ہیں خوش ہیں۔ حالانکہ ان کی روحیں جسموں سے جدا ہو چکی ہیں اور وہ موت کا ذائقہ چکھ چکے۔"

(کتاب الروح۔ص۔۵۔علامہ ابن قیم)

2- حق تعالیٰ نے فرمایا: وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ...... الخ: "اور صور پھونکا جائے گا پھر تمام آسمان زمین والے مر جائیں گے مگر جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔" (کتاب الروح۔ص ۵۸۔علامہ ابن قیم) کہ جنتی جنت میں موت نہیں چکھیں گے پس انہیں دنیا میں موت آچکی۔

3- رہا جہنمیوں کا یہ قول کہ اے رب تو نے ہمیں دوبارہ موت دی اور دوبارہ زندگی بخشی۔ اس کی تفسیر "بقرہ" والی آیت کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ. میں ہے یعنی تم اللہ کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے پھر اللہ نے تمہیں زندگی دی پھر وہ تمہیں مارے گا اور پھر زندگی دے گا۔" (کتاب الروح۔ص۔۵۸۔علامہ ابن قیم)

4- شیخ احمد بن عمرو کا بیان ہے کہ موت عدم نہیں ہے بلکہ انتقالِ مکانی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ شہید قتل و موت کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور دنیا کے احباب واقارب سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ پھر جب شہیدوں کی برزخی زندگی ہے تو انبیاء بدرجہ اولیٰ اس کے حق دار ہیں۔ مزید برآں رحمتِ عالم ﷺ سے ثابت ہے کہ زمین انبیاء کے جسم نہیں کھاتی اور یہ بھی کہ شب اسراء میں آپ بیت المقدس میں نبیوں کے اجتماع میں شریک ہوئے اور آسمان میں بھی نبیوں سے ملے۔ خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ...... ان تمام باتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ "انبیاء" برزخی زندگی سے زندہ ہیں۔"

آیاتِ قرآنیہ: اللہ رب العزت فرماتے ہیں:۔

ا۔ ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ادراک نہیں کر سکتے۔" (البقرہ۔۱۵۴)

○ عزیز البیان: یہ حیات شہیدوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ انبیاء و اولیاء بھی زندہ ہیں۔

○ انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔"

○ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میرا علم بعد وفات کے مثل اس علم کے ہے، جو میری حیات میں تھا۔"
(راحت القلوب، ص ۲۱۱، ترجمہ ضیاء القلوب) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ۲۲۱)

○ مرضِ وفات میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں نے خیبر کے دن جس بکری کا گوشت کھایا تھا اس کا اثر ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں۔ حتیٰ کہ اس وقت وہ مجھ سے منقطع ہو رہی ہے۔" "گویا نبی اقدس ﷺ نے شہادت کی وفات پائی۔" (زاد المعاد۔ ص ۲۷۶، حصہ سوم ابن قیم)

○ شہداء فی الحقیقت زندگی کے دور میں ہیں جیسا کہ قرآن میں "بَلْ اَحیَاءٌ" آیا ہے۔
(محدث۔ ص ۱۱۹۔ جنوری ۱۹۸۵ء)

۲۔ "جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہے یا عورت۔ بشرطیکہ مومن ہو۔ تو ہم اس کو پاک بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔" (النحل۔ ۱۶۔ ۹۷) (ممنیۃ الطالبین۔ ص ۴۰۹)

○ باسناد صحیح حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو کوئی بھی اپنے کسی ایسے مسلمان بھائی کی قبر پر سے گزرتا ہے۔ جسے وہ دنیا میں جانتا ہے اور وہ سلام کرتا ہے تو وہ صاحبِ قبر مسلمان بھائی اسے پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔" اس باب میں بے شمار حدیثیں مروی ہیں۔ اب جبکہ یہ بات ہر ایک مسلمان اور عام مومنین کے بارے میں ثابت ہے تو سید المرسلین ﷺ صفوۃ المتقین کی کیفیت کا اندازہ، اسلام کے پہنچانے پر ہی کیا موقوف ہے، امت کے تمام اعمال بارگاہِ رسالت میں پہنچتے ہیں۔"
(مدارج النبوت، جلد ۲، ص ۶۴۷)

○ ان سب کی (تمام مومنین کی) حیات شہداء کی حیات سے کم درجہ رکھتی ہے اور انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔ (راحت القلوب۔ ص ۲۲۰۔ ترجمہ ضیاء القلوب)

۳۔ ترجمہ: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے، کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کی پوجا ہو۔" (الزخرف۔ ۴۳/۴۵)

○ یعنی اے محبوب! ان انبیاء کرام سے بلا واسطہ دریافت کیجئے، حضور ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ اپنے سے پہلے انبیاء سے پوچھیں اور پوچھا اس سے جاتا ہے جو سنے اور جواب دے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء بعد وصال ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور عالم کی سیر کرتے ہیں۔ (نور العرفان)

○ شب معراج جبرائیل نے عرض کی اے سرورِ اکرم ﷺ انبیاء کرام سے دریافت فرمالیجے۔ (خزائن العرفان)

۴۔ ترجمہ: "اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔" (النساء۔ ۶۴)

○ تفسیر ابن کثیر و مدارک میں ہے کہ حضور کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا، اور اپنے آپ کو روتے اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے قبر شریف پر گرا دیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں، قبر مبارک سے آواز آئی کہ تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔" (راحت القلوب۔ص ۲۲۶، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

○ امام مالک نے خلیفہ ابو جعفر کو فرمایا کہ جاؤ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے شفاعت مانگو، اللہ فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ۔ "اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو وہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر مغفرت مانگیں۔" (مدارج النبوت۔جلد۔ص ۵۱۴)

۵۔ ترجمہ: "اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو، اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔" (الانفال۔۳۳)

○ "حضور ﷺ کے فضائل میں آیا ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جس کو تین دن کے بعد قبر سے نہ اُٹھا لیتے ہوں۔ سوائے میرے کہ میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ قیامت کے دن تک اپنی امت ہی میں رہوں تا کہ یہ لوگ بحکم وما کان اللہ..... نزولِ بلا سے محفوظ رہیں۔" (راحت القلوب۔ص ۱۷۴، ترجمہ ضیاء القلوب)

○ یعنی مکے میں آپ کے قدم سے عذاب رک رہا تھا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" گنہگار کو دو چیزیں پناہ ہیں ایک میرا وجود اور دوسرا استغفار۔" (موضح القرآن)

۶۔ ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔" (العمران۔۱۶۹)

نور العرفان: اگرچہ یہ آیت شہداء اُحد کے حق میں اُتری مگر تا قیامت تمام شہداء کی زندگی ثابت فرما رہی ہے کیونکہ آیت کی عبارت عام ہے، اس میں کوئی قید نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہداء کے جسم و روح دونوں ہی زندہ ہیں۔ اسی لیے ان کے اجسام قبر میں گلنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

مراد آبادی: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا" جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے۔ وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے کے اور رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچا دوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابوداؤد)

○ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے۔ علماء نے فرمایا

کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں۔ مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تروتازہ پائے گے۔ (خازن)

۷۔ ترجمہ: ''اے ایمان والو! جس قوم پر اللہ نے غضب کیا ہے تم ان سے دوستی نہ کرو کہ وہ آخرت سے نا امید ہو چکے ہیں جیسا کہ کفار قبر والوں سے آس توڑے بیٹھے ہیں۔'' (الممتحنہ۔۱۳)

نور العرفان: یعنی یہود ثواب آخرت سے مایوس ہیں۔ جیسے کافر مردوں کے اُٹھنے سے مایوس ہیں یا جیسے کفار مردے آخرت کے ثواب سے مایوس ہیں یا جیسے کفار مردوں کی مدد یا اُن کے سننے سے مایوس ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر والوں سے مایوس ہو جانا کہ وہ اب کچھ نہیں کر سکتے۔ کافروں کا عقیدہ ہے۔ مومن کا عقیدہ یہ ہے کہ قبر والے صالحین بندوں کی مدد کرتے ہیں۔ موسیٰ نے پچاس نمازوں کی پانچ کرا دیں۔ اب بھی حضور ﷺ کے نام کی برکت سے ہم مسلمان ہوتے ہیں۔

۸۔ ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے کہا اے عزیزؑ آپ یہاں ۱۰۰ برس ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور اس کو دیکھ۔ ان کا مزہ نہیں بدلا۔'' (البقرہ۔۲۵۹) ''تو اللہ نے اُسے مردہ رکھا۔ سو برس پھر زندہ کر دیا۔'' (نور العرفان)

یہ اس لیے فرمایا کہ رب نے ان کی توجہ اس حالت میں دنیا سے ہٹا دی تھی ورنہ انبیاء کرام اور صالحین بعد وفات دنیا سے خبر دار رہتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں۔ اسی لیے موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کا حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اور سارے نبی علیہ السلام معراج کی رات حضور ﷺ کے مقتدی بنے۔

۹۔ ترجمہ: ''پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ اور اگر داہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب ﷺ! تم پر سلام ہے داہنی طرف والوں سے۔'' (واقعہ۔90-88)

مراد آبادی: ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اسی کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے کہ تب روح قبض ہوتی ہے۔''

نور العرفان: روح البیان نے فرمایا کہ جنتی آدمی کے مرتے وقت اس کے اہل قرابت کی روحیں استقبال کے لیے آتی ہیں۔ اسے سلام کرتی ہیں معنی یہ ہوئے کہ اے یمین والے تجھے مرتے وقت یمین والوں کی طرف سے سلام ہوگا۔ خزائن العرفان نے فرمایا کہ اے محبوب ﷺ! آپ یمین والوں کی طرف سے بے فکر رہیں وہ بڑے آرام سے ہیں آپ کو سلام بھیجتے ہیں قبول فرمالو۔

○ اللہ تعالیٰ ہر گھڑی، ہر لمحہ آپ ﷺ کی شان بلند فرما رہا ہے اور قیامت تک اللہ حضور کے مقامات کی بلندی میں اضافہ فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ''اور آپ کی آنے والی گھڑی پچھلی

سے افضل ہے۔''

۱۱۔ ترجمہ: ''اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا۔ پھر اُسے موت نے آلیا۔ تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (کنزالایمان) (النساء۔۱۰۰)

○ رسول اللہ کی زیارت کا قصد کرنا اور آپ کی مسجد شریف کی زیارت سے مشرف ہونا حج مقبول کے برابر ہے۔ بلکہ قبولیت حج کا سبب ہے۔ (راحت القلوب۔ص ۲۰۶)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کہ جو شخص کہ ہماری زیارت کرے مدینہ میں ہم اس کے شفیع ہوں گے اور گواہ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کنت له شَفِیْعًا و شَهِیْدًا. (الوفاء۔ص ۸۲۹)

''وہ تمام سفر جو اللہ ورسول کی خوشنودی کے لیے کیے جائیں مثلاً حج، طالب علم وتصوف (اولیاء اللہ کے مزات واعراس وغیرہ) وہ سب اس میں داخل ہیں۔'' (موضح القرآن)

○ حدیث میں ہے کہ ''فَمَنْ کَانت ھجرۃ الی اللّٰہ ورسوله فھجرته الی اللّٰہ ورسوله. ''جس نے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کی اس نے اللہ ورسول کی طرف ہی ہجرت کی۔''

○ رسولِ خدا کی زیارت نیت تقرب الی اللہ اور کون سا تقرب توسل حبیب خدا کے دربار میں پہنچنے سے بڑھ کر ہو گا کیونکہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ. ''جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' وَاِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ''اور بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہے وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔'' (راحت القلوب۔ص ۲۲۳)

الوفاء (۷۲۹): روایت ہے کہ ''جو شخص مزارِ اقدس کے سامنے کھڑا ہو اور یہ آیت ''ان اللّٰہ وملٰئکته یصلون علی النبی. تلاوت رکے اور بعد ازاں ستر مرتبہ ''صلی اللہ علیک یا محمد'' کہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے اور تیری سبھی حاجتیں پوری ہو گئیں ہیں۔

زاد المیاد (ج۔۳۔ص ۱۵۴۔ابن قیم): خولان وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ تمام احسان اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے اور ہم آپ کی زیارت کے مقصد سے حاضر ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میری خاطر سفر کی جو بات کی تو جان لو تمہارے لیے اونٹ کے ہر قدم پر ایک نیکی ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مدینہ میں میری زیارت کی وہ قیامت کو میرا پڑوستی ہوگا۔''

المائدہ (۲): ترجمہ: ''اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا کی نشانیوں کی۔'' (اشرف علی تھانوی)

معلوم ہوا کہ دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔

شعائر اللہ میں خانہ کعبہ، بزرگوں کے مزارات، قرآن شریف وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ بلکہ ''جس چیز کو اللہ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی شعائر اللہ بن جاتی ہیں۔'' حضرت ہاجرہ کے قدم صفاء و مروہ پہاڑ پر پڑے تو وہ پہاڑ شعائر اللہ بن گئے۔'' (نور العرفان)

اگر پھر بھی آپ بضد ہیں کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ کسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی میں صاف صاف دکھائیں کہ آپ یعنی حضور ﷺ بحیات حقیقی زندہ ہیں۔ بحمد اللہ قیامت تک یہ لفظ نہیں دکھائے جا سکتے۔ (حقائق محمدی۔ص۔۷۔عبدالغفور اثری وہابی)

کیونکہ یہ عقیدہ تو نصوص صریحہ یعنی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:۔

1- ترجمہ: ''جو کوئی بھی زمین پر ہے وہ فنا ہو جانے والا ہے اور تیرے بندگی والے رب کا چہرہ (ذات) ہی باقی رہے گا۔'' (سورۃ رحمٰن)

2- ترجمہ: ''ہر چیز ختم ہونے والی ہے سوائے رب العزت کی ذات کے۔'' (سورۃ القصص)

3- ترجمہ: ''ہر جان پر موت وارد ہونے والی ہے۔'' (آل عمران)

4- ترجمہ: ''ہم نے آپ سے پہلے کسی شخص کے لیے ہمیشگی نہیں کی پھر اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہر جان پر موت طاری ہوگی۔'' (سورۃ الانبیاء)

5- ''یقیناً آپ فوت ہونے والے ہیں اور وہ بھی فوت ہونے والے ہیں۔'' (سورۃ الزمر)

میں صرف انہی آیات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ مزید آیات الٰہیہ ہمارے اسی مذہب کی تائید کرتی ہیں۔
(حقائق محمدی۔ص۔۸۔۷۔عبدالغفور اثری وہابی)

تبصرہ جمالی مبلغ: ''عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' کے خلاف جتنی آیات قرآنی بیان کی ہین ہر جاندار کی موت کے بارے میں ہیں۔ ان کا مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو وصال مبارک کے بعد ''حیات طیبہ'' عطا فرمائی ہوئی ہے اور آپ ﷺ قبر میں، برزخ میں، قیامت کے بعد بھی ''حیات النبی'' نبی ﷺ ہیں۔

# حیات انبیاء واولیاء اللہ بتحقیق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مشکوٰۃ (ص ۱۹۴): حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اوران کو خبر دینا کہ جنت اچھی مٹی والی ہے اور میٹھے پانی والی جگہ ہے اوروہ صاف چٹیل میدان ہے اوراس میں درخت لگتے ہیں۔سُبحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کے۔''

یہی وظیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (خواب میں) ابراہیم میر سیالکوٹی کی ایک مریدنی کو سکھانے کے لیے ابراہیم میر سیالکوٹی کے پاس بھیجا۔ ملخصاً (ترمذی۔سراجاً منیراً ص ۱۰۵۔۱۰۴۔ابراہیم میر سیالکوٹی)

بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث کہ ''جب نمازی تشہد میں اسلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین کہتا ہے تو اس کا یہ سلام زمین وآسمان میں تمام ''صالح بندوں'' (انبیاء واولیاء اللہ) کو پہنچتا ہے۔ثابت ہوا کہ امتی کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ طریقہ پر ''عبدصالح'' ہیں۔

(نہایۃ الاٰمال فی صحۃ حدیث عرض الاعمال۔امام عبداللہ بن محمد بن الصدیق الغماری۔تحریر۔۱۰شوال ۱۳۶۸ھ)

○ احادیث کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ عادتاً محال ہے کہ دن رات میں کوئی ایساوقت،لمحہ ہو جس میں کوئی نہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش نہ کرتا ہو اور ہم ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں زندہ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم رزق دیئے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی اوراس پر اجماع ہے۔''

(القول البدیع ص ۱۲۵۔علامہ حافظ امام سخاویؒ)

ا۔ مشکوٰۃ (۱۶۶۰)...... بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں۔اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلِ الریار من المؤمنین والمسلین. یعنی اے گھر والو مومنو اور مسلمانو!تم پر سلامتی ہو۔ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکرملیں گے اور دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کی۔ (مسلم)(شرح الصدور ص ۲۰۶)

○ علامہ ابن قیم نے اس حدیث کی شرح بیان کی کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ بھی تعلیم دی ہے کہ جب وہ مردوں کو سلام کریں تو خطاب کے ساتھ سلام کریں۔یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ. اے مومنو!تم پر سلامتی ہو۔اس قسم کا خطاب اسی سے کیا جاتا ہے جو سنتا ہے اور سمجھتا ہو۔اسلاف کا اس پر اتفاق ہے کہ مُردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اوراُن سے خوش ہوتے ہیں۔ (کتاب الروح ص ۲۵)

۲۔ مشکوٰۃ (۱۶۶۱)...... ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ السلام علیکم یا اہل القبور۔ یعنی اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔

○ مشکوٰۃ (۸۵۵)...... ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

○ ابن ماجہ (جلد ۱۔ ۱۴۵۸)...... انس کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا، اور موسیٰ کے کہنے پر خدا کے پاس گیا۔ خدا نے فرمایا "پانچ ہیں اور پچاس کے قائمقام ہیں۔"

○ مشکوٰۃ (۵۶۷۵)...... ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خدا نے اپنے ایک بندہ کو اس کا اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو اس دنیا کی ان نعمتوں کو جو خدا دینا چاہے یا جس قدر بندہ پسند کرے اختیار کرے، بندہ نے خدا کی قربت کو اختیار کر لیا، ابو بکر یہ سن کر رو پڑے۔ (ب، م)

○ مشکوٰۃ (۵۶۸۶)...... حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں منبر پر بیٹھا ہوا حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا، خدا کا ایک بندہ جس کے سامنے دنیا اور دنیا کی زینت پیش کی گئی، لیکن اس نے آخرت کو اختیار کر لیا۔"

○ ابن ماجہ (جلد نمبر ۱۔ ۱۶۹۹)...... اوس بن اوس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ کیونکہ اس روز مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔"

○ ابن ماجہ (جلد نمبر ۱۔ ۱۷۰۰)...... ابو درداء سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ یہ حاضری والا دن ہے اور اُسے فرشتے میرے پاس پیش کرتے ہیں۔ جب تک آدمی پڑھتا رہتا ہے وہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا وفات کے بعد بھی درود پیش کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے۔ اس بات کو کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ. (یعنی اللہ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

○ مشکوٰۃ (۸۵۷)...... ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ، البتہ مجھ پر درود بھیجو، اس لیے کہ تمہارا درود میرے پاس

پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔" (کتاب التوحید ص ۱۹۹ مترجم محمد بن عبدالوہاب نجدی)

○ مشکوٰۃ (۸۶۴)...... ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص درود بھیجے مجھ پر، دور سے پہنچایا جاتا ہے۔ وہ میرے پاس۔

○ مشکوٰۃ (۸۵۴)...... ابن مسعود کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

○ مشکوٰۃ (۱۵۳۴)...... محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ کے پاس گیا، جبکہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام پہنچا دینا۔ (ابن ماجہ)

○ مشکوٰۃ (۵۶۶۹)...... حرہ کے واقعہ میں سعید بن مسیب مسجد نبوی کے اندر تھے۔ ان ایام میں وہ نماز کا وقت اس آواز سے شناخت کرتے جو نبی ﷺ کی قبر مبارک سے آئی تھی۔

○ موطا امام مالکؒ (ص ۵۱۰)...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز قبرستان کی طرف نکلے تو فرمایا۔ اَلسلام علیکم دار قَوْمٍ مُّؤمِنِیْنَ. "اے اہلِ ایمان تم پر سلام ہو۔"

○ خصائص الکبریٰ (حصہ دوم، ص ۵۹۴)...... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ عیسیٰ بن مریمؑ ضرور آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس کے بعد اگر وہ میری قبر پر آ کر یا محمد ﷺ! کہہ کر پکاریں تو میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔"

○ مدارج النبوت (ج ۱۔ ص ۵۶۸)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود و سلام عرض کرتا ہے میں اسے خود سنتا ہوں۔" (شرح الصدور ص ۲۲۱)

○ شرح الصدور (ص ۱۸۶)...... عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُحد سے واپسی پر حضرت مصعبؓ بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کی قبروں پر ٹھہرے اور فرمایا" کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے نزدیک زندہ ہو۔ تو اے لوگو! ان سے ملاقات کرو اور انہیں سلام کرو۔ کیونکہ یہ قیامت تک جواب دیتے ہیں۔"

○ کتاب الروح (ص۔ ۳۳)...... آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب دفن کرنے کے بعد لوگ واپس مڑتے ہیں تو مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے۔"

○ بخاری۔ ج۔ ۱ (کتاب الجنائز۔ ۱۳۰۳): عمر بن خطابؓ نے فرمایا" اے عبداللہ تم ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس جاؤ کہو۔ عمر بن خطاب سلام کہتے ہیں اور پھر اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ دفن کئے جانے کی اجازت مانگو۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا" یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں

عمرؓ کو تو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب وہ واپس آئے تو عمرؓ نے فرمایا۔ کیا خبر لائے ہو بولے! امیر المومنین! انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ کہا۔ آج میرے نزدیک اسی آرام گاہ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہ تھی۔ جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے لے کر جانا۔ ''سلام کہنا'' اور پھر عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتے ہیں لیکن اگر وہ اجازت دے دیں تو دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔''

○ وفاء الوفا (عربی۔ص ۱۳۷۴): ''راوہ ابن ابی شیبہ بسند صحیح: سیدنا عمر فاروقؓ کے دور میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے تو ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! اپنی امت کے لیے بارش طلب فرمائیں وہ ہلاک ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ اس کو خواب میں ملے اور فرمایا کہ عمر فاروقؓ کے پاس جاؤ اور اس کو میرا سلام کہہ اور خبر دے کہ بارش ہو گی۔ (فتح الباری۔ج۔۲۔ص۔۳۰۴۔صحیح حدیث)

(قول البدیع۔عربی۔ص۲۱۰)

○ شواہد النبوت (اردو۔ص ۲۶۳): وفات سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے تابوت کو حضور ﷺ کے روضۂ اقدس کے پاس لا کر رکھ دینا اور السلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہہ کر عرض کرنا۔

امام مالکؒ نے فرمایا: اِنّی حرمۃ میتا لحرمیۃ حیاً۔

''رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد ان کی حرمت یقیناً ویسی ہی ہے جیسی زندگی میں تھی۔''

(ادب پہلا قرینہ ہے) (مصنفہ سید ابوبکر غزنوی)

○ مولا علی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے جنازہ شریف پر کسی نے امامت نہ کی۔ اس لیے کہ حضور ﷺ ایام حیات و ممات میں تمہارے امام ہیں۔'' (مدارج النبوت۔ج۔۲۔ص ۷۴۸)

○ سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کے وصال کے وقت فرمایا: ''اے خدا! ہماری طرف سے سلام پہنچا۔ یا محمد ﷺ! ہمیں اپنے رب کے پاس یاد رکھنا۔'' (مدارج النبوت۔ج۔۲۔ص ۷۳۵)

○ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ''اے عبداللہ تم ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس جاؤ کہو۔ عمر بن خطاب سلام کہتے ہیں اور پھر اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ دفن کیے جانے کی اجازت مانگو۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا ''یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں عمرؓ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب وہ واپس آئے تو عمرؓ نے فرمایا۔ کیا خبر لائے ہو بولے! ام المومنین! انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ کہا۔ آج میرے نزدیک اسی آرام گاہ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہ تھی۔ جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے لے کر جانا۔ ''سلام کہنا'' اور پھر عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتے ہیں لیکن اگر وہ اجازت

دے دیں تو دفن کر دینا اور نہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔"

○ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مٹی پر انبیاء کے جسم حرام فرما دیئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کی قبر پر فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں جو آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہیں چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا۔ معلوم ہوا کہ کلیم اللہ کا جسم قبر میں تھا اور روح آسمان پر تھی اور روح کا جسم یعنی بدن سے ایک قسم کا تعلق و اتصال تھا کہ آپ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے دیتے تھے۔ (کتاب الروح ص ۶۹)

○ (غسل کے وقت) حضرت علیؓ آپ ﷺ کے بدن کو دھوتے تھے اور آپ ﷺ کے ننگے بدن پر ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ غسل دیتے وقت حضرت علیؓ کہتے تھے "میرا ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، آپ زندگی اور وفات کے بعد کتنے صاف ستھرے اور پاکیزہ ہیں؟" چنانچہ آپ ﷺ کے جسم پر کسی طرح کی آلائش کا نام ونشان نہیں تھا۔" (مختصر سیرت رسول۔ ص ۷۴۶)

○ ایک جماعت کی صورت میں کسی نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ (مختصر سیرۃ الرسول۔ ص ۷۴۷)

○ (وصال مبارک پر) سیدنا صدیق اکبرؓ نے جھک کر آپ ﷺ کی پیشانی کو بھوسہ دیا اور کہا "میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ اپنی مبارک زندگی میں بھی صاف ستھرے تھے اور وفات کے بعد بھی صاف ستھرے ہیں۔ جس خدا کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دو دفعہ "موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔" (مختصر سیرۃ الرسول۔ ص ۷۴۷۔ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی)

<u>الصلوۃ والسلام</u> (ص۔ ۱۲۶): صلوٰۃ وسلام کے الفاظ میں تنگی نہیں ہے۔ ادب شرط ہے۔ ایسے مناسب الفاظ جو حضور ﷺ کی شانِ عالی کے لائق ہوں صلوٰۃ وسلام میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ امام غزالیؒ نے روضہ رسول ﷺ پر سلام اس طرح لکھا ہے۔

○ <u>الوضاحت</u> (۱۰۹۔۱۰۸)...... انبیائے کرام چونکہ صدیقین کے مرتبہ سے بھی اعلیٰ وارفع مقام رکھتے ہیں لہٰذا ان کی زندگی اپنے عالم برزخ میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ لیکن مادی عالم میں اب وہ بھی واپس نہیں آ سکتے اور ان کے متعلق بھی قرآن پاک کے الفاظ ہیں۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُم مَّیِّتُونَ. یعنی موت کا اطلاق عوام کے علاوہ صالحین، شہداء، صدیقوں اور انبیائے کرام سب کے لیے اور سب پر محیط ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ اور کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ کا یہی مفہوم ہے۔" (مولوی محمد یوسف وہابی)

تبصرہ جمالی مبلغ: مولوی یوسف نے خود ہی اس کا جواب بھی دیا ہے:۔

''مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور علیہ السلام نے بعض انبیائے کرام کے حلیہ اور شبیہہ مبارک کی بھی وضاحت فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس مادی شکل وصورت سے پیدا فرمایا ہے اس کی روح کو بھی بعینہٖ وہی صورت عطا فرمائی ہے کیونکہ انبیائے کرام کے جسد ہائے مادی تو اپنے اپنے مدفن اور قبور میں تھے۔ پھر ظاہر ہے کہ بیت المقدس میں ان کا تشریف لے جانا اور ان کی پہچان و تعارف محض روح کی شکل میں ہوئی۔ اسی طرح آسمانوں پر تشریف لے جانے پر ہر آسمان پر مختلف انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی۔ ان حضرات کا حلیہ مبارک الگ الگ شکل میں بیان فرمانے سے ثابت ہوتا ہے کہ ''ہر روح کی شکل اپنے مادی جسد کی طرح ہے۔'' (الوضاحت۔ص ۱۵۹، مولوی محمد یوسف)

مشکوٰۃ ص۔۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں ابراہیم علیہ سلام سے ملا۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انکو خبر دینا کہ جنت اچھی مٹی والی ہے اور میٹھے پانی والی جگہ ہے اور وہ صاف چٹیل میدان ہے اور اس میں درخت لگتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کے۔''

(ترمذی، سراجاً منیراً۔ص ۱۰۴، ابراہیم میر سیالکوٹی)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (وہابیوں کے نزدیک بھی محدث ولی کامل) مندرجہ بالا باتوں کا جواب دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ (۱)

(۱) ''اس کا جواب یہ ہے کہ حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً موت کا درد و الم اور اس کا ذائقہ چکھا۔ لیکن بعد ازاں حق تعالیٰ نے آپ کو زندہ فرما دیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''میں خدا کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہوں کہ وہ مجھے قبر میں چالیس دن سے زیادہ رکھے۔'' نیز حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔'' لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات جسمانی، دنیاوی اور اسی بدنی حیات کے ساتھ زندہ ہیں، جو آپ رکھتے ہیں۔'' یہ حیات شہداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے کیونکہ شہداء کی حیات روحانی واُخروی ہے''...... انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ ان کے انہیں ابدان طیبہ میں لوٹا دی جاتی ہیں۔ جو وہ دنیا میں رکھتے تھے۔ ان کے اجسام وابدان نہ بوسیدہ ہوتے ہیں اور نہ خاک بنتے ہیں۔'' (مدارج النبوت۔ج۔۱۔ص ۲۵۸)

(۲) شیخ محقق بیان کرتے ہیں کہ حسبِ ارشادِ باری تعالیٰ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ. ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اور بحکم اجرائے سنت الٰہی جل وعلی۔ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ موت کا مزہ چکھنا کہہ سکتے ہیں لیکن بعد از موت ذائقہ موت و اقامتِ طریقہ عبودیت ''حیات ہی حیات ہے۔'' مولا علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے جنازہ کی جانب کھڑے ہو کر عرض کیا: ''یا نبی گرامی! آپ پر اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔'' مولا علیؓ نے غسل دینے کے وقت حضور ﷺ سے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! مرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کتنی صفائی اور خوشبو ہے۔ ''حیات'' میں بھی اور ممات میں بھی۔'' (ملخصاً) (مدارج النبوت ج ۲۔ص ۴۱ ۷۔ ۴۴ ۷۔ ۴۹ ۷، ۶۱ ۷)

○ سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کے وصال کے وقت فرمایا ''یا محمد ﷺ! ہمیں اپنے رب کے پاس یاد رکھنا۔ اے خدا ہماری طرف سے سلام پہنچانا'' (مدارج النبوت۔ ج ۲۔ص ۷۳۵)

۳۔ شرح الصدور (ص۔ ۱۹۳)...... حاکمؒ نے بروایت صحیح بیان کیا ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کی زیارت کی اور کہا کہ اے اللہ تیرا بندہ اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں اور جس نے ان کی زیارت کی یا ان کو سلامُ علیک کی تو یہ قیامت تک اس کا جواب دیتے رہیں گے۔''

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بھی آ کر (شہداء اور احد کو) سلام کرتے اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ ان حضرات کو سلام کرو جو تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔'' (شرح الصدور ص ۱۹۳۔ ۲۰۷)

○ عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔'' (طبرانی ۱۲/۶، دار قطنی ۲۷۸/۲، بیہقی فی شعیب الایمان ۴۹/۳)

۵۔ فاطمہ خزائیہ نے کہا کہ میں اور میری بہن غروبِ آفتاب کے وقت ایک قبرستان میں تھے تو میں نے کہا کہ اے میری بہن آ کہ حمزہؓ کی قبر پر سلام کریں تو اس نے کہا کہ اچھا! تو ہم نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. تو ہم نے قبر سے جواب سنا۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. (شرح الصدور۔ص ۱۹۳۔ مدارج النبوت۔ ج ۲۔ص۔ ۲۳۵)

۶۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ ایک نوجوان کی قبر پر ساتھیوں سمیت گئے اور کہا یا فلاں! وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ. ''یعنی اے فلاں جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ تو نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا۔ یا عمرؓ! قد اعطاء بینھما ربّی فی

الجنة مرّتین. ''یعنی یا عمرؓ! میرے رب نے وہ دونوں جنتیں مجھ کو عطا فرما دیں۔'' (شرح الصدور۔ص ۱۹۵)

O ''علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ مردے میں بھی جواب کی توقع ہے۔ جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوا۔'' (شرح الصدور۔ص ۲۱۱)

۷۔ سعید بن مُسیبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا'' کہ ہم علی ابن طالب کے ہمراہ مدینہ کے قبرستان میں گئے۔ تو آپؓ نے کہا کہ اَلسَّلامُ عَلَیکُم یَا اَهلَ القُبُورِ وَرَحمَةُ اللّٰہِ. کیا تم ہم کو اپنی خبریں سناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سنادیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سنی۔ وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَةُ اللّٰہِ وَبَرکَاتُہٗ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ. (شرح الصدور۔ص ۱۹۲، جمال الاولیاء۔ص ۶۵)

۸۔ شرح الصدور (ص ۱۲۸)...... ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک قبر پر ہوا تو آپ نے فرمایا ''اُف اُف اُف'' میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ہمراہ میرے علاوہ کوئی نہیں تو آپ کس کو اُف اُف کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس قبر والے سے کہہ رہا تھا کیونکہ جب اس سے میرے بارے میں سوال کیا گیا تو شک کرنے لگا۔''

۹۔ مدارج النبوت (ج۔۲۔ص ۲۳۵)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص شہداء اُحد کی زیارت کرتا ہے اور تحیت وسلام بجالاتا ہے یہ قیامت تک اُن کا جواب دیتے ہیں۔''

۱۰۔ مسند امام اعظمؒ (ص۔۱۹۷)...... نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے ''السلام علیکم اهل الريار من المومنين والمسلمين. یعنی اے قبروں میں رہنے والو مسلمانوں پر سلامتی ہو تم پر۔ ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کے طلبگار ہیں۔''

۱۱۔ مدارج النبوت (ج۔۲۔ص ۷۶۴)...... بزاز نے باسناد صحیح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے'' خدا کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے رہتے ہیں جو تمہارے اعمال مجھے لاکر پیش کرتے ہیں ان اعمال میں جو اچھے ہیں، ان پر خدا کا شکر بجالاتا ہوں اور جو برے ہیں ان پر میں خدا کے حضور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں۔''

۱۲۔ مشکوٰۃ (۱۱۶)...... انسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے'' کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۔ مصنف عبدالرزاق بسند صحیح ...... حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا۔ السلام علیک یارسول اللہ! آپ ﷺ کی اُمت ہلاک ہو رہی ہے، اللہ سے بارش مانگ دیجئے۔ انہوں نے جواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کہ عمرؓ سے میرا اسلام کہہ دو اور یہ کہہ دو کہ بارش ہوگی۔'' (فضائل حج۔ ص ۲۵۵، زکریا سہارنپوری)

۱۳۔ راحت القلوب (ص۔ ۲۱۰، ترجمہ: ضیاء القلوب) (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ) ...... ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ میں آیا۔ جب آپ کی قبر شریف پر پہنچا اور سلام عرض کیا۔ تو ایک آواز سنی کہ ارشاد فرماتے ہیں: وَعَلَیکُمُ السَّلام۔

۱۴۔ نفحات الانس (ص۔ ۲۶) علامہ جامیؒ (اردو) ...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حکم کیا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو اس دروازہ کے سامنے لانا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف ہے۔ پھر اس کو کھٹکھٹانا۔ اگر وہ کھول دیا گیا تو مجھ کر وہاں دفن کرنا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گئے اور جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے کہا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں۔ چاہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دفن ہوں پھر دروازہ خود بخود کھل گیا اور ہم سے کہا کہ ان کو داخل کر دو۔'' جمال الاولیاء (ص۔ ۲۹) (اشرف علی تھانوی)

○ امام فخرالدین رازیؒ نے سورۃ کہف کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ''حضرت ابوبکرؓ کا جنازہ حضور نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک کے دروازہ پر لایا گیا اور نداء دی گئی۔ السلام علیک یارسول اللہ ﷺ۔ یہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہیں تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور غیب سے قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے۔ کہ ایک دوست کو دوست کے یہاں داخل کر دو۔'' (تکریم المومنین۔ تقویم مناقب خلفاء راشدین، ص۔ ۳۶ نواب صدیق خان بھوپالوی)

۱۵۔ نشر الطیب (ص۔ ۲۳۴) ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

۱۶۔ انسؓ ...... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو شخص دور سے بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچائی جاتی ہے۔ (نشر الطیب۔ ص ۲۳۴)

۱۷۔ نسیم الریاض شرح شفاء (ج۔ ۳۔ ص ۴۵۲ عربی) ...... ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب میرا اُمتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ سلام سے مراد اس کا کہنا:۔

اَلصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

○ ''اہلِ سنت کے دونوں مکاتبِ فکر، اصحاب رائے واہل حدیث کا اس امر پر اتفاق ہے کہ شہداء اور انبیاء زندہ ہیں۔ برزخ میں وہ عبادت تسبیح وتہلیل فرماتے ہیں۔ ان کو رزق بھی ان کے حسب حال اور حسب ضرورت دیا جاتا ہے۔ شہداء کے متعلق حیات کی وضاحت قرآن عزیز میں موجود ہے۔ انبیاء کی زندگی کے متعلق سنت میں شواہد ملتے ہیں۔ صحیح احادیث میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق عبادت وغیرہ کا ذکر آتا ہے۔ پاکستان میں جو لوگ توحید کا وعظ کہتے ہیں وہ عقائد کی اصلاح کے سلسلے میں مہینوں مسلسل سفر کرتے ہیں۔ انبیاء اور شہداء کی برزخی زندگی اور اسی زندگی میں مراتب کے تفاوت کے قائل ہیں اور ان لوگوں کا عقیدہ بالکل درست ہے اور انبیاء کی زندگی قوی تر ہے اس لیے نہ ان کی ازواج نکاح کر سکتی ہیں نہ ان کا ترکہ تقسیم ہو سکتا ہے۔ اس لیئے شہداء کی زندگی تو بنص قرآن عند اللہ ہے اور انبیاء کی برزخی زندگی جسمانی دنیوی ہے۔'' (مسئلہ حیات النبی، مولانا محمد اسمٰعیل سلفی، ص ۱۸، ۲۸)

○ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَہ. مترجم مولوی قطب الدین صاحب (شاہجہان آبادیؒ) مظاہر حق ص ۴۶۴، ص ۴۴۶

عرض کیا جاتا ہے مجھ پر درود اس کا یعنی ہمیشہ پس اُس دن کہ افضل دن ہے بطریق اولیٰ عرض کیا جاتا ہے اگرچہ طویل ہو مدت ابتدائے شروع سے یہاں تک کہ فارغ ہو اُس سے یعنی سب درود اس مدت کے عرض ہوتے ہیں آگے اُس کے۔ ابوداؤدؒ نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا۔ گمان اس کے کہ یہ حکم خالص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنی منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنوں ان کے سے پس نہیں فرق ہے واسطے...... بیچ دونوں حالتوں کے یعنی حالت زندگانی اور مرنے کے اور رزق دیئے جاتے ہیں یعنی رزق معنوی اور اور منافی نہیں ہے کہ انبیاء کو رزق جیسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواح شہداء کے حق میں آیا ہے کھاتے ہیں میوے جنت کے پس، انبیاء تو اشرف ہیں ان کے لیے کیوں نہ یہ بات ہو۔''

۱۸۔ مظاہر حق ص ۴۴۵: اوس بن اوس والی حدیث۔ ج۔ ا۔ باب جمعہ کا بیان

ف: اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہیں۔ انبیاء قبروں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ حیات ان کو وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہداء کو ہے اور سوا ان کے اور اموات بھی سنتے ہیں سلام اور کلام اور عرض کرتے ہیں اعمال اقرباء ان

کے بعضوں ایام میں۔''

۱۹۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو ابوبکرؓ اپنے مکان سے جو ''سخ'' نامی جگہ میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ گھوڑے سے اُتر کر مسجد میں گئے، کسی سے بات نہیں کی۔ پھر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گئے۔ وہاں نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے لگے۔ آپ کو ایک لکیر دار یمنی چادر میں ڈھانپ دیا گیا تھا۔ ابوبکرؓ نے آپ کا چہرہ کھولا اور گر کر بوسہ لیا، پھر روئے اور کہنے لگے: یَانَبِیَّ اللّٰہَ. میرا باپ آپ پر قربان ہو، آپ کو اللہ تعالیٰ دوبارہ موت نہیں دے گا۔ پس جو موت آپ کے حصے میں اللہ نے لکھ دی تھی وہ ہو چکی۔'' (بخاری۔ ج اول۔ باب الدخول علی المیت)

شرح حدیث: اس حدیث میں خطاب: نداء اور مکالمہ تینوں باتوں کا ذکر ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے نبی! میرا باپ آپ پر قربان ہو۔

پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ موت نہیں دے گا اور جو موت آپ کے حصہ میں اللہ نے لکھ دی تھی وہ ہو چکی۔ اب اس کے بعد آپ کو موت نہیں آئے گی۔''

جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نداء اس لیے نہیں کرنا چاہیے کہ آپ وفات پا چکے اور مردہ نداء اور خطاب نہیں سنتا اور نہ اس کو سمجھ سکتا ہے؟ اگر واقعی حقیقت یہی ہوتی تو ابوبکر صدیقؓ نے تو حضور انور ﷺ سے باقاعدہ باتیں کیں اور باتیں بھی جو ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہی تھیں۔ اس حدیث میں عبرت و حکمت کا بہتر سامان موجود ہے۔'' (یا حرف محبت اور باعث رحمت، پیر شبیر احمد دیوبندی، ص ۱۰)

۲۰۔ ہر نمازی نماز کے قعدہ میں ''السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ'' کہتا ہے اور ایھا النبی منادی دعا ہے اور اس کے دل میں صرف نداء یعنی ''یا'' مقدر ہے تو عبارت یوں ہوئی ''یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ'' اور اس میں نداء اور خطاب دونوں موجود ہیں۔ تو معاذ اللہ اگر یہ الفاظ شرک کے ہوتے تو پھر نماز میں ان کے کہنے کی کیوں اجازت دی گئی۔ (ص ۱۳ یا حرف محبت)

۲۱۔ ابو ہریرہؓ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں نے خود کو گروہ انبیاء علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروف صلوٰۃ تھے اور وہ قبیلہ شنوءَ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروف صلوٰۃ تھے اور تمہارے آقا (خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ

مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔

(مسلم، کتاب الایمان۔ ۱/۱۵۶، فتح الباری)

○ رسالہ قشیری میں ہے کہ شیخ علی رود باریؒ نے ایک فقیر کو دفن کیا تو انہوں نے اس کے سر سے کفن ہٹایا اور اس کا سر مٹی پر رکھا تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی غربت پر رحم کرے تو اس نے آنکھیں کھول کر مجھ کو دیکھا اور کہا کہ جناب مجھ کو اس کے سامنے ذلیل نہ کیجئے جس نے مجھ کو راہ دکھائی ہے۔ تو میں نے کہا اے میرے سردار! کیا مرنے کے بعد زندگی؟ تو اس نے کہا کہ میں بھی زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر محب زندہ ہے اور کل میں تمہاری مدد کروں گا۔" (شرح الصدور۔ ص۔ ۱۹۰۔ اردو)

○ دورِ اسلام میں شہر صنعا میں اتفاق سے ایک قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ اس میں دو عورتیں دفن ہیں جن کے جسم تروتازہ اور صحیح حالت میں تھے اور ایک تختی چاندی کی تھی اس پر سونے کے پانی سے حروف لکھے ہوئے تھے۔ دونوں "تبع بادشاہ" کی بہنیں ہیں۔ (الدخان۔ ابن کثیر۔ خاندان نبوت۔ ص ۱۰۹۔ ادریس بھوجیانوی، وہابی)

☆ صراطِ مستقیم (ص۔۱۴۹) :ظلمات بعضھافوق بعضٍ . اندھیرے میں جو درجے ہیں بعض سے بعض ......"زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا ہے۔اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے۔"

غیر خدا کے تصور میں مستغرق ہونے سے نماز کہاں ہوگی کیونکہ اس میں آپ کو خدا کا شریک بنا دیا گیا ہے۔ (حقائق محمدی۔عبدالغفور اثری)

تبصرہ جمالی مبلغ: کتنی بڑی گستاخی ہے کہ پوری نماز سرورِ انبیاء احمد مجتبیٰ ﷺ کے تصور پر مبنی ہے لیکن مولوی اسماعیل دہلویؒ لکھتا ہے کہ "نماز میں تصورِ مصطفےٰ ﷺ بہت برا ہے۔" حالانکہ قرآن و حدیث تصورِ مصطفےٰ ﷺ پر شاہد ہے۔ مثلاً

## تصورِ مصطفےٰ ﷺ عین نماز میں

یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا استَجِیبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاکُم لِمَا یُحیِیکُم. (ج۔انفال۔۲۴)

"اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔" (کنزالایمان) (مراد آبادیؒ)

"زندگی بخشنے والی چیز ایمان، قرآن اور جہاد ہیں۔" (مراد آبادی)

○ اس آیت کی تفسیر میں امام بخاریؒ نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

ابوسعید بن معلّٰی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پکارا میں نے جواب نہ دیا۔ پھر میں نے نماز کے بعد حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ "اللہ اور اُس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔"

(روح المعانی وروح البیان زیرآیت) (ب۔ج۔۲۔ص ۶۶۹) ترمذی۔ج۔ص ۱۱۱)

ملا علی قادری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم سے نمازی کا حالتِ نماز میں گفتگو کرنا اور آپ کے ارشاد کی تکمیل میں مصروف ہونا اس کی نماز کو باطل نہیں کرتا۔ جیسا کہ نمازی کی حالت میں السلام علیکم اَیُّھَا النَّبِیُّ کہنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔"

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے۔ حضور نے انہیں پکارا، انہوں

نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی۔ عرض کیا حضور نماز میں تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ عرض کیا بے شک آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔" (مراد آبادی)

عبداللہ بن عمرؓ راستہ میں ہر اس جگہ نماز ادا کرتے ہیں جہاں کہ حضور ﷺ نے کبھی نماز پڑھی تھی۔"

(بخاری۔ ج۔ا، کتاب الصلوۃ بحث المساجد)

۲۔ جس منبر پر حضور ﷺ خطبہ فرماتے تھے اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنا ہاتھ لگا کر منہ پر رکھتے تھے۔ چومتے تھے۔" (مدارج۔ ج۔ا۔ص ۵۵۶)

۳۔ <u>ہدیۃ المہدی</u> (اردو)...... تصور شیخ کی اصل ہے یہ حدیث۔ "حضرت انس اور دوسرے صحابہ سے روایت ہے جیسا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔"

۴۔ <u>ارواح ثلاثہ</u> (اشرف علی تھانوی، ص ۳۰۸)...... رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ "تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔" پھر فرمایا کہ "اتنے سال حضرت محمد ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔"

۵۔ "جس دن رسول اللہ ﷺ نے دنیا عالم سے کوچ فرمایا۔ اس دن صبح کی نماز کے وقت آپ ﷺ نے حجرہ مقدسہ کے دروازہ کا پردہ اُٹھا کر مسجد کی جانب نظر فرمائی اور تمام صحابہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھتے دیکھ کر اظہارِ مسرت کے طور پر مسکرائے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کیا کہ آپ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ آپ کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہوئے پیچھے ہٹے تاکہ مصلے پر آپ تشریف لائیں۔" اور مسلمانوں نے (صحابہ) نے نماز میں حضور ﷺ کے دیدار و زیارت کی خوشی میں نماز توڑ دی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ "اپنی نماز کو پورا کرو۔" پھر حجرہ میں تشریف لے گئے اور حسبِ دستور پردہ لٹکا دیا اور اُسی روز آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔"

(بخاری۔ ج۔ا۔ص ۱۶۱ ایا ص ۱۱۶۰) الوفاء۔ ص ۷۹ (اردو)

۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں۔ "اور میں آپ ﷺ کو لبوں میں مسواک لیے ہوئے کا تصور رکھتا ہوں۔" (مسلم۔ ج۔۲۔ص ۱۲۰)

۷۔ حضرت حریثؓ نے فرمایا "مجھے رسول اللہ ﷺ کا تصور یوں پکا ہوا ہے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کی طرف۔ کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہیں اور سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔" (م۔ج۔ا۔ص ۴۴۰)

۸۔ ایک دفعہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نماز ادا کر رہے تھے۔ عین نماز میں حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کو جوڑا اُتار پھینکنے کا حکم ہوا۔ آپ ﷺ نے اسی وقت جوڑا اُتار دیا۔ آپ کو دیکھ کر تمام صحابہ نے نماز کی حالت میں اپنے اپنے پیروں سے جوتے الگ کر دیئے۔ سلام پھیرنے کے بعد حضور ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا۔ ’’آپ ﷺ کو نعلین مبارک اُتارتے دیکھ کر ہم نے بھی اپنی اپنی نعلین اُتار دیں۔‘‘ (ابوداؤد ص ۹۵)

۹۔ حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتیٰ کہ میں آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔‘‘ (مسلم)

۱۰۔ (بخاری۔ ج۔۱۔ص ۱۵۳) ...... عبداللہ بن مسعودؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کے ساتھ ایک رات نمازِ تہجد باجماعت ادا کی۔ آپ ﷺ نے اتنا زیادہ قیام نہ فرمایا کہ میں نے برا ارادہ کرلیا۔ حاضرین مجلس نے دریافت کیا تم نے کونسا ارادہ کیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسول خدا ﷺ حالت قیام میں ہوں۔‘‘ (ابن ماجہ۔ ج۔۱۔۱۴۷۸)

۱۱۔ فتح الباری (ج۔۱۔ص ۱۵۰) ...... حضرت عبداللہ حالت قعود کے ساتھ نماز تہجد میں شامل ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کو دائیں جانب اپنے برابر کھڑا کیا مگر وہ پیچھے ہٹ گئے۔ بار بار آپ نے اپنے برابر کھڑا کرنے کے باوجود جب پیچھے ہٹتے رہے تو رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ’’تمہارا کیا حال ہے، میں تمہیں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں اور تم فوراً پیچھے ہٹ جاتے ہو تو حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کسی شخص کو یہ ہمت ہو سکتی ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

۱۲۔ مشکوٰۃ (باب التشہد فی الدعا ۸۷) ...... حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم اس بات کے متمنی ہوتے کہ ہم آپ کی دائیں جانب میں کھڑے ہوں تا کہ بوقت سلام آپ ہماری طرف متوجہ ہوں (اور سب سے پہلے ہمیں شرف دیدار حاصل ہو جائے۔) (مسلم)

۱۳۔ بخاری باب حدیث کعب (۱/۶۰۶) ...... کعب بن مالک سے روایت ہے کہ ’’میں نماز میں حضور ﷺ کو نظر اچرا کر دیکھتا تھا۔‘‘ (بخاری مترجم۔ حدیث نمبر ۱۶۴۳) مسلم ج۔۳۔۲۲۹۹)

○ اہلِ عرفان کے طریقہ پر (تشہد میں) نماز کو جو بارگاہِ خداوندی میں شرف باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی ﷺ کی برکت سے۔ نمازیوں نے بارگاہ خداوندی میں جو نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے

حرم میں حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہے۔ حضور کو دیکھتے ہی السلام علیک یا ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہوئے حضور کی طرف متوجہ ہوئے۔'' (فتح الباری۔ ج۔۲۔ص ۲۵۰)

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا کا حبیب ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔'' (مشکوٰۃ۔ ۲۴۸۳۔ت۔د)

۱۴۔ حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتیٰ کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔ (مسلم)

۱۵۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں۔ اس نبی کا ذکر جس کو اس کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا وہ نبی علیہ السلام اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا اے اللہ! تو میری قوم کو بخش دے وہ میری حقیقت سے واقف نہیں۔'' (مشکوٰۃ۔ ۵۰۵۴۔ب،م)

○ ''مقام فنافی الشیخ یہ ہے کہ طالب اللہ جب صورت شیخ کو تصور تصرف میں لاتا ہے تو باطن میں شیخ کی صورت حاضر ہو جاتی ہے اور طالب جس مقام پر چاہتا ہے وہ صورت اس مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ فنافی الشیخ کا یہ طریق تحقیق ہے۔'' (مجالسۃ النبی۔ص۷۔ سلطان باہوؒ)

○ ''مقام فنافی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہے کہ جب طالب ''اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کا تصور تصرف میں لے آتا ہے اسی وقت ''روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' مع ارواح صحابہ کبارؓ حاضر ہو جاتی ہے۔ صاحب تصور کو نبی اللہ اپنے بغل میں لے لیتے ہیں جس سے اس کے وجود میں خوئے بوئے ''خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم'' پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مکمل طور پر باطل سے باہر نکل آتا ہے۔'' (مجالسۃ النبی۔ص۷۔ سلطان باہوؒ)

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں کا، اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان۔ص ۱۰۷۔۵۰)

''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں (شرک)۔'' (توحید کا قلعہ۔ص ۱۲۔ نجدی علماء)

ف: کتنی بڑی گستاخی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے کہ ''اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہاری رضا چاہتا ہوں'' لیکن بعض مولوی گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے یہ کہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ قرآن و حدیث کے دلائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر شاہد ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پسند ہے۔

## رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم...... روایت باری تعالیٰ، معراج، رضاء، ذکر کا بلند ہونا وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سے ہیں۔" (الخصائص الصغریٰ ص ۱۱۹ ترجمہ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب) علامہ سیوطیؒ

۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند تھا اور کھانے سے کدو کو علیحدہ کر کے تلاش کر کے کھاتے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔" (مسلم۔ج۔۳۔ص ۶۲۳)

البقرہ (۱۴۴)...... قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْ وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط.

"ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے۔ اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھردو مسجد حرام کی طرف۔ اور اے مسلمانوں تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی طرف کرو۔" (کنزالایمان)

۲۔ (ب۔ج۔۳۔۲۱۱۵)...... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور آپ نے کعبہ کی طرف رُخ کر لیا۔ ایک شخص نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک جماعت پر گزرا اور ان کو بتایا" چنانچہ وہ پھر گئے۔ اس وقت وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے۔"

۳۔ (ب۔ج۔۲۔۱۶۰۵)...... کچھ لوگ مسجد قباء میں نماز صبح پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگو اللہ نے حکم دیا ہے کہ اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لو، لوگ یہ سنتے ہی نماز کی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت المقدس سے منہ پھیر کر کعبہ معظّمہ کی طرف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یکدم دس صحابہ کعبہ معظّمہ کی طرف پھر گئے۔ جنہیں اللہ نے جنت کی بشارت دی اور انہیں عشرہ مبشرہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

التوبہ (۶۲)...... وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ.

"اور اللہ اور رسول کا حق زائد تھا کہ انہیں راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔"

البقرہ (۱۴۴)...... قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ

اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ. ''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔'' ''ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی طرف کرو۔ اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔'' (کنز الایمان)

شانِ نزول...... سید عالم ﷺ کو کعبہ کو قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور ﷺ اس اُمید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا۔''

○ اہلِ کتاب کی کتابوں میں حضور ﷺ کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ ''بیت المقدس'' سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور ﷺ کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔'' (تفسیر مراد آبادی، تفسیر ابن عباس)

○ رسول اللہ ﷺ نے ممبر پر بیٹھ کر فرمایا ''بے شک ایک بندے (رسول اللہ) کو اللہ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی رونق وہ چاہے اسے دی جائے اور دوسری چیز آخرت، پس اسے بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔'' (بخاری ۲۔۱۰۸۶) مشکوٰۃ ۵۶۷۵)

البقرہ (ص ۱۴۹)...... وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَاِنَّہٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

''اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔'' (کنز الایمان)

آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول اللہ ﷺ راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں۔'' (مراد آبادی)

○ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم جانتے ہو میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اُس کا رسول ﷺ زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ اختیار دیا ہے کہ اگر میں

چاہوں تو میری آدھی اُمت جنت میں داخل کر دی جائے اور اگر میں چاہوں تو شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے بھی دعا فرمائیں کہ ہم بھی ان لوگوں میں ہوں۔ آپ نے فرمایا، وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔" (ابن ماجہ۔ ج۔۲۔۲۱۲۱)

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی. (وَالضُّحٰی)

"اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

:۔ یہ آیت کریمہ "وجوہِ کرامت"، انواعِ سعادت اور دونوں جہانوں کے انعامات کثیرہ کی جامع ہے۔ بعض کا قول ہے کہ شفاعت و حوضِ کوثر مرحمت فرما کر راضی کر لیا ہے۔ ابنِ اسحاق کا قول ہے کہ دنیا میں تمہیں کامیابی دے کر اور آخرت میں ثواب دے کر راضی کر لیا جائے گا۔ فخرِ دو عالم ﷺ کے بعض اہل بیت سے روایت ہے کہ "قرآن کریم کی اس آیت سے بڑھ کر ڈھارس بندھانے والی آیت اور کوئی نہیں اور رسول اللہ ﷺ ہرگز راضی نہیں ہوں گے اگر آپ کا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہ گیا۔" (الشفاء ج۔ص ۷۹۔اردو)

## رضائے مصطفےٰ ﷺ فی الاحادیث

۱۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ "اللہ نے جبرائیل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے۔" "اور آپ کو آپ کا پروردگار عنقریب آخرت میں منصب شفاعت عظمیٰ عطا فرمائے گا اور اس قدر انعامات عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اپنی ساری امت کو بخشوائیں گے۔" (تفسیر ابن عباس)

۲۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم نے فرمایا کہ جب تک ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔" (تفسیر مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

۳۔ بخاری (ج ۳ ص ۲۴۵) ...... حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی و شتابی کرتا ہوا۔"

○ تکمیل الایمان (اعلیٰ حضرت بریلویؒ) (ص ۳۲) ...... خداوند کریم فرماتا ہے "یا محمد ﷺ! سب میری رضا کے طالب ہیں اور میں تیری رضا کا طالب ہوں۔" اس حدیث کے معنی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی کے لیے جائیں معنی صحیح ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ مکمل ص ۳۷۴)

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ محمد ﷺ راضی نہیں ہوگا جب تک اس کی اُمت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔'' (مسلم)

۵۔ اور دنیا و آخرت میں جود و کرم اور بخشش و عطا اور وجوہِ کرامت و انواع سعادت مین یہ آیہ کریمہ جامع ہے کیونکہ فرمایا: وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی. ''اور آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔'' (مدارج النبوت۔ج۔۱۔ص ۱۳۱۔اردو)

۶۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ سے فرماتا ہے: ''یا محمد ﷺ! زمینوں کے تلے سے لے کر عرش تک جتنی مخلوق ہے وہ میری رضا کی طالب ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔''
(تفہیم البخاری۔ج۔۱۔ص ۱۷۱)

۷۔ (مسلم۔ج۔۳۔۱۸۷۸)...... حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام ہدیہ بھیجنے کے لیے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔ یَبْتَغُوْنَ بِذٰلِکَ مَرْضَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی (رضا) کے طالب ہوتے تھے۔''

۸۔ (مسلم۔ج۔۳۔۶۳۳)...... حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ آنحضرت ﷺ کدو بہت پسند تھا۔ اسی کو کھانے لگے۔ میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کدو حضور ﷺ کے سامنے رکھنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مجھے کدو پسند آنے لگا۔'' (بخاری۔ج۔۳۔۳۴۶)

۹۔ (مسلم۔ج۔۳۔۴۲۲)...... حضرت انسؓ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور ﷺ کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ اس کھانے پر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو پڑا ہوا تھا اور بھنا ہوا گوشت لایا گیا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔ اسی روز سے مجھ کو بھی کدو سے محبت ہوگئی۔''

۱۰۔ (مسلم۔ج۔۳۔۱۴۱۹)...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ''حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ایک زمانہ آئے گا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے اور میرا دیکھنا تمہیں بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔''

۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرے پاس ایک فرشتہ حاضر ہوا اور اس

نے کہا بے شک تمہارا رب تبارک وتعالیٰ تمہیں سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔ ان شئت نبیا عبدا ان شئت نبیا ملکا. اگر چاہو تو نبی عبد بنو اور چاہو تو بادشاہ بنی۔ میں نے کہا میں "نبی عبد" بننا پسند کرتا ہوں۔"

(الوفاء۔ص ۴۹۳ (اردو)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے حق میں اللہ تعالیٰ سے التجا کی اور روئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں ضرور تمہیں امت کے معاملہ میں راضی کروں گا۔ (الوفاء۔ص ۵۷۶۔علامہ ابن جوزیؒ)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "آج رات مجھ پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام بمع امم پیش کئے گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ میری امت کدھر ہے؟ تو مجھے کہا گیا دائیں طرف دیکھو میں نے دیکھا تو سبھی ٹیلے لوگوں سے بھرے نظر آئے اور مجھ سے پوچھا گیا "راضی ہو گئے؟"۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ تو فرمایا گیا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے مومن کامل ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔" (الوفاء۔ص ۶۶۷)

۱۳۔ عطیہ بن قیسؒ، حضرت رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قتال بدر سے فارغ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: اے ستودہ صفات، محمود خصال! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہ ہو جائیں۔ آپ سے جدا مت ہونا، کیا آپ مجھ سے راضی ہیں اور ہماری اسی خدمت سے خوش ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں ہاں میں راضی ہوں، بالکل راضی ہوں۔" (الوفاء۔ص ۷۰۹)

○ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "جویریہ" سے شادی کی تو "بنو مصطلق" کے ایک سو قیدی تھے جب اس کا علم صحابہ کرام کو ہوا تو انہوں نے سب قیدیوں کو رہا کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے تھے۔ (خاندان نبوت۔ص ۲۷۱)

۱۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ کہیں: جو اللہ نے چاہا اور پھر تم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا۔

(نسائی) توحید کا قلعہ۔ص ۱۲۔نجدی علماء)

## مسئلہ احیاء موتا "یعنی انبیاء واولیاء اللہ کا مردے زندہ کرنا"

☆ اور یہ میرا چیلنج ہے کہ پوری بریلویت مل کر بھی کسی صحیح حدیث سے آنحضرت ﷺ کا مردوں کا زندہ کرنا ثابت نہیں کر سکتے۔ (حقائق محمدی۔ عبدالغفور اثری)

**ف:** محدثین مفسرین واولیاء اللہ نے قرآن واحادیث سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء، اولیاء اللہ مردے زندہ کر سکتے ہیں۔ (جمالی مبلغ)

جابر رضی اللہ عنہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بنی اسرائیل کی ایک جماعت قبرستان میں گئی اور انہوں نے مشورہ دیا کہ دو رکعت پڑھ کر خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ کسی مردہ کو زندہ کرے جو ہم کو حالات بتائے۔ چنانچہ وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک سیاہ شخص نمودار ہوا۔ اس کی پیشانی پر سجدوں کے نشانات تھے۔ اس نے کہا کے اے لوگو! تم نے مجھ کو کیوں پریشان کیا، مجھ کو مرے ہوئے سو سال ہوئے ہیں لیکن موت کی گرمی اب تک محسوس کر رہا ہوں۔ تو اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھ کو پہلی حالت پر لوٹا دے۔"

(شرح الصدور ص ۳۵، مترجم) (علامہ سیوطیؒ م ۹۱۱۔ ۸۴۹)

- ابو عبیدہ بصریؒ نے ایک جنگ میں دعا کی کہ ان کی سواری زندہ ہو جائے تو اللہ نے اس کو زندہ فرما دیا۔
- مفرج دمامیؒ نے بھنے ہوئے پرندوں کے بچوں کو فرمایا کہ اُڑ جاؤ تو وہ اُڑ گئے۔
- شیخ عبدالقادرؒ نے گوشت کھا لینے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا "اُٹھ کھڑی ہو۔ اس خدا کی اجازت سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اُٹھ کر کھڑے ہو گیا۔"
- شیخ اھولؒ نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ اُن کے پاس آ گئی۔
- شیخ زین الدین فاروقی کے گھر میں چھوٹا بچہ چھت سے گر گیا اور مر گیا۔ ان کی دعا سے اللہ نے اسے زندہ کر دیا۔ (جمال الاولیاء، اشرف علی تھانوی)

(ا) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ ط (البقرہ۔ ۲۴۲)

"اے محبوب ﷺ کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پر انہیں زندہ فرما دیا۔" (کنز الایمان)

- بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی

بستیاں چھوڑ گئے اور جنگل میں جا پڑے۔ بحکم الٰہی سب وہیں مر گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ''حضرت حزقیل نبی علیہ السلام'' کی دعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور مدتوں زندہ رہے۔'' (مراد آبادی)

○ بنی اسرائیل ہزاروں (آٹھ ہزار) موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے بھاگے۔ تب خدا نے فرمایا سب مر جاؤ، وہ مر گئے۔ پھر خدا نے انہیں زندہ کیا۔ (ابن عباس)

○ ابن عربیؒ نے فرمایا کہ جو موت سزا ہو اس کے بعد زندہ کیا جاتا ہے اور جو موت قضا ہو اور اس کے بعد زندہ کرنے کا قانون نہیں۔

○ حسنؒ فرماتے ہیں کہ داوردان والوں کی یہ موت عمر ختم ہونے سے پہلے واقع ہوئی پھر اپنی عمر پوری کرنے کے لیے انہیں زندہ کیا گیا۔ یہ لوگ حضرت حزقیل بن یوذائی کی دعا سے زندہ ہوئے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے۔ (روح البیان، نور العرفان)

(11) وَاِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّیۡنِ کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ بِاِذۡنِیۡ فَتَنۡفُخُ فِیۡهَا فَتَكُوۡنُ طَیۡرًا بِاِذۡنِیۡ وَ تُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَ اِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ ۚ (المائدہ۔110)

''اور جب تو مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو میرے حکم سے اُڑنے لگتی اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔'' (کنز الایمان)

○ ''مٹی سے پرندے بنا کر آڑانا، اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔'' (مراد آبادی)

○ اور یہ اثر دیا کہ جب تم مٹی کا پتلا پرند کی صورت کا بنا کر اس میں پھونک ڈالتے جیسے کوئی سوتے میں سانس لیتا ہے تو وہ سچ مچ پرندہ بن کر ہوا میں میرے حکم سے اُڑتا پھرتا تھا۔ ''تم مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو میری اجازت و حکم و قدرت سے فوراً اچھا کر دیتے تھے اور مردوں کو میرے حکم سے زندہ کر لیتے تھے۔'' (ابن عباس)

○ یعنی قبر میں دفن شدہ مردوں کو زندگی بخشتے تھے چنانچہ آپ (عیسیٰؑ) نے صدہا سال پیشتر فوت ہوئے۔ حضرت سام بن نوحؑ کی قبر پر جا کر انہیں زندہ فرمایا۔''

:- اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو کرامت اور معجزے سے ان کو دوبارہ عمر دیتا ہے جو پہلے اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے تھے۔ لہٰذا اگر غوث پاک نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو صحیح

سلامت نکالا ہوتو کیا بعید ہے۔" (نور العرفان)

(III) اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًام بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَ اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ج (آل عمران ۔ ۴۹)

"کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے۔ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (کنز الایمان)

○ قولہ تعالیٰ. وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ......... الخ.

ترجمہ: "جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی۔ اے میرے اللہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے جواب آیا کہ کیا تمہیں ایمان نہیں، عرض کی ہاں ہے لیکن اطمینان قلبی چاہتا ہوں۔ حکم ہوا چار پرندے لیجئے اور ان کو اپنے ساتھ مانوس کیجئے۔ اور ان کو ذبح کر کے ان کا ایک ایک ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دیجئے۔ پھر ان کو ہلایئے وہ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئیں گے۔ جان لو! کہ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔" (مجالسۃ النبی۔ ص ۱۴۔ سلطان باہوؒ)

## "مسئلہ احیائے موتیٰ" بتحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ا۔ اب رہا مردے زندہ کرنے کے معجزات تو بیہقی نے دلائل میں روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس شخص نے کہا میں اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک آپ میری اس لڑکی کو جو مر چکی ہے زندہ نہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ اس نے اس کی قبر دکھا دی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس شخص نے کہا میں نے ایک لڑکی کو وادی میں ڈال دیا ہے۔ فرمایا مجھے وہ وادی دکھاؤ تو اس نے حضور ﷺ کو وہ وادی دکھا دی۔ پھر حضور ﷺ نے اس لڑکی کو آواز دی۔ لڑکی نے جواب میں کہا لبیک وسعدیک (حاضر ہوں فرماں بردار ہوں) پھر حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرتی ہے۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لا چکے ہیں اگر تو پسند کرے تو تجھے دنیا میں لوٹا دوں؟ اس نے کہا مجھے ماں باپ کی ضرورت نہیں

ہے میں نے اپنے رب کو ان سے بہتر اور مہربان تر پایا ہے۔"

اس حدیث کی روایت دلالت کرتی ہے کہ مشرکین کی اولاد پر (اگر وہ زمانہ فہم سے پہلے مر جائیں تو) عذاب نہیں ہے۔"

۲۔ اسی طرح حضرت جابرؓ کے فرزندوں کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ ان کے گھر کے مہمان بن کر تشریف لے گئے تھے۔ حضرت جابرؓ نے ایک بکرا ذبح کیا تھا۔ ان کے بڑے لڑکے نے یہ دیکھ کر کہ باپ نے بکرے کو کیسے ذبح کیا ہے۔ اپنے چھوٹے بھائی کو لٹا کر گلے پر چھری پھر دی۔ جب ان کی ماں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو دوڑ کر ان کی طرف آنے لگیں۔ بڑے لڑکے نے جب یہ دیکھا کہ ماں آ رہی ہے۔ سامنے بالاخانہ سے چھلانگ لگا دی وہ بھی گر کر مر گیا۔ پھر حضور ﷺ نے ان دونوں بیٹوں کو زندہ فرمایا۔ اس کا تذکرہ شواہد النبوۃ میں مفصل مذکور ہے۔"

۳۔ "اسی طرح "احیاء البوین" شریفین ہے یعنی حضور اکرم ﷺ کا اپنے والدین کریمین کو زندہ فرمانا اور ان کا ایمان لانا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے لیکن محدثین اور ان حدیثوں کی صحت میں کلام کرتے ہیں اور بعض متاخرین انہیں ثابت کر کے درجۂ اعتبار تک پہنچاتے ہیں۔"

۴۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان تھا۔ اس نے وفات پائی۔ اس کی اندھی بوڑھی ماں تھی تو لوگوں نے اس جوان پر کپڑا ڈال دیا اور اس کی ماں سے لوگ افسوس کرنے لگے۔ اس نے پوچھا کیا میرا لڑکا مر گیا؟ لوگوں نے کہا ہاں! وہ کہنے لگی خداوندا! تو خوب جانتا ہے کہ تیری طرف اور تیرے نبی کی طرف اس اُمید پر ہجرت کی تھی کہ تو میری مدد فرمائے گا۔ اور ہر شدت میں میری فریاد رسی کرے گا تو اے خدا مجھے اس مصیبت میں نہ ڈال۔" ابھی ہم وہاں سے ہٹے بھی نہیں کہ ہم نے مردے کو چہرے سے چادر کو اُٹھا کر دیکھا تو وہ زندہ تھا۔ پھر اس نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ اسے ابن عدی، ابن ابی الدنیا، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اس عورت کا رسول اللہ ﷺ کے حضور میں استغاثہ کرنے کی برکت تھی۔

۵۔ اسی طرح وہ روایت ہے جو ابی بکر بن ضحاک نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد کا انتقال ہو گیا۔ جب لوگ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اُٹھا کر لے جانے لگے تو اس نے کہا "محمد رسول اللہ ﷺ"۔

۶۔ اسی طرح مروی ہے کہ زید بنؓ خارجہ انصاری خزرجی اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے

اور بیعۃ رضوان میں بھی شریک تھے۔ انہوں نے خلافتِ عثمانی میں وفات پائی تھی۔ انہوں نے بعداز انتقال کلام کیا اور ان کا کلام محفوظ کرلیا گیا۔ انہوں نے کہا: احمد احمد فی الکتب الاول صدقه ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسهٔ القوی فی امره فی الکتاب الاول صدق، صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان، علی منهاجهم، مضف اربع سنین و بقیت سنتان، انت الفتن و اکل الشدید الضعیف و قامت الساعة. کذافی جامع الاصول.

۷۔ 'مواہب لدنیہ میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیدؓ بن خارجہ سردارانِ انصار میں سے تھے۔ وہ مدینہ منورہ کی راہوں میں چلتے ہوئے ظہر وعصر کے درمیان کسی جگہ منہ کے بل گر پڑے اور ان کا انتقال ہو گیا۔ انصار عورتوں اور مردوں نے آکر رونا شروع کردیا اور وہ اسی حال پر رہے۔ یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی خاموش رہو۔ اس کے بعد جب غور سے دیکھا تو چادر کے نیچے سے آواز آ رہی تھی۔ انہوں نے ان کے چہرے اور سینے سے چادر اُتار دی تو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے: "محمد رسول اللّٰه النبی الامی خاتم النبین الانبی بعدهٔ و کان ذلک فی الکتاب الاول وصدق صدق هذا رسول اللّٰه السلام علیک یا رسول اللّٰه ورحمة اللّٰه وبرکاتهٔ" اسے ابوبکر ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت' میں روایت کیا ہے۔ انتہی۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے منقول ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس جماعت میں شریک تھا جنہوں نے ثابتؓ بن قیس بن شماس کو دفن کردیا تھا اور وہ مکمل طور پر وفات پا چکے تھے۔ اس وقت جب کہ انہیں قبر میں اُتار دیا گیا تھا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا "محمد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق، عمر الشہید، عثمان بن عفان البر الرحیم"۔ پھر جو میں نے غور سے دیکھا تو وہ مردہ تھے۔

اسی طرح الشفا میں مروی ہے۔ اگر کوئی شک کرے اور کہے کہ ممکن ہے کہ زندہ ہوں اور کوئی پردہ لاحق ہو گیا ہو اور نیز یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر واقع نہیں ہوا جسے معجزہ کہہ دیجئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرنا دکھاوا نہیں ہے جسے چھپایا جا سکے اور "حضور ﷺ کے ذکرِ مبارک اور آپ کی مدح وثنا کرنے میں۔ یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ سب کچھ حضور ﷺ کی برکت اور آپ کی عزت کے نتیجہ میں ہے۔ اگر کرامت بھی ہو تو یہ بھی حضور ﷺ ہی کا معجزہ ہے۔"

۱۰۔ ’’ابو نعیم نے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کر کے اسے سالم دم بخت کیا اور اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ پھر ساری جماعت نے کھایا اور حضور ﷺ نے فرمایا تم سب کھاؤ لیکن اس کی ہڈیاں نہ توڑنا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ان سب ہڈیوں کو جمع فرمایا اور ان پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ بکری زندہ ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کان ہلانے لگی۔‘‘

۱۱۔ اور بعض ایسے کامل ترین اولیاء کرام ہیں جو حق شانہٗ تعالیٰ کی قدرت کے مظہر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی متابعت کے بشرف سے آپ کے پرتو میں ان سے خارق عادات ظاہر ہوتے ہیں جیسے کہ لوگوں نے ایک مرغ کھایا۔ ایک بزرگ نے اس کی ہڈیوں کو جمع فرمایا اور ان پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا، مرغ زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا اور چلایا۔ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔‘‘

۱۲۔ جاننا چاہیے کہ خیبر میں زہر آلود بکری کا کلام کرنے کو بعض علماء احیاء موتیٰ کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ایسا کلام ہے جو مجھ سے حق تعالیٰ نے مُردہ بکری میں پیدا فرمایا۔ جس طرح کہ شجر و حجر میں حروف و آواز کو حق تعالیٰ پیدا فرماتا ہے اور انہیں بغیر تغیر اشکال اور ان کی ہیئت صوری بدلے بغیر سنوارتا ہے۔ شیخ ابو الحسن اور قاضی ابو بکر باقلانی کا مذہب یہی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حیات کی تخلیق کی مانند پہلے انہیں پیدا کرتا ہے پھر انہیں قوتِ گویائی دیتا ہے اور ان کا ظاہر ہر قول یہی ہے۔

(واللہ اعلم) (مدارج النبوت۔ حصہ اول)

○ ’’حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا:۔

۱۔ ’’ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا۔ جب اسکی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی۔ تین روز بعد آپ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ اس کی قبر پر گئے اور باذن الٰہی اسے زندہ کیا۔ وہ قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا۔‘‘ (تفریح الخاطر۔ ص ۱۶)

۲۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اُتر پڑا۔ کپڑے پہنے گھر آیا۔ زندہ رہا، اولاد ہوئی۔

(تفریح الخاطر ص ۱۶ مطبوعہ، عبد القدر الاربلیؒ)

۳۔ ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔

۴۔ ایک سام ابن نوح کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے۔ لوگوں کی خواہش پر آپ (عیسیٰ

نے) اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَحِبْ رُوحَ اللّٰہِ یہ سنتے ہی وہ مرعوب وخوفزدہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی۔ اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔" (تفسیر نعیم الدین مراد آبادی)

۱۳۔ غوث پاکؒ کا مردے زندہ کرنا: اسرار الطالبین میں ہے کہ ایک دن غوث اعظم ایک محلہ سے گزر رہے تھے کہ ایک مسلمان دو عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کی وجہ پوچھی۔ مسلمان نے کہا کہ عیسائی کہتا ہے کہ عیسیٰ کا درجہ بلند ہے، کیونکہ آپ مردے زندہ کرتے ہیں۔ غوثِ اعظم جیلانی نے فرمایا میں نبی نہیں بلکہ اپنے نبی ﷺ کا ایک غلام ہوں۔ اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تو میرے نبی ﷺ پر ایمان لے آئے گا۔ جب اُس نے ہاں کہا۔ تو غوثِ اعظم نے ایک پرانی قبر کے مردہ کو زندہ فرمادیا اور عیسائی پادری ہمارے نبی ﷺ کے غلام کی شان اور غوثِ اعظم کی کرامت دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔" (تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر۔ ص ۱۶)

۱۴۔ ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام سے بلند مرتبہ ہیں وہ تو مردہ زندہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو آواز دی اور حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، علی! ان لوگوں کے ساتھ یوسف بن کعب (یہودیوں کا راہب) کی قبر پر جاؤ اور اسے کہو کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر نکل آئے۔ حضرت علیؓ ان لوگوں کو لے کر قبرستان پہنچے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا "اُٹھو" قبر پھٹ گئی۔ مردہ سامنے آگیا۔ آپ نے لوگوں سے کہا اسے پہچان لو۔ اس نے بتایا میں یوسف بن کعب ہوں مجھے فوت ہوئے تین سو سال ہو چکے ہیں۔" انبیاء کے لیے احیائے موتیٰ میں کوئی شک نہیں اور یہ ان کا معجزہ ہے۔"

(معارج النبوت۔ ج۔ ۳۔ علامہ معین کاشفی۔ ص ۶۱۴۔ اردو)

## "مصائب سے نجات اور ڈوبے بیڑے ترانا" تحقیق وہابی علما

۱۔ "ختم حصن وحصین کتاب کی برکت" کہ میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور لوٹنے کو تھا۔ محدثین و حصین کتاب کو ایک بار ختم کیا۔ اللہ نے مجھ کو صحیح سالم پہنچا دیا۔ (الداء والدواء) (نواب صدیق الحسن۔ ص ۲۱۰)

۲۔ اخبار الاخیار (اردو) (ص ۳۰۹، شیخ عبدالحق): ایک روز مخدوم جہانیاں تشریف فرما تھے۔ وہاں آگ لگ گئی۔ آپؒ نے مٹھی بھر مٹی اُٹھائی اور اس پر بلند آواز سے شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاکؒ کا نام لے کر

پھینک دیا۔ چنانچہ آگ اسی وقت ختم ہوگئی۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ وہابی دیوبندی علماء کے مصدقہ محدث)

۳۔ زبدۃ الاثار (ص ۹۰، شیخ عبدالحق دہلویؒ): شیخ ابو سعید قیلویؒ نے فرمایا ''شیخ عبدالقادرؓ اللہ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔''

۴۔ الصلوٰۃ والسلام (ص ۲۳، فردوس شاہ قصوری وہابی): شیخ صالح موسیٰ ضریرؒ نے نقل کیا ہے: ''ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں سوار تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود شریف (درود تنجینا) تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔'' ثابت ہوا ذکرِ مصطفےٰ ﷺ سے ڈوبے بیڑے ترتے ہیں۔
(افضل الصلوٰۃ علی السید السادات)

۵۔ جمال الاولیاء (ص ۱۳۲، اشرف علی تھانوی): محمد بن عبداللہ بن علویؒ کسی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر لوٹے تو آپ کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پوچھا گیا تو فرمایا میرے متوسلین میں سے بعض کا جہاز پھٹ گیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے مدد مانگی تو میں نے اسی میں اپنا کپڑا لگا دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے درست کرلیا۔

۶۔ شمائم امدادیہ (ص ۴۳) (اشرف علی تھانوی): ''ایک دن غوث پاکؓ سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگاہ نظرِ بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے۔ آپؓ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔''

۷۔ شمائم امدادیہ (ص ۸۲۔۸۱) (اشرف علی تھانوی): محبوب علی نقاش نے بیان کیا کہ ہمارا جہاز تباہی میں تھا۔ میں مراقب ہوا۔ آپؒ (حاجی امداداللہ) سے ملتجی ہوا۔ آپ نے تسلی دی اور جہاز تباہی سے بچالیا۔''

۸۔ ارواح ثلاثہ (ص ۹۶۔۹۵) (اشرف علی تھانوی): مولوی وجیہ الدین صاحب ایک مرتبہ مولانا اسمٰعیل شہید کے ساتھ جہاز میں تھے۔ مولانا اسمٰعیل شہید ہنسی مزاق میں مصروف تھے کہ ہوا ناموافق ہوگئی اور جہاز میں پانی بھی کم ہوگیا۔ اس مصیبت کا الزام مولوی اسمٰعیل شہید پر لگایا گیا اور لوگوں کا خیال ہوا کہ مولوی صاحب کی گستاخی کی وجہ سے یہ مصیبت نازل ہوئی ہے۔ سب نے مولانا سے دعا کی درخواست کی۔ مولانا نے فرمایا: ''تم سب لوگ دعا کرو میں بھی دعا کروں گا۔ مگر میری دعا مٹھائی کے بغیر چپکتی نہیں۔ اس پر ایک شخص نے وعدہ کیا کہ سب لوگوں کو ''مسقطی حلوہ'' کھلاؤں گا۔ اس پر آپ نے سب لوگوں سے مل کر دعا کی جس کا اثر اسی وقت ظاہر ہوا۔ میٹھا پانی بھی میسر آیا اور ہوا بھی موافق ہوگئی۔ ڈوبتا

بیڑا روانہ ہوا اور جہاز صحیح سالم جدہ پہنچ گیا۔ (ملخصاً)

ف......ثابت ہوا کہ بزرگوں کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیے اور بزرگوں کی دعاؤں سے مصیبتیں ٹلتی ہیں اور ڈوبے بیڑے بھی ترتے ہیں۔

۹۔ ارواح ثلاثہ (ص ۱۹۲) (اشرف علی تھانوی): حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ جب میں حج کے لیے گیا۔ ایک جگہ ہمارا جہاز طغیانی میں آ گیا اور جہاز میں ایک شور مچ گیا۔ کہ شاید کچھ دیر میں جہاز ڈوبنے والا تھا۔ اسی اثناء میں مجھ پر غفلت طاری ہوئی۔ اسی غفلت میں مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ فلانے اُٹھو اور پریشان مت ہو۔ ہوا موافق ہو گئی ہے کچھ دیر میں جہاز طغیانی سے نکل جائے گا اور میرا نام امداد اللہ ہے۔ مجھے میری کمبلی دو۔ میں نے گھبرا کر کمبلی دینی چاہی اور میری آنکھ کھل گئی اور میں نے لوگوں سے کہہ دیا کہ مطمئن ہو جاؤ جہاز ڈوبے گا نہیں۔ آخر جہاز طغیانی سے نکل گیا اور ہم مکہ پہنچ گئے۔ (ملخصاً)

۱۰۔ مولانا اسمٰعیل دہلوی بھی رقم طراز ہیں کہ ''ان مراتب عالیہ اور مناسب رفیعہ کے صاحبان (اولیاء الرحمن) عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون مجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کو حق پہنچتا ہے کہ تمام کلیات اپنی طرف نسبت کریں۔ مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں ''عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔'' اس کلام کا معنی یہ ہے کہ عرش سے فرش تک ہمارے مولا کی سلطنت ہے۔'' (صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۰۱)

۱۱۔ کرامات امدادیہ (ص ۳۶-۳۵): حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے ڈوبتے ہوئے جہاز کو کمر پر اُٹھا کر غرق ہونے سے بچایا۔ نشانات ان کی کمر پر موجود تھے۔ آپ گھر سے غائب بھی نہیں ہوئے۔ (ملخصاً)

۱۲۔ کنز الفرائض (ص ۳۹۵) (اردو): مولوی محمد قاسم نانوتوی نے کہا ''ایک مرید کا جہاز سمندر میں غرق ہونے لگا تو میرے مرید نے مجھے پکارا تو میں نے جہاز کو کندھا دیا۔'' (ملخصاً) (بحوالہ درود و سلام ص ۳۹۵، جعفر ضیاء قادری)

# اعمال کا بارگاہِ نبوی ﷺ میں پیش ہونا

کتاب وسنت میں اس عقیدہ (حیات النبی ﷺ) پر جو دلائل ہیں ان میں سے ایک اہم دلیل آپ ﷺ کا یہ مقدس فرمان بھی ہے۔ ”حیات خیر لکم وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم“.

۱۔ محدث بزارؒ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میری ظاہری حیات تمہارے لیے سراپا خیر ہے۔ تمہیں کوئی معاملہ پیش آجاتا ہے تو اس کے لیے حکم آجاتا ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لیے سراپا خیر ہے۔ تمہارے اعمال میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے رہیں گے۔ جب اچھے کام دیکھوں گا تو اللہ کی حمد وثناء کروں گا اور جب برے اعمال دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ رب العزت سے مغفرت و بخشش مانگوں گا۔“ (حدیث صحیح۔ سند صحیح۔ علامہ قسطلانیؒ، علامہ سیوطیؒ)

۲۔ امام ابونعیم نے حلیہ میں: حضرت انسؓ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کے اعمال ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور زانیوں پر اللہ کا غضب شدید تر ہوتا ہے۔“

۳۔ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ ہر پیر اور جمعرات کے دن تمہارے اعمال اللہ رب العزت کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اور انبیاء اور والدین کے حضور ہر جمعہ کو پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ان کے چہروں کی بشاشت اور رونق مزید بڑھ جاتی ہے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔“

۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”ان لوگوں کو کیا ہو گیا جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا تعلق آپ کی قوم کو فائدہ نہ دے گا؟ ہاں رب ذوالجلال کی قسم میرا تعلق دنیا و آخرت میں قائم ہے۔ اے لوگو! حوضِ کوثر پر میں تمہارا استقبال کروں گا۔ جب تم آؤ گے تو ایک آدمی کہے گا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں فلاں بن فلاں ہوں اور دوسرا کہے گا میں فلاں بن فلاں ہوں۔ تو میں کہوں گا سب کو میں پہچانتا ہوں لیکن تم نے میرے بعد یہ بدعات گھڑ لیں اور راہِ راست سے ہٹ گئے۔“ (حافظ حدیث ھیثمی۔ حدیث حسن)

۵۔ حضرت انسؓ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری ظاہری حیات تمہارے لیے خیر ہے جو کچھ تم کہتے کوئی کام کرتے تو اس کا حکم تمہیں بتا دیا جاتا ہے۔ جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرا

وصال بھی تمہارے لیے خیر ہوگا۔تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے۔اگر میں بہتر عمل دیکھوں گا تو اس پر رب العزت کی حمد وثناء بیان کروں گا اور اگر اچھا عمل نہ دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کروں گا۔"

٦۔ بکر بن عبد اللہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حیاتی خیر لکم و وفاتی خیر لکم تحدثون فیحدث لکم فاذا انا مت عرضت علی اعمالکم فان رأیت خیراً حمدت اللہ وان رأیت شراً استغفر اللہ لکم. (یہ اسناد صحیح ہے)

٧۔ ابن مبارک نے "الزہد" میں سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ہر روز صبح وشام آپ ﷺ پر آپ کی اُمت پیش کی جاتی ہے۔آپ انہیں چہروں اور اعمال کے ساتھ پہچانتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ ان پر گواہی دیں گے۔" (حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اثر کو مرسل کہا)

(نمبر ا تا ٧۔ بحوالہ نہایۃ الاعمال فی صحۃ وشرح حدیث عرض الاعمال) (امام عبد اللہ محمد بن الصدیق الغماری)

.........☆.........☆.........☆.........

☆ مصطفےٰ کریم ﷺ نے فرمایا "اُن (بدمذہبوں) سے دور رہو اور اُنہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔" (مشکوٰۃ۔ص ٣٨۔عربی)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ o

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ o

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ o

خادم اولیاء اللہ وعلمائے حق

چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ

آف بھوماں باٹھ گوجرانوالہ

# سلام مبارک

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحر سماعت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہے
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام (امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ)

بحوالہ کتاب ''السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' از شبیر احمد مفتی عبداللطیف (دیوبندی) صفحہ ۱۳۵

حصول برکت

چوہدری محمد اورنگ زیب جواد باٹھ' میٹریل انجینئر
چوہدری محمد جہانزیب جواد باٹھ' میرین انجینئر
چوہدری محمد حسیب جمال باٹھ (ایم بی اے)

# آپ کے ذوق کے عین مطابق علمی و تحقیقی کتابیں

حاضر و ناظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلیل اللہ علیہ السلام

علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (زیر طبع)

عظمت مولیٰ علی و دیگر اہل بیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مومنو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناؤ

عظمت سید الشہداء و دیگر اہل بیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے فضائل و برکات

عظمت غوث اعظم و اولیاء اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وہابی دیوبندی علماء کی پکار (پمفلٹ)

اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام کا جواز

یزید
نجدی وہابی
دیوبندی علماء
کی نظر میں
(پمفلٹ)

تبصرہ جمالی بر حقائق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فضائل و برکات عمامہ شریف (پمفلٹ)

از قلم محسن اہلسنت چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ آف بھوماں باٹھ گوجرانوالہ

ملنے کے پتے:
ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ میلاد چوک گوجرانوالہ